www.neweramagazine.com
New Era Magazine
انمول رشتے
از فری فاطمہ
NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انمول رشتے

از فری فاطمہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

منصور ولا کے آگے ٹیکسی رکی اور کُمیل نے چھ مہینے بعد اس گھر میں قدم رکھا تھا کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اس گھر میں داخل ہوتے ہوئے۔ مگر میٹھی یادوں کے ساتھ ایسی کڑوی یادیں بھی تھی جس نے کُمیل کے وجود کو چھلنی کر دیا تھا مگر آج جو بات وہ سن کے آئی تھی اس کا جواب دینے کے لیے اس کو مجبوراً یہاں آنا پڑا اب وہ اپنا قیمتی رشتہ نہیں کھو سکتی تھی پہلے ہی اپنے کردار کے داغ ہی دھو رہی تھی۔۔ بہت مشکل سے وہ زندگی میں آگے بڑھی تھی اب وہ کچھ نہیں سنے گی صرف سنائے گی۔۔

کُمیل منصور، ارباز اور آہل کی لاڈلی اور چھوٹی بہن ہے۔ والد (منصور) کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی اور ماں کو بہت پیاری تھی مگر افسوس کہ ماں باپ کا ساتھ زیادہ لمبا نہ تھا تو بھائیوں نے بہن کی پرورش کی ارباز اور آہل کا فیملی کا بزنس تھا اور دونوں ساتھ ہی کام کرتے تھے کُمیل نے بھی اسی سال اپنی پڑھائی کمپلیٹ کی تھی کُمیل نے ایم اے ایجوکیشن کیا تھا اور اب بھائی اس کی شادی کرنا چاہتے تھے مگر کُمیل کی خواہش تھی کہ اس کی شادی سے پہلے اس کہ بھائیوں کی شادی ہو۔۔۔ ارباز کا نکاح سدرہ سے ہوا تھا جو کہ اس کی خالہ زاد تھی مگر رخصتی کی شرط ارباز نے کُمیل کی شادی کہ بعد کی رکھی تھی۔ آہل ردا میں انٹرسٹڈ تھا مگر ردا کی ماں یعنی آہل کی ممانی نہیں مانتی تھی کیونکہ کمیل انکو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی اور ارباز کی خواہش تھی کہ کمیل کی شادی صومان سے ہو مگر شہلا کو یہ خواہش منظور نہیں تھی ماموں رمضان صاحب بھی ممانی کی کوئی بات نہیں ٹالتے تھے۔۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کُمیل کب سے بھائی سے پوچھ پوچھ کہ تھک گئی تھی مگر بھائی تو مزے سے اپنی دھن میں چلے جا رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد بھائی نے ایک کیفے ٹیریا کے سامنے گاڑی روکی اور کُمیل کو ساتھ آنے کو کہا وہ بے زاری سے گاڑی سے نیچے اتری۔

کُمیل میں یہاں ردا سے ملنے آیا ہو۔۔آہل نے کمیل کے سر پہ بم پھوڑا۔۔۔

بھائی لیکن۔۔۔ کُمیل نے کچھ کہنا چاہا پر آہل نے اس کو روک دیا۔۔

میری پیاری بہن فلحال کچھ مت سوچو اور سنو ردا سے میں مل کہ آیا تم اپنے لیے کچھ آرڈر کر دو۔

جی بھائی۔۔۔۔ کُمیل کھانا آرڈر کرنے لگی۔

سامنے کھڑا ایک لڑکا اپنی دوست سے محو گفتگو تھا۔۔

آجکل کی لڑکیوں کو سوا ڈرامے کے اور آتا ہی کیا ہے ویسے مجھے لگتا ہے آجکل لڑکیاں اگر اپنی اوریجنل شکل دیکھا دیں نہ دنیا کو بنا میک اپ کہ تو آدھے سے زیادہ لڑکے وہی سے بھاگ جائے۔۔

کُمیل کی برداشت کی حد یہی تک تھی۔

ایکسکیوزمی!!! آپ یہ کیا فضول بول رہے ہیں؟؟ کُمیل نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ لڑکا لڑکی حیران تھی کہ یہ لڑکی ان کے معاملے میں کیوں بول رہی ہے۔۔

دیکھیے میم ہم اپنی پرسنل ڈسکشن کر رہے ہیں آپ کیوں انٹرفیر کر رہی ہے؟ لڑکے نے کُمیل

پہ طنز کیا۔

کیونکہ آپ لڑکیوں کے بارے میں بول رہے ہیں میں خود بھی ایک لڑکی ہو اور میں یہ ہرگز

برداشت نہیں کروں گی کہ کوئی بھی شخص لڑکیوں کے بارے میں غلط بولے۔۔۔

دیکھے ہم نے ایسا ویسا کچھ نہیں بولا آپ پلیز ریلیکس رہے۔۔ ساتھ کھڑی لڑکی نے ماحول کو

نارمل کرنے کی کوشش کی اتنے میں کُمیل کا آرڈر ریڈی ہو گیا اور وہ اپنا آرڈر لے کہ کیفے کہ

اوپن ایریا میں آ گئی۔۔

ابھی وہ باہر آ کہ بیٹھی ہی تھی کہ کہیں سے ابنارمل شخص اس کہ پاس آ کہ اس کی پلیٹ سے

کھانے لگا اور کُمیل حیران نظروں سے اس کو دیکھنے لگی آج اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا۔۔

اس ابنارمل شخص نے کُمیل کے سامنے والی ٹیبل پہ جا کہ وہاں موجود شخص کی پلیٹ سے

فارک

(کانٹا) اٹھایا اور غصے میں کُمیل کہ بازوں میں کانٹا گاڑھ دیا اور اتنا اچانک کیا گیا کہ کُمیل سے

سنبھلنا مشکل ہوا سب لوگ وہاں اکٹھا ہو گئے اور ابنارمل شخص کو پکڑ وا کہ پاگل خانے بھجوا

دیا۔۔۔

افففف آہ!!! کُمیل کراہ کہ رہ گئی۔

اتنے میں آہل آگیا کُمیل کہ بازوں میں کانٹا گھسا دیکھ وہ گھبرا گیا۔۔

اوہ یہ کیا ہو گیا؟؟؟

بھائی پلیز زز ہیلپ۔۔۔کُمیل نے درد کو ضبط کرتے کہا۔

اپنی پیاری لاڈلی بہن کو تڑپتے دیکھ آہل کو بہت دکھ ہوا اور ردا وہ شدید غصہ آیا۔۔

ریلکس کُمیل تم بچی نہیں ہو جو رو رہی ہو ابھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔ردا نے کہا۔

ردا کی بات نے کُمیل کو مزید تپا دیا غصے کو ضبط کر اس نے کانٹا زور سے کھینچا کہ بازو پہ موجود اس کی رگ کو نقصان پہنچا اور خون بہنے لگا۔

ایکسکیوز می!!! پیچھے سے کسی لڑکے کی آواز آئی سب پیچھے کی جانب متوجہ ہوئے۔

can i help you?

کایان نے اپنی خدمات پیش کیں۔

سب لوگ اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔اور کمیل کی تو اس سے بحث بھی ہو چکی تھی جب یہ لڑکا لڑکیوں کے بارے میں اپنی قیمتی رائے دے رہا تھا۔۔

اوہ!!

let me introduce myself my name is Dr.Kiyan

and i am owner of this café.

کُمیل نے جیسے ہی لفظ اونر سنا غصے سے آگے بڑھی۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی آپ کے کیفے میں پاگل لوگ بھی آجاتے ہیں اور آپ کے کسٹمرز کے لیے کوئی سکیورٹی نہیں ہے۔

دیکھے اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہمارے کیفے میں فیملیز آتی ہیں اور وہ شخص بھی اپنی فیملی کہ ساتھ ہی آیا تھا۔۔کایان نے اپنی طرف سے صفائی دینے کی کوشش کی۔۔اچانک کایان کی نظر کُمیل کہ بازو پہ گئی جہاں سے کافی خون بہہ رہا تھا۔۔

دیکھیے آپ کا کافی خون بہہ رہا ہے آپ پلیز میرے ساتھ چلیں پلیز۔۔۔

بھائی گھر چلے مجھے کوئی ٹریٹمنٹ نہیں کروانا۔۔کُمیل نے کایان کی بات کو نظرانداز کر کہ کہا۔

دیکھیے سر۔۔

try to understand

ان کو ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔۔کایان نے آہل سے کہا۔

دیکھو کُمیل تم فضول کی ضد نہ کرو اور چلو۔۔آہل نے کُمیل کو سمجھایا۔۔

ٹھیک ہے بھائی چلیں ۔۔۔

اب وہ تینوں کایان کے ساتھ اس کے کیبن میں آئے ردا اور آہل ایک طرف بیٹھ گ ئے جب کہ کایان نے کمیل کے زخم کا جائزہ لیا۔

زخم کافی گہرا تو نہیں ہے میں ڈریسنگ کر دیتا ہو۔۔کایان نے یہ کہہ کہ ڈریسنگ شروع کی۔۔

جب زخم اتنا گہرا نہیں تھا تو اتنا سر کھانے کی کیا ضرورت تھی میں تو آپ کہ کیفے کے خلاف کمپلین ضرو کرواؤ گی۔ کمیل منہ میں بڑبڑائی جو باخوبی کایان نے سنی اور مسکرا دیا ۔

آپ شوق سے کمپلین کرے اسی بہانے آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی۔۔کایان کے الفاظ نے کمیل کو مزید تپا دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیجیے ہو گئی آپکی ڈریسنگ۔۔۔کایان نے کہا۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا۔۔آہل نے کایان نے سے ہاتھ ملا کہ شکریہ کہا اور جانے کے لیے اجازت مانگی اور وہ تینوں وہاں سے چلے گئے۔۔

ڈاکٹر کایان قریشی جنھوں نے اپنی زندگی میں دھوپ چھاؤ دونوں دیکھے تھے باپ کے بعد ماں کو سسرال والوں نے نکال دیا تھا ماں نے بہت دھکے کھائے بیٹے کو پڑھایا جب کایان اس قابل ہوا کہ اپنا بوجھ خود اٹھا سکے تو ماں کو صرف آرام دیا کایان نے بہت محنت کی اور ایک چھوٹی سی کرائے کی دکان میں ٹی سٹال لگایا ساتھ ساتھ اپنی میڈیکل کی پڑھائی جاری رکھی۔۔

اللہ کے کرم اور ماں کی دعا سے کایان نے بہت ترقی کی اور اپنا بہت بڑا کیفے بنایا۔۔اور اس کے ساتھ ہی اپنا ایم بی بی ایس پورا کیا۔۔کایان کی ماں بہت خوش تھی اب ان کے دکھ اور پریشانی کہ دن ختم ہو گئے تھے مگر افسوس کہ وہ زیادہ عرصہ ماں کو سکون نہ دے سکا اور وہ دنیا سے چلی گئی ۔۔۔کایان کی زندگی میں رشتے کے نام پہ صرف دو لوگ بچے تھے جو کہ اس کے بے حد قریبی دوست تھے۔۔۔ قاسم علی اور زرمین۔۔۔

تینوں نے میڈیکل کی پڑھائی ساتھ کی تھی تبھی سے وہ تینوں ساتھ تھے۔زرمین کایان کو پسند کرتی تھی مگر کبھی کہہ نہیں پائی جبکہ دوسری طرف قاسم زرمین کو چاہتا تھا اور یہ بات کایان جانتا تھا وہ اپنے دوستوں کے لیے بہت خوش تھا۔۔۔

یار تو شادی کر لے اب۔۔کایان نے قاسم کو مشورہ دیا۔۔۔دونوں اس وقت کلینک میں تھے ۔۔کلینک قاسم کا تھا مگر کایان بھی وہاں تھوڑا ٹائم دے دیا کرتا تھا۔

ہاں یار پر کیا کرو تمہاری لاڈلی دوست میری سنتی ہی نہیں ہے۔۔ قاسم نے دل پہ ہاتھ رکھ کہ کہا۔

مان جائے گی ویسے بھی تم انکل اور آنٹی کو ایمپریس کر چکے ہو تو رشتہ مانگ لو۔۔۔

امی آنے والی ہیں کینیڈا سے پھر وہ خود مانگ لے گی رشتہ میں نے ان سے بات کی ہے۔۔ قاسم نے کایان کو بتایا۔۔

تم بتاؤ تم کب شادی کر رہے ہو؟؟ قاسم نے پوچھا۔

یار رر تجھے پتہ ہے مجھے ایسی لڑکی کی تلاش ہے یار جو کھری ہو۔۔اور ہر قسم کی بناوٹ سے پاک ہو میں حسن پرست نہیں ہو۔۔ویسے پچھلے دنوں ایک ایسی لڑکی سے ملا ہوا گر نصیب میں

ہوئی تو وہ مجھے ہی ملے گی۔۔۔ کایان نے اپنے دل کی بات دوست کو بتائی۔۔۔

چل یار دعا ہے جو لڑکی تیری نظر میں ہے اللہ اسی کو تیرا نصیب بنائے۔۔۔ آمین۔۔

کُمیل کہ بہت اصرار پر آخر کوار باز نے ہتھیار ڈال دیے اور شادی کرنے پہ راضی ہو گیا آج کُمیل بہت خوش تھی جانتی تھی بڑے بھائی کو منانا مار کہ سر کرنے کہ برابر تھا۔۔

گھر بھر میں شادی کی تیاریاں عروج پہ تھی سب خوش تھے خاص کر کُمیل اس کو لگتا تھا اب اس کی تنہائی دور کرنے والی آنے والی ہے جو اسکی کزن تو ہوگی اور ساتھ بھابھی کہ منصب پہ فائز ہو گی۔۔

سدرہ تم سن رہی ہو میں کیا کہہ رہی ہو؟ ردا سدرہ کو کب سے سمجھا رہی تھی۔

ہاں یار سن رہی ہو تو بول۔۔۔ سدرہ نے کہا۔

یار بات سن مجھے زہر لگتی ہے یہ کُمیل۔۔۔ تیری شادی اس کی وجہ سے لیٹ ہو رہی ہے اور میرا بھی رشتہ اٹکا ہوا ہے۔۔ ردا نے سدرہ کی برین واشنگ شروع کر دی تھی۔

کہہ تو تُو ٹھیک رہی ہے مگر اب شادی ہو جانے دے پھر دیکھ اس کُمیل نامی بلا سے کیسے پیچھا چھڑواتی ہو۔۔ سدرہ نے کہا۔

چل دیکھتی ہو۔۔ ردا نے چیلنج سے کہا۔۔

شادی کے دن دیکھتے ہی دیکھتے قریب آئے اور سدرہ دلہن بن کہ منصور ولا آ گئی تھی۔

شروع شروع تو سب ٹھیک تھا مگر آہستہ آہستہ کُمیل کی اہمیت کی سچائی سدرہ کے سامنے کھلنے لگی۔

دونوں بھائی سارا دن کُمیل کے گن گاتے رہتے اس کو اپنی بیٹی سمجھتے تھے اور کمیل نے بھی گھر کو اچھے سے سنبھلا ہوا تھا سارا دن خود کام کرتی اور بھابی کو بھرپور آرام دیتی تھی۔۔۔

آج سدرہ نے ردا کو ملنے اپنے میکے بلوایا ہوا تھا سمینہ بیگم (سدرہ کی ماں) بہت خوش تھی۔۔

تو ٹھیک کہتی تھی ردا ارباز تو سارا دن کُمیل کُمیل کرتے رہتے ہیں بتا کیا کروں میں۔۔۔

تجھے تو میں نے کہا تھا کہ یہ ہڈی تیرے گلے پھنسے گی مگر تو نہیں مانی۔۔ردا نے سدرہ کو کہا۔

چل اب بتا اب کیا کروں؟ سدرہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔

دیکھ اس کی شادی بھی ہو جائے نہ تو بھی اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پائے گی ہر وقت دونوں بھائی کُمیل کُمیل کرتے رہے گے اگر تم چاہتی ہو کہ کُمیل کو دونوں بھائی بھول جائے تو مجھے اس گھر میں لے آؤ پھر دیکھو کیسے نکلواتی ہو لاڈلی کو۔۔۔ردا نے اپنی تجویز دی۔

ہمم چل ٹھیک ہے میں کرتی ہو کچھ۔۔سدرا نے ردا سے کہا۔

سمینہ بیگم آ کے بیٹھی تو دونوں ان سے بات کرنے لگی۔۔

ارباز آپ کو نہیں لگتا کہ ردا اور آہل کی شادی کا سوچنا چاہیے۔۔ناشتے کی ٹیبل پر سب بیٹھے تھے جب سدرہ نے ارباز سے ردا اور آہل کی شادی کی بات کی۔

دیکھو سدرہ مجھے ان کی شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر ممانی میری بات نہیں مان رہی میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ صومان اور کُمیل کی شادی بھی ساتھ کر دیتے ہیں مگر وہ رشتہ دینا چاہتی ہیں لینا نہیں چاہتی۔۔ارباز نے صاف گوئی سے ساری بات سدرہ کو بتا دی۔۔۔آہل کا منہ لٹک گیا۔

دیکھیے میری بات سنے ہم پہلے رشتہ مانگ لیتے ہیں شادی کے بعد ردا سے کہے گے کہ صومان اور کُمیل کی شادی کی بات چلائے۔۔سدرہ نے اپنی تجویز پیش کی۔

نہیں یہ غلط ہو جائے گا ممانی کو لگے گا ہم ان کو بیٹی کہ نام پہ بلیک میل کر رہے ہیں۔ارباز کو سدرہ کی تجویز پسند نہیں آئی۔

دیکھے آہل کی خوشی کا سوچ کُمیل تم سمجھاؤ نہ اپنے بھائی کو۔۔۔سدرہ نے کُمیل سے کہا۔

کُمیل اپنی کرسی سے اٹھی اور ارباز کے پاس آئی اور اس کہ قدموں میں بیٹھ گئ کُمیل جانتی تھی اس کا بھائی اس کو قدموں میں زیادہ دیر نہیں بیٹھنے دے گا۔

ہاں بھائی اب تو مان جائے ناااا۔۔دیکھے آہل بھائی کا کتنا دل ہے میرا رب وارث بھائی جو میرے نصیب میں رب تعالی نے لکھا ہو گا وہ مجھے ملے گا میں نہیں چاہتی میری وجہ سے میرے بھائی کی خوشیاں ادھوری رہ جائے ۔۔کُمیل کی یہی ادا اس کہ بھائیوں کہ دل پہ اترتی تھی۔۔

ٹھیک ہے میری گڑیا کی یہی خواہش ہے تو مجھے منظور ہے۔۔ارباز نے کُمیل کو اٹھایا۔۔ تمھیں کتنی بار کہا ہے قدموں میں مت بیٹھا کرو تم تو میرے دل کا ٹکڑا ہو میری بیٹی ہو۔۔۔اور کمیل اپنے پیارے بھائی کے گلے لگ گئ۔۔

سدرہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا بہن بھائی کا پیار دیکھ کر۔۔۔مگر جانتی تھی کہ بہن ہی بھائی کو منا سکتی ہے اس لیے یہی پینترا آزمایا تھا۔۔۔

آج شام کو سب تیار رہنا ہم چلے گے رشتہ لے کہ۔۔ارباز کہہ کہ آفس چلا گیا اور آہل کی خوشی کا کوئی ٹھیکانہ نہ رہا وہ ردا کو فون کرنے چلا گیا۔سدرہ اور کُمیل شام کی تیاری کرنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام میں سب ممانی کہ گھر گ ۓ ممانی نے خوب آؤ بھگت کی کیونکہ ردا کے منہ سے ان سب کہ آنے کی وجہ جان چکی تھی۔۔۔

ماموں، ممانی میں یہاں اپنے بھائی آہل کے لیے رداکا رشتہ مانگنے آیا ہو۔۔ار باز نے بات کا آغاز کیا۔۔۔

بیٹا آہل اپنا ہی بچہ ہے ہمیں سب سے پیارا ہے مجھے کیا اعتراض ہو گا۔۔رمضان صاحب نے خلوص سے کہا۔۔

تو پھر ممانی اگر آپکی اجازت ہو تو ہم منگنی کی رسم آج ہی کرنا چاہے گے۔۔ کُمیل نے کہا۔

ویسے چھوٹا منہ بڑی بات مگر بیٹی تم چھوٹی ہو چھوٹی رہو ایسی باتیں بڑے کرے تو اچھی لگتی ہیں۔۔۔ تمھاری ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔ شہلا ممانی نے کُمیل پہ طنز کیا۔

او سوری ممانی۔۔ کُمیل نے معذرت کی اور چپ کر گئی جبکہ ار باز اور آہل کو ممانی کا ایسے بولنا بالکل پسند نہ آیا۔۔۔

بتائے نہ ممانی منگنی کی رسم ابھی کرے؟؟ سدرہ نے بات سنبھالی۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں میں ابھی لے کہ آتی ہوں ردا کو۔۔۔ ممانی یہ کہہ کہ ردا کو بلانے چلی گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد ردا کے ساتھ واپس آئی۔۔۔

منگنی کی رسم سادگی سے کی گئی۔۔شادی کی تاریخ دو ہفتے بعد کی رکھی گئی ممانی کی ہی ضد تھی کہ شادی جلد سے جلد ہو کیونکہ صومان امریکہ سے واپس آنے والا ہے اور وہ زیادہ لمبا عرصہ نہیں رکے گا۔۔۔

سدرہ اور ردا بہت خوش تھی اور اس وقت دونوں ساتھ بیٹھ کہ اپنی خوشی سیلیبریٹ کر رہی

تھی۔۔۔

دیکھا کیسے چکر چلایا اور شادی طے ہو گئی۔۔سدرہ نے اپنے آپ کو داد دی۔۔۔

چل یار یہ بازی تو جیتی اگلی بازی میں جیتوں گی۔۔۔ردا نے کہا۔

رہنے دے یار وہ لاڈلی دونوں بھائیوں کے آنکھوں کا تارا ہے۔۔سدرہ نے کلس کہ کہا۔

اسی آنکھوں کہ تارے کو آنکھوں کی چبھن نہ بنا دیا تو میرا نام ردا نہیں۔۔۔

کُمیل آج خیر ہے صبح سے ہی ایکسٹرا اتیاریاں کر رہی ہو۔۔سدرہ نے کمیل پہ ٹونک کسی۔۔

بھابی میری بہت پیاری دوست غانیہ آرہی ہے آج اس لیے میں آج بہت خوش ہو۔۔ کمیل نے خوش ہو کہ بتایا۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ ہے بھابی جب بھی غانیہ آتی ہے کُمیل ایسے ہی خوش ہوتی ہے۔۔آہل نے سدرہ کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اوہ اچھا ویسے تمھاری یہ دوست کہاں رہتی ہے؟؟ سدرہ نے پوچھا۔۔

بھابھی ویسے تو وہ پاکستان میں ہمارے ہی شہر میں رہتی ہے مگر دو سال پہلے اپنے والد اور والدہ کے ساتھ کینیڈا چلی گئی تھی اب واپس آئی ہے۔ہم اسکول کہ زمانے سے سہیلیاں ہیں کالج بھی ساتھ اسٹارٹ کیا تھا پھر اس کے فادر بزنس کہ سلسلے میں کینیڈا چلے گ ئے تھے اب لوٹے ہیں سب تو آج وہ مجھ سے ملنے آرہی ہے۔کُمیل ایک دھن میں سدرہ کو سب بتا رہی تھی۔۔

دوپہر کو غانیہ اپنے بھائی کہ ساتھ آئی سدرہ کو اس کا بھائی اچھا لگا کُمیل کے لیے تو اس نے غانیہ سے اس کہ بارے میں پوچھا۔۔

تمھارا بھائی کیا کرتا ہے غانیہ؟

بھابھی بھائی ڈاکٹر ہیں۔۔ غانیہ نے مختصر جواب دیا۔

اور تمھاری کہیں شادی وادی نہیں ہوئی۔۔ سدرہ بھابھی نے آج غانیہ پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔

نہیں بھابی ابھی نہیں ہوئی۔۔ غانیہ کو سدرہ کا اس طرح پوچھنا ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔ سدرہ جب وہاں سے اُٹھی تو غانیہ نے سکون کا سانس لیا اور کمیل سے کہا۔

سن تیری بھابی بہت تیز عورت ہے بچ کہ رہنا اس سے۔۔۔

نہیں یار ایسی بات نہیں ہے وہ بس جنرل سوال پوچھ رہی تھی۔۔ کمیل نے غانیہ کو نارمل انداز میں کہا۔۔

بس رہنا تو سدا کی پاگل۔۔ غانیہ کو اپنی بھولی دوست پہ بہت پیار آیا۔۔۔

شام میں ارباز سے مل کہ غانیہ نے اپنے بھائی کو بلایا قاسم غانیہ کو لینے آیا تو ارباز اور آہل اس سے اچھے سے ملے۔۔۔

غانیہ شادی میں ضرور آنا۔۔ آہل نے کہا۔

جی جی آپ کی وائف سے ملنے کا مجھے بہت شوق ہے۔۔ غانیہ نے بھاری دل کے ساتھ آہل سے کہا

وہ کہیں نا کہیں آہل کو چاہتی تھی مگر خود سے بھی چھپاتی تھی آہل ردا سے محبت کرتا ہے اس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیے غانیہ نے شروع سے ہی اپنے دل کی بات دل میں دبادی تھی وہ نہیں چاہتی تھی اس کی بچپن کی دوستی پہ اس بات کو لے کہ برا اثر پڑے۔آہل غانیہ سے ایسے ہی مزاق کرتا تھا جیسے وہ کُمیل سے کرتا تھا۔

غانیہ کے جانے کے بعد سدرہ نے ردا کو فون کہ غانیہ کے بارے میں سب بتایا کیونکہ سدرہ اب ردا کہ اشاروں پہ چلنے لگی تھی اور گھر کی ایک ایک پل کی رپورٹ دیتی تھی۔۔

شادی کہ دن نزدیک آئے سدرہ اور کُمیل نے ہر فنکشن میں بڑھ چڑھ کہ حصہ لیا آخر کار آہل کو اس کی محبت ردا مل گئی تھی۔۔

غانیہ آہل اور ردا کہ ولیمے پہ اپنی فیملی کے ساتھ آئی۔۔سدرہ نے خاص طور پہ قاسم کو ردا سے ملوایا تھا۔۔غانیہ آہل اور ردا کو ایک ساتھ دیکھ کہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی مگر دونوں سے خلوص سے ملی ردا کو غانیہ ایک آنکھ نہ بھائی جب کہ آہل غانیہ سے مذاق کرنے لگا۔

شادی کہ بعد سب بظاہر نارمل تھا مگر سدرہ اور ردا کے دل میں کُمیل کے لیے حسد دن بہ دن بڑھتا ہی جارہا تھا۔۔

کیا ہوا تم نے تو آہل کہ ساتھ ہوٹل پہ جانا تھا۔۔سدرہ نے ردا سے پوچھا۔

ہاں جانا تھا مگر یہ کُمیل نامی بلا بھی ساتھ جائے گی تو میں نہیں جاؤ گی۔۔ردا نے کلس کہ کہا۔

مطلب؟؟

بھابی آہل نے کُمیل کو بھی ساتھ چلنے کو کہا ہے میرے سامنے ڈرامے کرنے لگی نہیں بھائی آپ جائے۔۔ردا نے منہ بنا کہ کہا۔

پھر؟؟

پھر کیا میں نے بھی سر درد کا بہانا دیا اور جانے سے منع کر دیا۔ ردا نے کہا۔

یہی سب میں نے بھی بہت برداشت کیا ہے اب پتہ چلا کہ کیسے ہمارا حق بھی یہ کُمیل چھین لیتی ہے معصوم بن کر۔۔ سدرہ نے ردا کو کہا۔

ہاں سدرہ بس ایک موقع مل جائے مجھے میں اس کُمیل نامہ کو سرے سے ہی بند کر دو گی دیکھنا تم۔۔۔۔

وقت تھوڑا اور آگے گزرا اور منصور ولا کو سدرہ کی طرف سے خوشخبری سننے کو ملی پورا گھر خوشیوں سے مہک اٹھا۔۔ ارباز خود سدرہ کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔ دوسری طرف صومان کو کُمیل پسند آ گئی تھی بہن کی شادی میں صومان اپنی اس کزن پہ دل ہار گیا تھا اور ماں سے ضد شروع کر دی کہ شادی کروں گا تو کُمیل سے ورنہ کسی سے نہیں کروں گا۔۔

اب بتاؤ کیا کرو۔۔ ردا جو آج ماں کو ملنے آئی تھی ماں کی بات سن کہ آگ بگولہ ہو گئی۔۔

ہرگز نہیں ماں میں اس لڑکی کو نند بنا دیکھ کہ برداشت نہیں کر سکتی آپ اس کو میری بھابی بنانے کا سوچ رہی ہیں۔۔ ردا نے ماں سے کہا۔

اسی لیے میں چاہتی ہو کچھ ایسا کروں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔۔۔

ٹھیک ہے ماں کرتی ہو کچھ آپ فکر نہ کرے۔۔

کیا بات ہے آج کل لوگ نظر ہی نہیں آتے۔۔ قاسم نے کایان کو کہا جس سے اتنے وقت بعد ملاقات ہوئی تھی۔۔

ہاں یار آج کل زرا مصرفیت تھی۔۔کایان نے کہا۔

جی جی اتنی مصروفیت تھی کہ اپنے انکل آنٹی کو ملنے بھی نہیں آئے۔۔۔

نہیں یار ایسی بات نہیں ہے میں آنے ہی والا تھا۔۔کایان نے معذرت خواں انداز میں کہا۔

اچھا سن بتا نہ پھر ملاقات ہوئی تیری اس لڑکی سے؟؟

نہیں یار کہاں ملاقات ہوئی پتہ نہیں دنیا بھیڑ میں کہاں کھو گئی وہ۔۔۔کایاں نے کمیل کا تصور کر کہ قاسم کو جواب دیا۔۔۔

چل میرے ساتھ۔۔۔ قاسم نے کہا ۔

کہاں؟؟کایاں نے پوچھا۔

میرے گھر امی نے بولا تھا آج تمھیں لے کہ آؤں۔۔

آنٹی نے بولا ہے تو میں منع نہیں کر سکتا۔۔۔کایان قاسم کہ ساتھ اس کہ گھر گیا جہاں غانیہ کی شکایات کہ انبار تھے۔۔

افففف لڑکی اچھا سوری معاف کر دو اگلی بار جلدی ملنے آؤں گا۔۔

یہ ہوئی نہ بھائیوں والی بات۔۔۔غانیہ نے کہا۔

ویسے قاسم بھائی نے تو زرمین کو میری بھابھی بنا دینا ہے مگر آپ کہ لیے لڑکی میں پسند کروں گی میری نظر میں ہے ایک لڑکی۔۔۔غانیہ نے کایان سے کہا۔

روبینہ اور رحیم صاحب بیٹی کی باتوں پہ ہنس رہے تھے۔۔۔

اچھا!!بتاؤ کس کو پسند کیا میرے لیے ؟؟کایان نے پوچھا۔

میری دوست ہے بہت اچھی بچی اور معصوم ہے۔۔۔غانیہ نے کہا۔۔

تمھاری دوست ہے پھر رہنے دو ہر وقت اس کے پاس شکوے ہونگے۔۔کایان نے کہا۔۔

سب ہنسنے لگے۔۔

غانیہ نے منہ بنایا اور کہا۔۔

جائیں میری دعا ہے آپ کی شادی صرف میری دوست سے ہی ہو۔۔سب کا قہقہ غانیہ کی دعا سن کہ بلند ہوا۔۔

بھائی کیا میں آپ سے دو منٹ بات کر سکتی ہو؟؟ردا ارباز کے پاس آئی۔۔۔

ہاں ہاں آؤ ردا پوچھنے کی کیا بات ہے۔ارباز نے کہا۔

بھائی میں آپ سے معافی مانگنے آئی ہو؟ردا نے معصومیت سے کہا۔

معافی کیسی بیٹا؟ارباز نے پیار سے پوچھا۔

وہ میری امی نے بھائی اور کُمیل کہ رشتے سے منع کیا تھا نا اس لیے۔۔۔

ارے پاگل لڑکی اس میں تمھارا کیا قصور اور ویسے بھی رشتے تقدیری ہوتے ہیں۔۔یہاں زبردستی نہیں چلتی۔۔ارباز نے کہا۔

بھائی آپ کہے تو میں امی کو مناؤ ؟؟؟

ن نہیں نہیں زبردستی کیسی بیٹا۔۔ارباز نے کہا۔

نہیں بھائی منالو گی اگر آپ کہیں تو۔۔ردا نے اصرار کیا۔۔

منا سکتی ہو تو منالو گھر کا رشتہ ہے مجھے ویسے بھی صومان بہت پسند ہے۔۔ارباز نے مان سے کہا۔۔

بس تو پھر میں امی کو منالو گی۔۔ردا نے ارباز کو یقین دلایا اور ارباز مسکرادیا۔۔

کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟؟شہلا نے بیٹی کی فون پہ سن کہ اس کو جھاڑا۔۔۔

اففف امی جو کہا ہے وہ کرے اگر بیٹا واپس چاہتی ہیں تو۔۔۔ردا نے جھنجلاہٹ سے کہا۔

مگر ردا۔۔۔

امی پلیززززز!!! یقین کرے امی کُمیل آپ کی بہو نہیں بنے گی۔

اچھا بیٹا تمھارا ہی بھروسہ ہے یاد رکھنا مجھے اپنی بھانجی سے شادی کرنی ہے صومان کی۔۔

جی امی التمش سے ہی صومان بھائی کی شادی ہو گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو جی موصوف مجھے بلا کہ خود ادھر گم ہے بتا یار کیا بنی۔۔۔کایان نے قاسم سے پوچھا۔

زرمین کے گھر رشتہ بھیجا تھا تو اس کے پیرنٹس کو میں پسند ہو مگر۔۔۔ قاسم خاموش ہو گیا۔

مگر کیا یار؟؟کایان پریشان گیا۔

مگر زرمین نے منع کر دیا مجھے سمجھ نہیں آتی کیوں۔۔۔ قاسم خود کو ضبط کیا۔۔

اچھا یار تو ٹینشن نہ لے میں پتہ کرتا ہو کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔کایان نے قاسم کو تسلی دی اور خود زرمین کہ گھر چلا گیا۔

آؤ بیٹا تم ہی سمجھاؤ اس بیوقوف کو۔۔ریحان صاحب اور عالیہ بیگم بیٹی کہ فیصلے سے پریشان

تھے۔

آپ فکر نہ کریں میں منا لوگا۔۔کایان نے دونوں کو تسلی دی۔

کیا میں اندر آسکتا ہو؟؟کایان زرمین کہ کمرے کا دروازہ ناک کیا۔

آجاؤ ۔۔۔زرمین نے کہا۔

کیا بات ہے آج کل آپ کہ مزاج نہیں ملتے قاسم کو بھی لفٹ نہیں کرائی ۔۔۔کایان نے کہا۔

مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی پلیز کایان۔۔۔۔رزمین رودی۔۔

مگر کیوں کوئی تو وجہ ہو گی انکار کی؟؟کایان نے پوچھا۔

ہاں ہے کیا تم سنو گے؟؟زرمین نے تڑخ کہ جواب دیا۔

ہاں سنوں گا اور جسٹیفائے بھی کروں گا بولو۔۔اسنے گہرا سانس ہوا میں خارج کیا اور پوچھا۔

میں تمھیں چاہتی ہو۔۔۔زرمین نے انکشاف کیا حیران تب ہوئی جب کایان کو پر سکون انداز میں سنتے دیکھا۔۔

جانتا تھا یہی وجہ ہو گی۔۔زرمین میں کوئی بچہ نہیں ہو جو تمہارے غیر معمولی رویہ کو محسوس نہ کر سکو دیکھو زرمین میں تمھیں اپنی بہت اچھی دوست سمجھتا ہو اور بہن بھی میں نے ایسا کبھی سوچا ہی نہیں اور اگر سوچا ہوتا تو تمھاری فیلنگز کو بڑھاوا دیتا۔پلیز میرے لیے خود کو تکلیف مت دو۔۔ کایان نے زرمین سے ریکوئسٹ کی۔۔۔

مگر کایان۔۔۔

نہیں زرمین یہ تو سوچنا بھی مت کہ قاسم کو انکار کرو گی تو مجھے پالو گی ہر گز نہیں میں ایسا سوچ

بھی نہیں سکتا اور ویسے بھی میں کسی اور کو چاہتا ہو۔۔ کایان نے انکشاف کیا۔

کون ہے وہ خوش نصیب؟ زرمین پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

جب ملے گی تو تم سے ضرور ملواؤں گا فلحال میں دعا کر رہا ہو مجھے مل جائے۔۔ خیر میں تمھیں قاسم کے لیے فورس نہیں کروں گا مگر اگر تم قاسم سے نہیں کرو گی تو کوئی اور آپشن دیکھ لو ویسے قاسم سے بہتر لائف پارٹنر ملنا مشکل ہے اور تمھارے پیرنٹس کو بھی قاسم پسند ہے باقی تمھاری مرضی۔۔۔ کایان زرمین کو سمجھا کہ چلا گیا۔

آج رات زرمین کو اپنے ٹوٹے دل کا ماتم منانا تھا کل زندگی کیا فیصلہ کرے گی کسی کو نہیں معلوم تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

پھر بتاؤ بیٹا میں ہاں سمجھو۔۔۔ ممانی شہلا اور ماموں رمضان کُمیل کے لیے رشتہ لے کہ آئے تھے اور سب بہت حیران تھے خاص کر سدرہ مگر ردا نے اس کو کچھ کہا اور وہ طنزیہ ہنسی ہنس دی۔

جی ممانی کُمیل آپ کی ہی بیٹی ہے۔۔ ارباز نے رشتہ کے لیے ہاں کہہ دی اور سب خوش ہو گ ئے۔

کُمیل شرم کہ مارے کمرے سے باہر ہی نہیں آئی۔۔

سب کہ جانے کہ بعد کُمیل باہر آئی تو آہل نے صومان کہ نام پہ کُمیل کو بہت چڑایا اور ردا کو کُمیل کی ہنسی سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ساری رات رونے کہ بعد صبح نماز فجر میں اللہ سے دعا کی اور باہر آ کہ اپنا فیصلہ گھر والوں کو سنایا

زرمین کا فیصلہ سن کہ ریحان اور عالیہ بہت خوش ہوئے اور قاسم کہ گھر والوں کو کال کی۔۔

قاسم کو زرمین کی ہاں کی خبر حیرت میں مبتلا کیا اور قاسم سیدھا کایان کہ پاس گیا۔

یار بتا تو نے زرمین کو ایسا کیا کہا کہ مان گئی۔۔ قاسم نے کایان کہ کیبن میں انٹر ہوتے ہی کہا۔

شرم کر یار نہ سلام نہ دعا بس آتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔۔ کایان نے قاسم کا مذاق اڑانا چاہا۔

بتانااا یاررررر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قاسم کو تجسس ہوا۔۔۔

میں نے کہا ہمارے لڑکے میں کوئی کمی نہیں ہے ہاں تھوڑا پاگل ہے مگر تمھارے پیار میں تو زرمین فٹ سے مان گئی۔۔۔

تو جھوٹ بول رہا ہے۔۔ قاسم نے منہ بنایا۔

ہاں یار۔۔

Obviously

میں جھوٹ بول رہا ہو۔۔ میں نے زرمین کو کہا کہ تم قاسم سے شادی کر لو تمھاری اس سے اچھی انڈر اسٹنڈنگ ہے باقی تھوڑا بہت باہر کی دنیا کا منظر دکھایا اور فیصلہ اس پہ چھوڑ دیا جو کہ تو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

اب بتا رہا ہے کہ وہ مان گئی ہے۔۔

thanks yaar

قاسم نے قریب آ کے کایان کو گلے لگایا۔

چل بس کر لوگ غلط سمجھے گے۔۔کایان نے قاسم دور کرتے ہوئے کہا اور دونوں ہنس دیے۔۔

زرمین اور قاسم کی شادی کی تاریخ طے کر دی گئی تھی اور دونوں کا نکاح کچھ دنوں میں متوقع تھا جبکہ شادی چھ ماہ بعد طے پائی تھی قاسم کی ضد پہ نکاح جلد رکھ دیا تھا۔

ارے غانیہ تم۔۔۔کُمیل غانیہ کو اچانک اپنے گھر آتا دیکھ سرپرائز ہوئی۔۔۔

ہاں یار وہ کیا ہے ناں کل میرے بھائی کا نکاح ہے تمھیں بلانے آئی ہو۔۔

انفیکیٹ تم نے کل میری طرف رکنا ہے۔۔

یار میں رک نہیں سکتی دونوں بھائی شہر سے باہر گئے ہیں۔۔

ارے تم اپنی بھابیوں سے پوچھ لو نہ۔۔۔غانیہ نے مشورہ دیا۔

اچھا رکو میں سدرہ بھابھی سے پوچھ کہ آتی ہو بلکہ تم بیٹھو میں آئی۔۔۔

سدرہ اور ردا سدرہ کہ کمرے میں بیٹھی تھی کُمیل ان سے کل نکاح کی اور وہاں رکنے کی اجازت لینے کے لیے آئی۔۔

ہاں ہاں تم آرام سے روکنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ ردا نے کہا۔

مگر ردا۔۔۔ سدرہ نے کچھ کہنا چاہا تو ردا نے روک دیا۔

ہاں تم جاؤ تمھارے بھائی کو کہہ دو گی۔۔

بھابھی میرا موبائل آج ہی خراب ہو گیا ہے ورنہ میں کہہ دیتی۔۔ کُمیل نے کہا۔

ردا کو لگا جیسے اس کو اللہ نے بنا بنایا موقع دے دیا ہے جبکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ موقع ردا کی اپنی آزمائش بھی بن سکتا ہے۔۔۔

اگلے دن کُمیل غانیہ کے گھر گئی دونوں ساتھ ساتھ تیار ہوئی اور کلب میں گئی۔۔۔ کُمیل کہ جانے کہ بعد ردا نے ماں کو فون کیا اور سارا پلین سمجھایا ساتھ ہی ساتھ آہل کو میسج کیا کہ پتہ نہیں کمیل کہاں ہے غانیہ کو بھی نہیں معلوم میسج پڑھتے ہی آہل نے کال کی اور کہا کہ گھر جلدی پہنچ رہا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نکاح ہونے کہ بعد زرمین کو قاسم ساتھ بیٹھایا گیا۔۔

کایان جب اندر آیا تو غانیہ کہ ساتھ اس لڑکی کو دیکھ کہ کِھل اٹھا تھا اور قاسم کی طرف گیا۔۔۔

سن قاسم۔۔ کایان نے قاسم کہ کان میں پوچھا۔ یار وہ جو لڑکی غانیہ کے ساتھ ہے وہ کون ہے ؟

وہ غانیہ کی دوست ہے جس کہ ساتھ وہ تیرا رشتہ کرنا چاہتی ہے۔۔ قاسم نے کایان کو چھیڑا۔

کیا!!!؟؟؟؟ کایان کو شدید حیرت ہوئی۔

یار یہ وہی لڑکی ہے جس کو میں دعاؤ ں میں مانگتا رہا ہو۔۔کایان نے یہ بتا کہ قاسم کو حیران کر دیا۔

پھر تو تو غانیہ سے بول دے کہ تجھے اس کی پسند، پسند ہے۔۔ قاسم نے مشورہ دیا۔

نکاح کہ بعد قاسم نے سب سے ریکوئسٹ کی کہ وہ زرمین کہ ساتھ کچھ وقت وہی کلب میں رکنا چاہتا ہے سب مان گ ئے غانیہ کے پیرنٹس نے اس کو وہی رکنے کو کہا تو اس نے اپنے ساتھ کُمیل کو بھی روک لیا۔

ان سے ملو کُمیل یہ ہیں میرے پیارے بھائی۔۔کایان اور بھائی یہ میری دوست کُمیل۔۔۔

غانیہ نے کایان اور کُمیل کا تعارف کروایا۔

ہم پہلے مل چکے ہیں۔۔کُمیل نے غانیہ کو بتایا غانیہ حیران ہوئی پھر کُمیل نے غانیہ کو سارقصہ بتایا۔۔

سوری اس دن میں نے بدتمیزی سے بات کی تھی میں

Strangers

سے ایسے ہی پیش آتی ہو۔۔ کُمیل نے کایان سے معذرت کی۔

کوئی بات نہیں مجھے آپکی یہ عادت اچھی لگی تھی۔۔کایان نے کُمیل کی تعریف کی اور غانیہ دونوں کو بات کرتا دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔۔

غانیہ تمھارا فون کہاں ہے مجھے دو میں ارباز بھائی سے بات کرلوں۔۔۔ کُمیل نے وہاں سے جانے کا بہانا بنایا۔

ہاں یہ لو۔۔غانیہ نے موبائل کُمیل کو پکڑایا۔

ارے یہ تو بند ہے۔۔ کُمیل نے گھبرا کہ کہا۔

افففف بیٹری لو ہو گئی اتنی پچرز بنائی ہیں نا۔۔۔

کایان نے اپنا موبائل کُمیل کہ آگے کیا۔۔

آپ اس سے کال کرلیں۔۔

کمیل نے ایک نظر موبائل کو اور پھر کایان کو دیکھا۔

وہ کیا ہے نا مجھے نمبر یاد نہیں ہے۔۔۔ کُمیل نے شرمندگی سے کہا۔

اوہ اچھا کوئی بات نہیں آپ نہ لیں۔۔

دوسری طرف پوری رات آہل کُمیل ڈھونڈتا رہا مگر وہ اس کو نہ ملی اس نے غانیہ کو بھی فون کیا مگر اس کا نمبر بھی آف جا رہا تھا گھر پہنچنے پر ردا نے آہل کی برین واشنگ کی اور آہل کو کہا کہ جب بھی وہ اور ارباز بھائی شہر سے باہر جاتے تھے کام کہ سلسلے میں تو اکثر کُمیل دوستوں کہ گھر کا بول کہ راتوں کو نہیں آتی تھی۔۔

صبح ہوئی مگر منصور ولا میں اندھیرا طاری ہو گیا تھا ارباز بھائی ابھی ابھی گھر پہنچے تھے اور ساری صورتحال کے پیش نظر خاموش تھے۔ماموں ممانی بھی فجر کہ بعد صومان کو لے کہ

وہاں پہنچ گ ئے تھے۔ ردا نے شہلا سے کہا تھا صومان خود اپنی آنکھوں سے کُمیل کو صبح گھر آتا دیکھے گا تو اپنے آپ ہی رشتہ توڑ دے گا۔۔۔

صومان غصے سے خود کو ضبط کیے تھا اس نے کُمیل کی شرافت سے محبت کی تھی مگر وہ۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تقریباً صبح کے قریب زرمین کو گھر چھوڑ کہ وہ چاروں گھر پہنچے تو کایان نے جانے کی اجازت مانگی مگر قاسم نے اس کو اپنے پاس روک لیا۔۔

غانیہ میں گھر جا رہی ہو بھائی آگ ئے ہونگے۔۔ کُمیل نے غانیہ کو نیند سے جگایا مگر غانیہ دوبارہ سو گئی۔۔

باہر آئی تو کوئی ڈرائیور موجود نہیں تھا سب رات کہ تھکے سوئے ہوئے ہونگے کُمیل سوچ میں پڑھ گئی جب پیچھے سے کایان نے آواز دی۔۔

آپ جاگ گئی ہیں؟؟

جی مجھے گھر جانا تھا مگر سب سو رہے ہیں لگتا ہے لیٹ اٹھے گے۔۔۔ کُمیل پھر سوچ میں پڑ گئی۔

آپ مائنڈ نہ کریں تو میں آپ کو ڈراپ کر دوں؟ کایان نے آفر کی۔۔

جی وہ میں نہیں بعد میں چلی جاؤ گی۔۔۔ کُمیل ہچکچاتے ہوئے انکار کیا۔

دیکھیے میں کیفے جا رہا ہو آپ کو راستے میں چھوڑتا جاؤ گا اور ویسے بھی اب سب دوپہر تک اُٹھے گے میں جانتا ہو اس لیے کہہ رہا ہو باقی آپ کی مرضی۔ کایان نے کہا۔

ٹھیک ہے آپ مجھے ڈراپ کر دے پلیز ز۔۔۔ کُمیل نے کہا۔

راستے میں دونوں میں بات نہیں ہوئی بس کایان نے کُمیل سے اس کہ گھر کا پتہ پوچھا تھا۔۔

کایان نے کُمیل کہ گھر کہ آگ ےَ گاڑی روکی ۔۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔ کُمیل نے کہا۔

My Pleasure

کایان نے جواب دیا۔۔۔

میں بیگ لے لو۔۔اپنا کُمیل نے پوچھا۔

جی جی میں ہیلپ کرتا ہو ۔۔۔

اوہ یہ تو بھاری ہے بہت پتہ نہیں غانیہ نے کیا بھر دیا اس میں۔۔۔ کُمیل سے بیگ نہیں اٹھایا جا رہا تھا

آپ رکے میں یہ اندر رکھ دیتا ہو۔۔کایان نے آفر کی۔

نہیں آپ کو مزید تنگ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

اس میں تنگ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے آپ بتائے کہاں چلنا ہے؟

کُمیل کایان کو لے کہ گھر کہ اندر داخل ہو گئ۔

ردا نے گارڈن سے کُمیل کو آتے دیکھا اور خاص کر کایان کو کُمیل کا بیگ اٹھائے دیکھا تو خوش ہو گی

یعنی کہ کہانی میں ٹوئسٹ کیا بات ہے چل ردا ہو جا شروع۔۔۔۔ردا نے سوچا۔

ردا نے اندر جا کہ پہلے ہی کہرام مچا دیا ۔۔۔۔

ہمیں تو لگا تھا دوستوں کی طرف گئی ہو گی مگر وہ تو کسی لڑکے کے ساتھ تھی ارباز بھائی۔۔

ردا نے ارباز سے کہا اور ارباز کا خود پہ ضبط جواب دے گیا۔۔

تمھیں کیسے پتہ ؟؟؟ارباز نے پوچھا۔۔

آیئے دیکھاتی ہو۔۔۔ردا سب کو گارڈن کی طرف لے گئی۔

کایان کُمیل کہ ساتھ اندر ہی آرہا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم بھائی۔۔کُمیل نے اپنے بھائی کو دیکھتے ہی مسکرا کہ سلام کیا۔۔۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ گھر پہ کیا جال بنا جا چکا ہے۔۔

مگر ارباز بھائی کا ہاتھ اٹھا اور کُمیل کہ منہ پہ نشان چھوڑ گیا۔۔

زندگی میں پہلی بار اس کے جان سے پیارے بھائی نے بنا قصور بتائے اس پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

کایان بھی بہت حیران ہوا۔۔

ہاں بھئی لڑکی بتاؤ کہاں تھی اب تک ؟؟؟ممانی نے آگے بڑھ کہ کُمیل کو جھنجھوڑا۔۔۔اور کُمیل رونے لگی۔

ممانی۔۔۔میں۔۔۔تو۔۔غانیہ کے گھر پہ تھی۔۔۔کُمیل نے روتے ہوئے بتایا۔

جھوٹ مت بولو!!لڑکی تم وہاں نہیں تھی۔۔اب کہ بولنے والی سدرہ تھی۔۔

بھابھی میں نے آپ کو بتایا تو تھا آپ ہی نے تو کہا۔۔ کمیل نے سسکتے ہوئے سدرہ سے کہا۔

بکواس بند کرو اپنی اب چوری پکڑی گی تو تم ہم پہ الزام لگا رہی ہو۔۔ ردا نے بیچ میں آ کے بات سنبھالی۔

صومان بے یقینی سے کُمیل کو دیکھنے لگا۔۔۔

شرم آتی ہے مجھے کہ میں نے تم جیسی لڑکی سے رشتہ جوڑنا چاہا۔۔ صومان نے کُمیل کہا۔

کُمیل سب کو دیکھ پریشان تھی کہ آخر اس کا قصور کیا ہے اور آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

صومان کے رشتہ کی بات پہ پیچھے کھڑے کایان کا دل ڈوب کہ اُبھرا۔۔۔

یہ لڑکی جس کو آپ نے اتنا پیار دیا اور میں نے آپ کی مرضی سے اپنے بھائی صومان کا رشتہ اس سے تہہ کروایا یہ لڑکی ساری رات کہاں تھی پوچھے اس سے۔۔۔ ردا نے یہ بات کہہ کہ پورے گھر میں کہرام مچا دیا۔۔

پوچھے اس سے کیا یہ ساری رات اس لڑکے کے ساتد نہیں تھی جو اس کے ساتھ کھڑا ہے؟؟؟

کُمیل اپنی بھابھیوں کو دیکھنے لگی آج رشتوں کی اصلیت اس پہ عیاں ہوئی تھی۔۔

میری بات سنے بھائی میرا یقین کرے میں نے کچھ غلط نہیں کیا پلیز میرا اعتماد کریں۔۔ کُمیل نے اپنے بڑے بھائی کے سامنے ہاتھ جوڑے اور رونے لگی مگر آج جیسے کسی نے بھی اس کی نہ سننے کی قسم کھائی تھی۔۔

مجھے صرف اتنا بتاؤ جو ردا کہہ رہی ہے کیا وہ سچ ہے کیا کل رات یہ لڑکا تمھارے ساتھ تھا یا نہیں؟؟ارباز نے دوٹوک انداز میں پوچھا تھا۔۔

جی بھائی کل رات یہ میرے ساتھ تھے مگر۔۔۔ کُمیل نے روتے ہوئے کہا۔

بس۔۔۔۔۔ارباز نے ہاتھ اٹھا کر کُمیل کو بولنے سے روک دیا اور غصے سے کایان کو دیکھنے لگا۔

دیکھیے آپ پلیز ایک بار ان کی بات تو سن لے۔۔۔کایان نے ارباز سے کہا۔

میں غیروں سے بات نہیں کرتا اپنوں نے مجھے ڈسا ہے اس لیے آپ ہمارے معاملے میں نہ بولے۔۔ارباز نے دوٹوک انداز میں کایان کو بولنے سے روک دیا۔

دیکھو ارباز اب بات ہماری عزت کی ہے ہمیں ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرنی اپنے بیٹے کی جو پہلے ہی کسی اور کے ساتھ۔۔۔افففف مجھے تو بولنے میں شرم آرہی ہے۔۔شہلا ممانی کی زبان ویسے تیز تھی مگر آج تو ان کو موقع مل گیا تھا کُمیل پہ تانے کسنے کا۔۔

دیکھو بیٹا آنکھوں دیکھی مکھی نہیں نگلی جاتی ہو سکے تو اسی لڑکے کے ساتھ دو بول پڑھوا کہ رخصت کر دو رہی سہی عزت بچ جائے گی۔۔۔

آپ یہ کیا بات کر رہی ہیں۔۔آپ بڑی ہیں آپ کو کمیل کو سننا چاہیے الٹا آپ ان کی کردار کشی کر رہی ہیں۔۔کایان نے شہلا ممانی سے کہا۔

آہاااہم نے اس بے شرم لڑکی کو جو اپنے آپ کو لٹوا کہ آچکی ہے۔۔ممانی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

یہ غلط ہیں ایسا کچھ نہیں ہے کُمیل پاک ہے اور میں گواہ ہو کُمیل کی پاک دامنی کا۔۔۔ کایان نے اونچی آواز میں چلا کہ کہا۔

کُمیل نم آنکھوں سے کایان کو دیکھنے لگی ایک طرف اس کے اپنے تھے اور ایک طرف ایک اجنبی۔۔

اتنی ہی پاک لگتی ہے نا تو کر لو شادی ہمیں کیوں سنا رہے ہو؟؟ شہلا ممانی نے آج حد ہی کر دی تھی۔۔۔ ردا اور سدرہ ایک دوسرے کو دیکھ کہ مسکرائی۔۔اور کُمیل روتے ہوئے اپنے دوسرے بھائی کہ پاس التجا کرنے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔

بھائی میری بات سننے پلیز آپ تو سمجھے مجھے میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔آہل خاموش رہا۔

بھائی کل رات سے پہلے میں ان سے تب ملی تھی جب آپ کے ساتھ کیفے گی تھی پلیز بھائی۔۔۔بھائی آپ دونوں کی بہن ہو میں۔۔۔ کُمیل چلائی رو رو کہ اس کی آواز دب رہی تھی۔۔۔

آپ دونوں کے ساتھ اور سامنے پلی بڑھی ہو میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔۔

تمھیں ہم بھائیوں نے کتنا مان دیا تمھاری ہر خواہش پوری کی مگر تم نے اچھا نہیں کیا ہمارے ساتھ۔۔۔ آہل نے سر جھکا کہ کہا۔

آج میں تم پر سے اپنا ہاتھ ہٹاتا ہوا ب سے ہمارے گھر کے دروازے تمھارے لیے بند ہیں چلی

جاؤ یہاں سے آئندہ کبھی اپنی صورت مت دیکھانا۔۔ارباز نے اپنا فیصلہ کیا۔۔

پلیز ززبھائی ایسے نہ کرے میں مر جاؤ گی۔میں آپ کہ بنا کیسے رہو گی۔۔۔کُمیل ارباز کہ پاؤں میں گر گئ۔۔

ارباز نے پاؤں سے ہی اپنی بہن کو دھکا دے دیا اس بہن کو جس کی تکلیف میں وہ ساری رات جاگتا تھا۔۔۔

آج نہیں کُمیل آج تم میرے پیروں میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو اور اب بات ہماری عزت کی تو آج ابھی اسی وقت تمھیں تمھارے اس آشنا سے باندھ دیتے ہیں۔۔

لفظ آشنا پہ کُمیل کا دل چیرا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میں نے ساری زندگی آپ لوگوں کا مان رکھا اور آپ نے ایک پل میں اتنا گرا دیا اور اس میں ایک شریف انسان کو کیوں گھسیٹ رہے ہیں۔۔کُمیل نے کایان کی طرف دیکھ کہ کہا۔

ہنہ شریف انسان بھی دیکھو۔۔۔ردا نے کہا۔

نہیں بھائی اس میں ان کا کیا قصور میرے کیئے کی سزا ان کو نہ دے میں چلی جاتی ہو یہاں سے۔۔کُمیل نے کایان کو بچانے کی کوشش میں الزام اپنے سر لیا۔۔

دیکھیے میں مانتا ہو میرا آپ لوگوں کہ پرسنل میٹر میں بولنے کا رائٹ نہیں ہے مگر آپ لوگ غلط کر رہے ہیں یہ بہن ہے آپ کی آپ سب کو ان کا یقین کرنا چاہیے۔۔کایان نے کُمیل کہ

آگے آکہ سب کو کہا۔۔

کیوں ایک رات سے دل بھر گیا تیرا؟؟صومان کی بات نے کایان کو طیش دلا دیا اور اسنے صومان کا گریبان پکڑ لیا۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔کایان نے کہا۔

میں بکواس نہیں کر رہا تجھے آئینہ دکھا رہا ہو۔۔۔ اپنا بویا خود ہی کاٹ۔۔۔صومان نے تڑخ کہ جواب دیا اور ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوایا۔

بلایئے نکاح خواں کو ابھی اسی وقت۔۔۔کایان نے اونچی آواز میں بنا کسی کو دیکھے صومان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ اعلان کیا۔۔

میں کایان قریشی ابھی اسی وقت کُمیل سے نکاح کروں گا۔۔

کایان اب ارباز کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

آپ کو آپکی بہن پہ یقین نہیں ہے مگر مجھے کُمیل پہ پورا بھروسہ ہے میں آپ سے آپ کی بہن کا ہاتھ مانگتا اور چاہتا ہو عزت سے اس کو میرے ساتھ رخصت کرے تا کہ کل کو جب آپ کو سچائی کا علم ہو تو کم سے کم آپ اس معاملے میں سرخرو ہو۔۔۔سوری کُمیل بنا آپ کی مرضی جانے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔کایان نے مڑ کہ کُمیل کو دیکھ کہ کہا۔

مجھے منظور ہے۔۔۔کُمیل نے بنا سر اوپر کیے روتے ہوئے جواب دیا۔

ارباز نے آہل سے انتظام کرنے کو کہا اور آہل نے آدھے گھنٹے میں ہی نکاح خواں اور گواہوں کا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انتظام کیا۔۔

اس سارے وقت میں کایان نے قاسم کو بہت فون کیے مگر نمبر بند تھا ۔۔

کُمیل تو بس چپ تھی آج اس کہ ہی رشتوں نے اس کو توڑ کہ رکھ دیا تھا۔

نکاح خواں آیا اور نکاح کی رسم ادا کی گئ نکاح نامہ پہ سائن کرتے ہوئے کُمیل کہ آنسو ٹوٹ کہ بہے۔۔سب لوگ ایک طرف ہو گ ےئ کُمیل تنہا بیٹھی تھی کایان تو رشتوں کی کڑواہٹ سے واقف تھا اس لیے آگے بڑھ کہ کُمیل کا ہاتھ پکڑا اور اس کو کھڑا کر کہ سہارا دیا۔۔

چلو کُمیل۔۔۔ کایان نے حق سے کہا کُمیل کایان کو دیکھنے لگی ایک طرف اس کہ اپنے رشتے تھے جو بنا کسی غلطی کہ بنا کسی گناہ کہ اس سے منہ موڑ گ ےئ تھے۔۔

دوسری طرف کچھ منٹ پہلے بنا یہ نیا رشتہ تھا جو اس کو سب کہ بیچ میں سہارا دے رہا تھا۔۔

کُمیل نے گہرا سانس لیا اور کایان کہ ساتھ چل دی۔۔۔

رکو۔۔۔آہل نے دونوں کو روکا۔۔ردا اور سدرہ دونوں سٹپٹا گی۔۔

آج کے بعد یہاں نہ آنا تمھارا شوہر تمھیں پیٹے یا تمھارے ساتھ جو بھی سلوک کرے ہمارا تمھارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں جب تمھیں ہماری عزت اور محبت کا مان رکھنا نہ آیا تو ہمیں بھی تم سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا۔۔۔

آہل کہ الفاظ نے سدرہ اور ردا کو ن سکون دیا تو وہی کُمیل کہ دل میں آخری کیل بھی ٹھوک دیا اور وہ لڑکھڑائی مگر کایان نے اس کے کندھوں کے گرد اپنی مضبوط باہوں کا حصار باندھا اور اسے لے کہ گھر کہ باہر کی طرف چل دیا۔۔

اور گھر سے جاتے ہوئے کُمیل یہی سوچتی رہی کیا لاڈلی بہن کی رخصتی ایسے کی جاتی ہے؟ کیا اس

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی شادی اس طرح ہوتی ہے؟

وہ اپنی سوچ میں گم تھی اس کو نہیں معلوم اس کو کب کایان نے گاڑی میں بٹھایا اور کب وہ اپنے باپ کے گھر سے رخصت ہو گئی۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

کُمیل کے جانے کے بعد ارباز نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا آہل آفس چلا گیا تھا۔۔ ممانی اور صومان جا چکے تھے اب گھر پہ سدرہ اور ردا تھیں۔۔

ہائے آج میں کتنی خوش ہو سدرہ ۔۔۔ردا نے خوش ہو کہ سدرہ سے کہا۔

ہاں یار ویسے ماننا پڑے گا تمھاری پلیننگ تو بڑے کام کی تھی اور تم چیلنج بھی جیت گئی ورنہ مجھے لگا تھا کہ کُمیل نامہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ سدرہ نے ردا کو داد دی۔۔۔

دیکھ لو میرا کمال۔۔۔ردا نے خود کو شاباش دی۔

اچھا سنو کچھ دن تو ہمیں بھی سوگ منانا ہو گا آخر کو ہمارے پیارے شوہروں کی لاڈلی بہن کا معاملہ ہے۔۔ردا نے سدرہ کو سمجھایا اور دونوں ہنس دی۔۔۔۔

چلو کچھ دن کا سوگ بھی منا لیں گے۔۔سدرہ نے منہ بنا کہ کہا۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

کایان نے ایک خوبصورت گھر کہ اندر گاڑی لے گیا اور گاڑی سے نکل کہ چوکیدار کو کچھ ہدایات دینے لگا۔۔ کُمیل خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی رہی۔۔

کایان نے کُمیل کی طرف کا دروازہ کھولا۔۔۔

آپ کو میری گاڑی بہت پسند آ گئ ہے ؟ کایان نے آئ برو اُچکا کہ کُمیل سے پوچھا۔

کُمیل بنا کچھ کہے گاڑی سے اتر آئی۔۔

ویسے یہ گاڑی بھی آپ کی ہے اور گھر بھی آپ کا ہی ہے۔۔

(اور یہ بندہ بھی آپ کا ہی ہے ایسا صرف کایان سوچ کہ رہ گیا کہہ نہ سکا)

آیئے اندر چلتے ہیں۔۔۔کایان کُمیل کو گھر کہ اندر لے گیا۔۔۔گھر جتنا باہر سے شاندار تھا اندر سے اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔

بہت خوبصورت ہے آپ کا گھر۔۔۔کُمیل تعریف کیئے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

شکریہ پر یہ صرف میرا نہیں آج سے آپ کا بھی گھر ہے۔۔۔اور کُمیل بے یقینی سے کایان کو دیکھنے لگی۔۔

گھر ررر۔۔۔کیا لڑکی کا بھی کبھی کوئی گھر ہوتا ہے بھلا؟ کُمیل پر سوچ انداز میں بولی۔

بالکل ہوتا ہے اور یہ آپ کو جلد پتہ چل جائے گا۔۔اتنے میں چوکیدار کھانے کا سامان لے کہ آیا جو کایان نے منگوایا تھا۔

چلیں جی کھانا آ گیا میں ابھی آیا۔۔۔کایان کُمیل کو ڈرائنگ روم میں بیٹھا کہ خود کچن میں چلا گیا تھوڑی دیر بعد کھانے کی ٹرے سمیت وہ واپس آیا۔

آیئے کھانا کھائیں۔۔کایان نے پلیٹ کُمیل پکڑاتے ہوئے کہا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔کُمیل نے کایان سے پلیٹ نہیں لی اور رونے لگی۔۔

دیکھیے کُمیل میں جانتا ہو آپ کا دکھ بہت بڑا ہے جو ہو گیا اس کو ٹھیک کرنا ہمارے بس میں نہیں یہی سوچ لیں اس میں بھی اللہ کی کوئی بہتری ہو اور ویسے بھی کھانے کو منع نہیں کرتے گناہ ہوتا ہے چلیں شاباش کھانا کھائیں۔۔کایان نے کُمیل کو سمجھایا تو کُمیل نے خاموشی سے پلیٹ لے لی اور اپنے آنسو صاف کیے اور تھوڑے سے چاول پلیٹ میں ڈال دیے اور تھوڑا بہت کھانے لگی۔

کایان کے لیے فلحال اتنا بہت تھا کہ کُمیل خود کو کمفرٹیبل محسوس کرے۔۔۔اتنے میں قاسم کی کال آ گئی کایان ایکسکیوز کرتا باہر لان کی طرف چلا گیا۔۔۔

قاسم کو ساری بات بتانے کہ بعد کایان واپس اندر آیا تو کُمیل کو اِدھر اُدھر دیکھتے پایا۔۔

ہم تو گھر دیکھا جا رہا ہے؟؟کایان نے کہا۔

نہیں تو۔۔۔کُمیل ایسے گھبرائی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔

کایان مسکرایا۔۔

چلیں آپ کو گھر دیکھاتا ہو۔۔۔

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔کُمیل سٹپٹائی۔

ارے کیوں ضرورت نہیں بہت ضرورت ہے لوگ کیا کہیں گے میں نے ابھی تک آپ کو گھر بھی نہیں دیکھایا۔۔چلیں اٹھے۔۔۔اور ناچار کُمیل کو پورا گھر دیکھا کہ ہی کایان کو سکون آیا۔۔

اور یہ لاسٹ میں میرا روم یعنی آج سے آپ کا بھی۔۔کایان کہ ایسا کہنے پہ کُمیل کی نظریں

جھک گئی

کایان کو کمیل کی یہ ادا بہت پسند آئی۔۔ اتنے میں ڈور بیل بجی۔۔

لگتا ہے کوئی آیا ہے۔۔۔کایان کہتا نیچے چلا گیا اور کمیل روم کو دیکھنے لگی۔۔

قاسم اور غانیہ دونوں کایان کے گھر پہنچے۔۔
کایان بھائی کُمیل کہاں ہے؟؟دروازہ کھلتے ہی غانیہ نے سیدھا سیدھا کمیل کے بارے میں سوال کیا۔۔

پہلے اندر تو آؤ۔۔۔کایان دونوں کو اندر لایا۔۔۔

بتائیں نہ کہاں ہے کُمیل؟؟غانیہ نے بے صبری سے پوچھا۔

کایان نے آئی بروُاُچکا کہ اوپر اپنے کمرے کی طرف اشارہ کیا اور غانیہ اوپر کی طرف چلی گئی۔

کایان اور قاسم نیچے ڈرئینگ روم میں بیٹھ گ ئے تھے۔۔۔

یار اچھا کیا تو نے غانیہ کو لے آیا۔۔کایان نے قاسم سے کہا۔

ہاں یار ایسے وقت میں دوست ساتھ ہو تو بڑا حوصلہ رہتا ہے ویسے میں حیران ہو کہ ارباز اور آہل دونوں بہت سمجھ دار تھے پھر انھوں نے اپنی بہن پہ یقین کیوں نہ کیا۔۔۔ قاسم نے سوالیہ نظروں سے کایان کو دیکھا۔۔

یار جب آنکھوں پہ بدگمانی کی پٹی بندھی ہو نہ تو اچھے اچھے اندھے ہو جاتے ہیں۔۔

ہاں یار تو ر ٹھیک کہہ رہا ہے ویسے میں دونوں سے ملو گا سمجھاؤ گا تو بس کُمیل کو سنبھالنا اور

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوست مجھے تم پہ فخر ہے تم نے بہت اچھا کیا۔۔ قاسم نے اپنے پیارے دوست کو سراہا۔۔

کُمیل کمرے میں صوفے پہ بیٹھی پیچھے ٹکائے موندے ہوئ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

اس کہ ساتھ کچھ ہی گھنٹوں میں کیا کچھ ہو گیا تھا۔۔

اچانک کسی کا لمس اپنے سر پہ محسوس کیا تو آنکھیں کھول دی پیچھے مڑ کہ دیکھا تو غانیہ کو دیکھ کہ

ضبط کی دیوار ٹوٹ گئ۔ وہ لڑکی جو کایان کہ سامنے خود پہ ضبط کیے تھی غانیہ کو دیکھتے ہی اس سے

چمٹ گئ اور پھوٹ پھوٹ کہ رو دی۔۔۔

ت۔۔۔ تمھیں۔۔پ۔۔۔ت۔پتہ۔۔۔ہے ۔۔غ۔۔غانیہ م۔۔میرے ساتھ۔۔ کمیل

روتے روتے غانیہ کو کچھ بتانا چاہتی تھی مگر رونے سے بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

(کُمیل کہ رونے کی آواز نیچے تک جا رہی تھی نیچے بیٹھے کایان کے دل کو کچھ ہوا کب دیکھا تھا

اس لڑکی کو روتے دو ملاقاتوں میں بس ہنستے مسکراتے یا غصہ کرتے ہی دیکھا تھا۔۔۔)

ششش بس بس۔۔۔ مجھے سب پتہ چل گیا کچھ مت کہو بس اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لو۔۔غانیہ نے

کُمیل کو خود سے لگائے رکھا۔

م۔۔۔میرا۔۔۔ک۔کیا۔۔ قص۔قصور۔۔تھاااا میں ۔۔۔۔نے۔۔ت تو کچھ ۔۔ب

۔۔بھی۔۔نہ۔۔نہیں کیا۔۔۔ کُمیل نے روتے روتے غانیہ سے کہا۔

ہاں میں سب جانتی ہو تمھارا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں گواہ ہو اور میں وعدہ کرتی ہوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interview

تمھیں جلد بے گناہ ثابت کروں گی۔۔غانیہ نے اپنی پیاری دوست سے وعدہ کیا۔

کایان کُمیل کا رونا سن کہ اوپر آیا دونوں دوست ایک دوسرے کے گلے لگی ہوئی۔۔ کُمیل بہت رو رہی تھی کایان نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل جہاں پہ پانی کا جگ رکھا تھا وہاں سے گلاس میں پانی بھر لایا۔

چلو شاباش پانی پیو۔۔۔کایان نے کُمیل ،غانیہ کو الگ کیا اور کمیل کو پانی پلایا کمیل نے خاموشی سے سسکیاں بھرتے ہوئے گلاس لے لیا۔۔کایان نے اس کو ریلکس کرنے کو کہا غانیہ کو اشارہ کر کہ خود نیچے چلا گیا۔۔۔

اچھا اب میری سنو تمھاری بھابیوں نے تمھارے ساتھ جو بھی کیا ہے وہ سہی نہیں ہے مگر تم یہ دیکھوں اگر اس وقت کایان بھائی تمھارے ساتھ نہ ہوتے تو تم کہاں جاتی ؟؟کایان بھائی کا تمھارے ساتھ جانا تمھارے لیے اچھا ثابت ہوا۔۔۔ میں نہیں جانتی کہ تمھاری بھابیوں کی چالوں میں اللہ نے تمھارے لیے کیا بہتری رکھی تھی مگر یاد رکھنا اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت چھپی ہوتی ہے دیکھنا جلد تمہیں بھی بہتری نظر آئے گی اور اب مت رونا ورنہ ماروں گی۔۔۔

چلو ادھر آؤ۔۔۔غانیہ نے کُمیل کو کھڑا کیا اور واش روم کی طرف لے گئی۔

اپنا حلیہ درست کرو یار آج شادی ہوئی ہے تمھاری اور تم بھوت بنگلہ بنی ہو جاؤ فرش ہو کہ آؤ۔۔غانیہ اس کو واش روم میں دھکیل چکی تھی اور خود باہر پہرا دینے لگی۔۔۔

کُمیل فریش ہو کہ آئی تو غانیہ کُمیل کو کہ نیچے آ گئی جہان قاسم اور کایان چائے کا ایک دور مکمل کر چکے تھے۔۔

بڑے ہی بے مروت ہیں آپ کایان بھائی بہن کو تو چھوڑے بیوی تک کو چائے نہ پوچھی۔۔ غانیہ نے شکوہ کیا۔۔

دیکھو بھئی مجھے کسی کی خاطر تو ضع نہیں کرنی یہ گھر تمہاری سہیلی کا ہے اس کو بولو تمہیں چائے پلا دے میں نے اپنے دوست کو چائے پلا دی ہے۔

اوہ دیکھو ذرا ابھی سے شوہروں والا ایٹیٹوڈ شروع کر دیا آپ نے چلیں یہ بھی خوب کہی اب یہ میری دوست کا گھر ہے جب دل کرے گا چائے پینے آؤ گی۔۔

چلو کُمیل ہم کچن میں چائے بناتے ہیں اپنے لیے۔۔غانیہ نے جتا کہ کہا اور کُمیل غانیہ کے ساتھ جانے لگی جب کایان نے آواز۔۔۔

کُمیل پلیز ہم ایک ایک کپ اور چائے پئیں گے ہمارے لیے بھی بنا دو اور ہاں کچن میں کچھ اسنیکس منگوا کہ رکھے ہیں وہ بھی لیتی آنا۔۔کایان نے نارمل انداز میں کُمیل سے کہا۔۔

کُمیل جی اچھا کہہ کہ کچن میں چلی گئی۔۔

سب کو چائے ناشتہ سرو کرنے کے بعد اپنا کپ اٹھا کہ اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ دیکھنے لگی ڈرائنگ روم میں ایک صوفی سیٹ تھا دو سنگل صوفے جن میں سے ایک پہ قاسم اور دوسرے پہ غانیہ بیٹھی تھی اور اب بس کایاں کے پاس جگہ بچی تھی۔۔

کایان نے کُمیل کہ گریز کو محسوس کیا اور سائیڈ سے کشن اٹھا کہ درمیان میں رکھ دیا لیکن انداز ایسا تھا کہ کُمیل کو شک نہ ہوا کہ کایان کُمیل کی ہچکچاہٹ محسوس کر گیا ہے۔

کُمیل نے کایان کو مصروف انداز کشن درمیان میں رکھتے دیکھا تو پھر اسی صوفے پہ کایان کہ ساتھ بیٹھ گئی۔

کایان کو کُمیل کا اپنے ساتھ بیٹھنا بہت اچھا لگا۔

رات گئے تک قاسم اور غانیہ وہی رہے اور پھر ڈنر کر کہ چلے گئے کایان ان کو سی آف کر کہ واپس آیا کُمیل ابھی ڈائنگ ٹیبل کے پاس کھڑی تھی کایان نے آکہ پلیٹس سمیٹنی شروع کیں۔

ارے آپ رہنے دیں میں کر دوں گی۔ کُمیل نے کایان کو روکا۔

(کایان کو کام کرتا دیکھ اس کو عجیب لگا کہاں دیکھا تھا اس نے مردوں کو کام کرتا بچپن سے سارے کام بابا کے امی کرتی تھی ان کے بعد کُمیل نے گھر اور بھائیوں کی ذمہ داری سنبھالی اس کے بھائی ایک گلاس پانی بھی خود نہیں پیتے تھے یہی حال اس کہ خاندان کہ تمام مرد حضرات کا تھا)

نہیں مجھے عادت ہے آپ تھک گئی ہو نگی آپ آرام کرے جا کہ۔۔۔ کایان نے کہا۔

میں آرام کر لو گی مگر آپ چھوڑیں یہ سب میں کر دو گی۔۔۔ کایان مسکرا دیا۔

ایک کام کرتے ہیں ساتھ ساتھ کرتے ہیں۔۔۔ کایان نے مشورہ دیا۔

مگر آپ کیوں کر رہے ہیں؟؟

کیوں میں یہ کام نہیں کر سکتا؟؟کایان نے پلیٹس کچن شیلف پہ رکھتے پوچھا۔

نہیں مرد ایسے کام کرے عجیب لگتا ہے نا اس لیے۔۔۔کایان کو کمیل کی سوچ عجیب لگی۔

اس میں عجیب لگنے والی کوئی بات نہیں اب دیکھے میں یہ کام کرو تو میں سنت پہ عمل بھی تو کر رہا ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی تو اپنے کام خود کرتے تھے یہ بھی میرا ہی کام ہے تو کیا برا ہے اس میں؟؟اور ایک اور بات ریسٹورنٹس میں کھانا بنانے سے سرو کرنے تک اور سرو کرنے سے برتن دھونے تک یہ سارا کام بھی تو مرد ہی کرتے ہیں پھر اپنے گھر کہ کام کرنے میں کیسی شرم اور کیوں ہچکچانا گھر بھی تو اپنا ہی ہے نا کیوں صحیح کہہ رہا ہو نا؟؟؟کایان نے پوچھا۔

جی بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔کُمیل نے مسکرا کہ کہا کُمیل کو کایان کی سوچ بہت اچھی لگی اب وہ بھی کایان کے ساتھ برتن دُھلوانے لگی ۔۔۔کہاں ہوتی ہے مرد کی ایسی سوچ۔۔۔آج کل مرد کو سنت کہ نام پہ صرف چار شادیاں ہی یاد رہتی ہیں۔۔باقی سنت پہ عمل کرنا ہے یہ کسی کو یاد نہیں رہتا۔۔کُمیل نے سوچا۔۔۔دونوں کچن سمیٹ کہ کمرے میں گ ۓ کایان نے کُمیل کی ہچکچاہٹ محسوس کی تو اس کو سونے کا بول کہ خود کام کا بہانا بنا کہ لیپ ٹاپ لے کہ بیٹھ گیا۔آج کا دن بہت بڑا تھا کُمیل سب باتوں کو بھول کہ نیند کی وادی میں گم ہو گئ۔کایان کو جب یقین ہو گیا کہ کُمیل سو گئ ہے تو وہ بھی بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آ کہ لیٹ گیا آج نیند آنی مشکل تھی مگر پھر بھی وہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔

سدرہ اٹھو۔۔ ردا صبح سویرے سدرہ کہ سر پہ کھڑی تھی۔۔

کیا ہوا سونے دو۔۔سدرہ دوبارہ سو گئ۔

افففف پاگل عورت تمھارا شوہر ساری رات دوسرے کمرے میں بہن کا غم مناتا رہا اور میرا والا تو اب گھر آیا اور آکہ سو گیا اس مسئلے کا حل ڈھونڈنا ہے۔۔اٹھو!!!! ردا چلائی۔

اٹھ گئ ہو اب بتاؤ کیا کریں۔۔۔

تم جاؤ جا کہ بھائی کو سمجھاؤ میں آہل کو کہ ناشتے کی ٹیبل پہ لاتی ہو۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔سدرہ ارباز کہ پاس گئ اور اس کو سمجھانے کی کوشش کی اور اپنے بچے کا واسطہ دیا جس پہ ناچار ارباز کو ناشتے کے لیے آنا پڑا۔۔

دوسری طرف ردا نے آہل کو کہا کہ کمیل تو اپنی زندگی میں خوش ہے آپ دونوں بھائی پتہ نہی کیوں سوگ منا رہے ہیں۔۔۔ردا کی یہ بات آہل کہ دل کو لگی اور وہ ردا کو دیکھانے کے لیے ناشتہ کرنے آگیا۔۔۔

ارباز اور آہل نے خاموشی سے ناشتہ کیا ردا اور سدرہ نے نارمل انداز میں گفتگو کی کوشش جاری رکھی کیونکہ اب دونوں کی ایک ہی کوشش تھی کمیل کو گھر سے نکالنے کے بعد دلوں سے نکالنا۔۔ناشتہ کہ بعد آہل اور ارباز آفس چلے گ ئے جبکہ مہارانیاں گھر کی سیٹنگ نوکروں سے جینج کرنے لگی۔۔۔

السلام علیکم اینڈ گڈ مارننگ۔۔ کُمیل کو کایان کی آواز نے جگایا دو منٹ کہ لیے وہ بھول گئ وہ

کہاں ہے مگر یاد آنے پہ سمٹ کہ بیٹھ گئ۔۔۔

لیجیے ناشتہ حاظر ہے۔۔کایان نے ناشتے کی ٹرے کمیل کہ سامنے رکھی اور خود بھی بیٹھ گیا۔

کمیل ناشتے کو دیکھنے لگی اور بنا ہاتھ لگائے بیٹھی رہی۔۔

کیا ہوا پسند نہیں آیا؟؟کایان نے پوچھا۔

نہیں وہ میں نے برش نہیں کیا میرا برش بھی میرے پاس نہیں ہے۔۔کمیل نے سر جھکا کہ بتایا اور کایان کو احساس ہوا کہ کمیل کی ضروریات کا اس کو خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔

اچھا آج آپ کا سارا سامان آجائے گا اب تو ناشتہ کرے۔۔کایان نے ریکوئسٹ کی۔

مگر میں بنا برش کیے کچھ نہیں کھاتی۔۔کمیل نے دوٹوک انداز میں کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر اب آج کھالیں انفیکٹ ابھی فلحال کھالیں دوپہر کے کھانے تک برش آجائے گا۔۔

نہیں نا مجھے نہیں عادت پلیز ز۔۔

اچھا ایک بات بتائیں۔۔۔

جی پوچھیں؟ کمیل نے کہا۔

کیا کبھی شیر بھی برش کرتا ہے ناشتہ کرنے سے پہلے ؟؟کایان نے بہت سیریس ہو کہ سوال کیا۔

نہیں وہ کیسے کر سکتا ہے؟ کُمیل نے سوچتے ہوئے جواب دیا اور پھر کایان کو گھورنے لگی۔

کایان ہنس دیا۔۔۔پلیز ز کھالیں تھوڑا سا۔۔۔

آپ نے مجھے شیر کہا؟؟ کُمیل ناراض ہو گئ۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں بھئی میں نے کہا کہ آپ شیر سے بھی بڑھ کر ہیں بہادر جو بنا برش کیے ناشتہ کر کہ دیکھائیں گی۔۔اس بات پہ کُمیل کو ہنسی آ گئی۔

ہنستی رہا کریں ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہیں۔۔کایان نے کمیل کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کمیل نروس ہو کہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

کہاں چلی؟؟کایان نے پوچھا۔

واش روم میں فریش ہو کہ آئی پھر ناشتہ کروں گی۔۔۔کمیل فرش ہونے چلی گئی۔۔۔فریش ہو کہ باہر آئی تو کایان تیار ہو چکا تھا۔۔

آپ کہیں جارہے ہیں؟ کمیل نے پوچھا۔

آپ نہیں ہم جارہے ہیں۔۔کایان بتایا۔

لیکن کہاں جارہے ہیں؟

آپ کو مجھ پہ بھروسہ نہیں ہے؟کایان نے کُمیل سے پوچھا۔

نہیں نہیں اس لیے نہیں پوچھ رہی۔۔کُمیل نے صفائی دیناچاہی۔

پھر چلیں؟؟کایان نے پوچھا۔

جی چلیں۔۔کُمیل نے دوپٹہ سیٹ کیااور کایان کہ پیچھے چل دی۔۔۔

کایان کمیل کو سپر سٹور پہ لے آیااور کُمیل سے کہاجو خریدنا ہے خرید لے۔کمیل ہچکچانے لگی تو کایان نے کُمیل کو سمجھایا۔

دیکھیں کُمیل اب آپ کو میرے ساتھ ہی رہنا ہے آپ میری ذمہ داری ہیں آپ اگر ایسے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کریں گی تو پھر آپ کے لیے ہی مشکل ہو جائے گی اس لیے بے فکر ہو کر پورے حق سے شاپنگ کرے میں کاونٹر پہ ویٹ کر رہا ہو ٹیک یور ٹائم۔۔کایان کہہ کہ کاونٹر کی طرف بڑھ گیا۔۔

کُمیل نے اپنی ضرورت کی ہر چیز لی اور ٹرالی گھسیٹ کہ کانٹر تک آئی۔کایان نے بل پہ کیا اور سامان کہ شاپر اٹھا کہ باہر گیا کُمیل کو کایان کا ہر انداز منفرد اور اچھا لگا۔۔

اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟ گاڑی میں بیٹھ کہ کُمیل نے کایان سے پوچھا۔

اب ہم مارکیٹ جا رہے ہیں۔۔کایان نے کہا۔

لیکن کیوں؟ کُمیل نے پوچھا۔۔

کیونکہ آپ نے ٹوتھ برش تو مانگ لیا مگر لگتا ہے آپ کو یہ ڈریس بہت پسند ہے مانا کہ ڈریس اچھا ہے مگر زیادہ دن آپ نے پہنے رکھا تو مجھے برا لگے گا۔۔کایان نے کُمیل کو تنگ کرنے کی کوشش کی۔۔۔کُمیل چپ ہو گئ۔۔

اچھا یار مذاق کر رہا تھا سوری۔۔۔کایان نے کُمیل کو خاموش دیکھ کہ کہا۔

اٹس اوکے۔۔کُمیل نے مسکرا کہ کہا۔

مارکیٹ میں کُمیل کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا لے کیا نہ لے تو کایان نے خود ہی کُمیل کے لیے ڈریس پسند کیے کُمیل کایان کو دیکھتی رہی اور کایان ڈریسز کُمیل کہ ساتھ لگا لگا کہ دیکھتا رہا۔کایان نے کُمیل کو آواز دی۔۔

جی؟ کُمیل ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔

کیا میں بہت ہینڈ سم لگ رہا ہو؟ کایان نے پوچھا۔

کیوں کیا ہوا؟

نہیں وہ آپ آج مجھ پہ فدا ہو رہی ہیں نہ۔۔اس لیے پوچھ رہا ہو ۔۔کایان کی اس بات پہ کُمیل نظریں چرا گئی۔۔

افف یہ نظریں۔۔۔کایان نے یہ کہا تو کُمیل وہاں سے ہٹ کہ دوسرے سیکشن میں ڈریسز دیکھنے لگی۔۔شاپنگ کمپلیٹ کرنے کہ بعد کایان نے ایک ریسٹورنٹ کہ آگے گاڑی روکی۔۔

سنیں پلیز ز!! کُمیل نے کایان کو گاڑی سے نکلنے سے پہلے روکا

جی جو حکم کرے جناب عالیہ۔۔۔

وہ ہم پھر کبھی ریسٹورانٹ آجائے گے آج گھر پہ ہی کھانا کھاتے ہیں۔۔کایان کو کُمیل کا اس طرح فری ہو کر بولنا بہت اچھا لگا وہ دوبارہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ٹھیک ہے لیکن پھر گھر جا کہ کھانا بنانا پڑے گا۔۔

کوئی بات نہیں میں بنادوگی۔۔ کُمیل ریلکس ہو گئی۔۔۔۔

قاسم نے زرمین کو کایان کی شادی کا بتایا وہ خاموش ہو گئی۔۔

مجھے تو فخر ہے ہمارے دوست پہ اور ایک انٹرسٹنگ بات بتاؤ کایان پہلے سے پسند کرتا ہے کُمیل کو۔۔ قاسم زرمین سے بات کیے جا رہا تھا اور زرمین کا دل چھلنی ہو رہا تھا۔

مجھے بھی لے چلنا کایان کو مبارکباد دینے۔۔زرمین نے قاسم سے کہا۔

کل غانیہ جائے گی تو تم بھی چلی جانا اب میں چلو تمھیں گھر چھوڑ دو مجھے کلینک پہنچنا ہے۔۔

کُمیل، کایان گھر پہنچے تو کایان سامان رکھنے اوپر چلا گیا اور کُمیل کچن کی طرف چلی گئ۔۔

کایان فریش ہو کہ نیچے آیا تب تک کُمیل نے چاول دم پہ رکھ دیے تھے۔۔

ارے واہ چاول بنا رہی ہیں آپ؟؟

جی میں نے سوچا آپ کو بھوک لگی ہو گی تو جلدی سے چاول بنا دیے۔۔

بہت شکریہ پھر میں سلاد بنالیتا ہو اور آپ پلیز ایک کپ چائے بنا دے۔۔کایان نے کُمیل سے مسکرا کہ ریکوئسٹ کی۔

جی اچھا۔۔ کُمیل چائے بنانے لگی۔

کایان!! کُمیل نے کایان کو پکارا پہلی بار نام سے پکارا کُمیل کی آواز میں اپنا نام سن کہ کایان کو بہت خوشی محسوس ہوئی۔

جی؟

آپ کے گھر میں کون کون رہتا ہے؟

امم میرے گھر میں۔۔میں اور میری بیوی رہتے ہیں۔۔کایان نے شرراتی انداز میں جواب دیا۔

نہیں میرا مطلب آپ کی بہن بھائی والد والدہ سب کہاں ہے؟؟

میرے کوئی بہن بھائی نہیں ہیں اور والد والدہ کی بھی وفات ہو چکی ہے میں اکیلا رہتا ہو۔۔

کایان نے کمیل کو سچائی سے جواب دیا کُمیل کو سن کہ بہت افسوس ہوا۔

اوہ آئم سوری۔۔۔

کوئی بات نہیں آپ میرے بارے میں کچھ بھی پوچھ سکتی ہیں آپکا حق ہے۔۔

چلیں اب آپ بتائے آپ کی کولیفیکیشن کیا ہے؟

میں نے ایم اے ایجوکیشن کیا ہے۔۔ کُمیل نے بتایا۔۔

سد شکر آپ پڑھی لکھی ہیں۔۔کایان نے کُمیل کو تنگ کرنا چاہا۔۔

ویسے آپ کہیں جاب کرتی ہیں؟

نہیں ہماری طرف لڑکیوں کا جاب کرنا اچھا نہیں سمجھا جاتا لیکن مجھے بہت شوق ہے کہ میرا اپنا کوئی بزنس ہو۔۔ کُمیل مگن انداز میں بتانے لگی کایان کو محسوس ہوا کہ کُمیل بہت کم لوگوں کہ ساتھ گھلتی ملتی ہے مگر سد شکر کہ کایان کہ ساتھ اب وہ فری بات کر سکتی ہے اور اس کا کریڈٹ بھی کایان کو ہی جاتا ہے۔

دونوں نے دوپہر کا کھانا ساتھ کھایا اور دونوں میں بات چیت کا سلسلہ جاری رہا ۔۔

کُمیل کل سے میڈ (کام والی) آجائے گی آپ کی ہیلپ کے لیے وہ چھٹی پہ گئی تھی اور ابھی مجھے کلینک جانا ہے۔

آپ چلیں جائے گے؟ کُمیل نے اداسی سے پوچھا۔

جی اب جانا تو ہے کل بھی آف ہو گیا تھا لیکن میں جلدی آجاؤ گا۔تب تک آپ میرے لیے اچھا ساڈنر تیار کر کہ خود بھی ریڈی ہو کہ بیٹھے میں یوں گیا یوں آیا۔۔۔کایان نے چٹکی بجا کہ کہا۔

آپ کیا کھائیں گے؟

جو آپ بنائیں گی۔۔دونٹ وری میں سب کچھ کھالیتا ہو آپ اپنی پسند سے کچھ بھی بنالیں اب میں چلو؟

ٹھیک ہے۔۔ کُمیل نے کہا کایان جانے لگا تو اچانک کُمیل نے آواز دی۔

کایان!!!کایان مڑا۔۔

اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔ کُمیل نے مسکرا کہ کہا اور کایان بھی مسکرا دیا۔

رات کو آہل اور ارباز گھر آئے گھر کا نقشہ ہی بدلا ہو تھا پوری سیٹنگ چینج تھی ارباز کو غصہ آنے لگا۔

یہ سب کس نے کیا ہے؟؟؟ارباز دھاڑا۔۔

بھائی میں نے کیا ہے۔۔ردا نے بے خوف ہو کے کہہ دیا۔

مگر کیوں؟؟آہل نے پوچھا۔

تاکہ آپ دونوں کو گھر میں سکون ملے ہم جانتے ہیں آپ دونوں دکھی ہیں اس لیے ہم نے گھر کی سیٹنگ چینج کی تاکہ وہ دھوکے باز لڑکی آپ کو یاد نہ آئے ۔۔۔ردا نے بے باکی سے جواب دیا۔

ہاں ارباز ہم بس آپ دونوں کو زندگی کی طرف واپس لانا چاہتے ہیں وہ خود تو ہمارے منہ پہ کالک پوت کہ چلی گئی مگر اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ دونوں سب بھول کہ آگے بڑھے ہمارے لیے۔۔

ارباز خاموش ہو کہ اپنے کمرے چلے گ ئے۔۔

آہل نے دونوں کا شکریہ ادا کیا اور دونوں کی محنت کو سراہا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔

دیکھا چل گیا ناں میرا جادو۔۔۔ردا نے سدرہ سے کہا۔۔

ہاں یار تم تو پکی کھلاڑی ہو۔۔

کایان کو آنے میں دیر ہو گئی اتنے میں کُمیل نے کھانا تیار کیا اور خود نہا کہ فریش ہو گئی تھی۔۔ دوپٹہ بیڈ پہ تھا اور ابھی وہ بھیگے بالوں پہ کنگھا کرتی دروازہ کھلا اور کایان اندر آیا کُمیل کو دیکھ کہ کایان وہی رک گیا ہلکے پیلے رنگ کا سوٹ جس کے اوپر لال رنگ کی کڑاھائی تھی اور لال رنگ کی کیپری تھی دوپٹہ بھی لال رنگ کا تھا یہ سوٹ کایان نے خود پسند کیا تھا۔دوپٹے سے بے نیاز اور کھلے بھیگے بال اس پہ کُمیل کا نکھرا روپ ہر بناوٹ سے پاک کایان کے جذبات کو اکسانے کے لیے کافی تھے۔۔

کایان کُمیل کہ پاس آیا کُمیل گھبرا گئی اور سر اور نظریں جھکا لیں کایان نے ہاتھ بڑھا کہ کُمیل کا لال رنگ کا دوپٹہ اٹھا کہ اس کہ سر پہ دلہن کی طرح اوڑھایا اور تھوڑی کہ نیچے انگلی رکھ کہ کُمیل کا چہرہ اوپر کیا مگر کُمیل کی نظریں ابھی بھی جھکی تھی۔۔کایان کو کُمیل کی یہی جھکی پلکیں پسند تھی کایان نے کمیل کی آنکھوں کو باری باری لبوں سے چھوا کُمیل گھبرا گئی اور آنکھوں سے آنسو چھلک گئے کایان نے آنسو صاف کیے۔۔

ششش!!! رونا نہیں کچھ نہیں کر رہا بس آپ اچھی لگ رہی ہیں تو وہی اظہار کر رہا ہو۔۔کایان نے کُمیل کہ کان میں سرگوشی کی کمیل نے دوبارہ سر جھکا دیا۔۔

وہ۔۔۔ک۔کھانا تیار۔۔۔ہے۔۔ کُمیل لرزتے ہونٹوں سے کہا۔

چلیں پھر پہلے کھانا کھاتے ہیں، میں فریش ہو کہ آیا۔۔

کایان کہ جانے کہ بعد کُمیل نے سکون کا سانس لیا اور کچن میں چلی گئ۔۔

کُمیل کایان نے خاموشی سے کھانا کھایا کُمیل برتن سمیٹنے لگی کایان اس کی مدد کرنے لگا کمیل نے روک دیا اور اس کو آرام کرنے کو کہا۔

کایان واقع بہت تھک گیا تھا کمرے میں آ کہ بیڈ پہ لیٹتے ہی سو گیا کایان کی آنکھ تب کھلی جب اس کے کانوں میں دبی دبی سسکیوں کی آواز آئی نیند سے بوجھل آنکھیں کھول کہ دیکھا تو صوفے پہ بیٹھی کمیل سر گھٹنوں میں دیے آہستہ آواز میں رو رہی ہے۔۔

کایان اٹھ کہ کُمیل کہ پاس آیا اور اس کہ ساتھ بیٹھ گیا۔

کیا ہوا کُمیل؟؟

مجھے۔۔۔بب بھائی۔۔کی یاد۔آ رہی۔۔ہے۔۔کُمیل نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کایان سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

م میں کبھی۔۔بھ بھائیوں۔۔۔سے دور۔۔نہیں رہی۔۔۔میں۔۔کیسے زندہ رہو۔۔گ گی۔۔کُمیل نے کایان سے پوچھا۔

کایان کو کُمیل کی حالت دیکھ کہ بہت افسوس ہوا کیا کچھ نہیں سہا تھا اس لڑکی نے۔۔۔کسی بھی نیک اور شریف عورت کے لیے کردار پہ بہتان سہنا آسان نہیں ہوتا اور کُمیل نے یہ درد سہا ہے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پہ بھروسہ رکھو۔۔کایان نے کُمیل کو باہوں کہ حصار میں لے کہ اٹھایا کمیل کو بیڈ پہ لیٹایا اور پانی بھر کہ زبردستی پلایا کُمیل کی حالت کے پیش نظر ساتھ ہی ایک

نیند کی گولی بھی کھلادی۔۔ خود اس کہ پاس بیٹھا رہا۔۔۔

اگلے دن کُمیل پہلے سے نارمل تھی کایان نے کُمیل کا بہت خیال رکھا۔۔

میں کیفے جارہاہو مجھے وہاں کچھ کام ہے آپ نے کھانا نہیں بنانااور صرف آرام کرنا ہے۔۔

نہیں مجھے آرام بلکل نہیں کرنا مجھے بھی کیفے لے چلیں۔۔ کُمیل کی انوکھی ضد نے کایان کو حیران کردیا۔۔

آپ؟؟ کیفے چل کہ کیا کریں گی؟؟

وہی جو آپ کریں گے۔۔

میں وہاں کام کروں گا۔۔

تو میں بھی آپ کہ ساتھ مل کہ آپ کی ہیلپ کروں گی۔۔ کایان کو ہنسی آگئی۔

یہ اچھا ہے مجھے بھی اچھی کمپنی مل جائے گی۔۔

ویسے بھی آپ بھی میری ہیلپ کرتے ہیں میں بھی آپ کی ہیلپ کروں گی۔۔

کُمیل آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کل چلیے گا۔۔

نہیں کایان میں بلکل ٹھیک ہو اچھا ٹھیک ہے آج نہیں لے جاتے تو نہ لے جائے۔ مگر کل لے کہ جانا ہو گا۔۔

اچھا ٹھیک ہے کل میں پکا آپ کو ساتھ لے جاؤ گا۔

کایان کے جانے کے بعد کام میڈ آگئی تھی چوکیدار سے صاحب کی شادی کا سن کہ وہ بہت خوش خوش انداز میں کُمیل سے ملی۔۔

کیا نام ہے آپ کا؟ کُمیل نے خاتون سے نام پوچھا۔

بی بی جی میرا نام شمشاد ہے۔۔

اچھا شمشاد آنٹی آپ مجھے بی بی نہ کہے بہن بیٹی کچھ بھی بلا لیں۔۔

ہائے بی بی اچھا نہیں لگتا۔۔

کیوں اچھا نہیں لگتا آپ بڑی ہیں مجھ سے مجھے اچھا لگے گا اگر آپ مجھے بی بی نہیں کہیں گی تو۔۔

ٹھیک ہے میں آپ کو بی بی نہیں کہتی بٹیا کہہ دو۔۔

ہاں یہ اچھا ہے۔۔ کُمیل نے مسکرا کہ کہا۔

اب وہ دونوں مل کے گھر کہ کام کرنے لگی۔۔

دوپہر میں غانیہ اور زرمین ملنے آئی تو کُمیل کا دل بہل گیا زرمین حسرت بھری نظروں سے کُمیل کو دیکھنے لگی کیونکہ کُمیل نے بہت اچھے سے مہمان نوازی کی کہ زرمین دنگ رہ گئی۔ ویسے تو وہ پہلے ہی کُمیل کو کیفے میں ایک بار دیکھ چکی تھی جب اس کو کسی منٹل شخص نے فورک مارا تھا مگر اب دیکھ کہ مزید حیران ہوئی۔

یار لگتا ہی نہیں تمھاری دوست کو کوئی غم ہوا ایسا لگتا ہے جیسے کب سے اس گھر میں رہ رہی ہو۔۔ زرمین نے غانیہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔

غانیہ کو زرمین کی بات بہت بری لگی۔۔

بھابی اس کا کریڈٹ میرے پیارے بھائی کایان کو جاتا ہے انھوں نے ہی کُمیل کو بہت

طریقے ہینڈل کیا ہے۔۔غانیہ نے بہت طریقے سے زرمین کو جواب دیا۔

دونوں تھوڑی دیر وہاں بیٹھی کُمیل سے باتیں کرتی رہی پھر چلی گئ۔

اگلے دن کایان کُمیل کو کیفے لے گیا کُمیل کو بہت شوق تھا بزنس کا۔۔کایان نے اس کو سب کام کے بارے میں بتایا کُمیل بہت

Excited

ہوئی سب دیکھ کر۔۔

کایان کُمیل کی دلچسپی کے پیش نظر اس کو کبھی بھی کیفے لے آتا تھا مگر کمیل میڈم کا بزنس کا شوق پورا ہو چکا تھا۔۔

کایان یہ کام آپ ہی کریں مجھے گھر میں رہنا زیادہ سوٹ کرتا ہے۔۔ کمیل نے سہولت سے انکار کر دیا۔

اُفف عجیب لڑکی کچھ دن پہلے تک بزنس کا شوق تھا اب کیوں ختم ہو گیا۔۔۔

وہ اس لیے کہ مجھے یہ گھر بہت پسند ہے اس کو سجانا ہی میرا بزنس ہے۔۔

مگر اس میں بھی انویسمنٹ میری لگتی ہے۔۔کایان نے شرارت سے کہا۔

تو کیا ہوا آپ کا ہی تو گھر ہے۔ کُمیل نے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

کایان نے کُمیل کا ہاتھ پکڑ لیا۔

کُمیل گھبرا گئی کایان نے جھٹکے سے کُمیل کو اپنی طرف کھینچا کُمیل کایان کے اوپر جا گری۔

کایان نے کُمیل کے کان کے پاس سرگوشی کی۔۔

یہ گھر بھی اور میں بھی ہم دونوں آپ کے ہیں کُمیل۔۔۔ کُمیل گھبرا کہ رونے لگی کایان نے کُمیل کو چھوڑ دیا اور وہ اٹھ کہ چلی گئ۔

چھ مہینے بعد

وقت تھوڑا آگے گزرا کایان کُمیل کو کیفے لے گیا وہاں سب سے تعارف کروایا آہستہ آہستہ کُمیل زندگی کی طرف لوٹنے لگی اور خود کو کایان کے کاموں میں اس قدر مصروف رکھتی کیونکہ کُمیل کایان کی بہت مشکور تھی اجنبی ہوتے ہوئے بھی کایان نے کُمیل کا بہت ساتھ دیا تھا اور ساتھ بھی تب دیا تھا جب سب اپنوں نے اس کو ٹھکرا دیا تھا کُمیل کی کوشش تھی کہ کایان کو کُمیل سے کوئی شکایت نہ ہو کایان جیسا انسان مشکل سے ملتا ہے مگر اکثر رات کو وہ بہت روتی اور اپنے بھائیوں کو یاد کرتی ایسے میں کایان اس کو سنبھالتا اور سمجھاتا۔۔۔ قاسم، غانیہ اور ان کی فیملی نے کُمیل کو بہت عزت مان اور محبت دی ان سب کی محبتوں کے لیے کُمیل اللہ کا بہت شکر ادا کرتی تھی مگر زرمین کا رویہ کُمیل سے کھینچا کھینچا رہتا تھا کُمیل کو زرمین کے اس رویے کی سمجھ نہیں آتی تھی۔۔

دوسری طرف ردا نے سدرہ سے اپنا سلوک خراب کر لیا کُمیل کہ بعد اب سدرہ ردا کو کھٹکنے لگی کیونکہ ارباز کا آفس میں ہولڈ تھا تو گھر کی ساری ذمہ داری سدرہ کہ سر ہو گئ دوسری

طرف وہ جلد ماں بننے والی تھی مگر اتنا وقت گزرنے کہ بعد بھی ردا کی ابھی تک ایسی کوئی گڈ نیوز نہیں تھی۔۔

کایان اور کُمیل نے اپنے رشتے کو دوستی جیسے مضبوط رشتے کا نام دے دیا تھا۔۔ایک دن کُمیل اپنے اور کایان کے بارے میں سوچ رہی تھی تو کایان نے آخر کو پوچھ لیا۔۔۔

اتنا گہرا کیا سوچا جا رہا ہے نیا پاکستان بنانے کا ارادہ تو نہیں؟؟؟

نہیں میں سوچ رہی ہو کہ ہمارے رشتے کو کیا نام دو؟ کُمیل کے منہ سے پہلی بار اپنے رشتے کہ بارے سن کہ کایان کو حیرت ہوئی کیونکہ کہیں نہ کہیں کایان کو لگتا تھا شاید کُمیل زبردستی یہ رشتہ نبھا رہی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خیریت اچانک ہمارے رشتے کہ بارے میں سوچا جا رہا ہے؟

ہاں دیکھے نہ آپ اور میں کب سے ساتھ ہیں آپ نے میری اتنی ہیلپ کی مگر میں آپ کے لیے آج تک کچھ نہ کر سکی تو اس لیے سوچا کہ آپ سے دوستی کر لو۔۔کایان کو کمیل کی بات پہ ہنسی آ گئی۔۔

اچھا یعنی آپ میرے ساتھ دوستی کر کہ میرے لیے کچھ کرنا چاہتی ہیں؟؟

ہاں!!! کیوں نہیں کر سکتی؟

بلکل کر سکتی ہیں بلکہ آپ نے میری پوری ہیلپ کی ہے وہ ایسے کہ آپ میری بیوی بن کہ میرے گھر میں آئیں میری ساتھی بن کہ میرا اکیلا پن دور کیا مجھے احساس دلایا کوئی رشتہ ہے جس کہ لیے مجھے بھی جینا ہے میرے ہر چھٹی کہ دن کو آپ نے نیا رنگ دیا کبھی مجھے کک بنایا تو

کبھی ڈرائیور بنایا ورنہ پہلے تو میں جی بھر کہ سوتا تھا۔۔۔

مطلب آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میری وجہ سے آپ کی نیند خراب ہوتی ہے۔۔ کمیل نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

ارے نہیں نہیں نیند کہ ساتھ چین اور سکون بھی۔۔۔

جائے مجھے نہیں کرنی دوستی۔۔۔ کُمیل نارضگی سے کہہ کہ جانے لگی تو کایان نے کُمیل کا ہاتھ پکڑ کہ اپنی طرف کھینچا اور کمیل اس اچانک کہ کھینچنے سے کایان کہ اوپر جا گری کایان نے کمیل کی کمر کہ گرد اپنے بازوں کا گھیرا تنگ کیا کمیل کی ڈھرکنیں بے ترتیب ہوئی اور نظریں جھک گیٔ کایان نے اپنا منہ کمیل کہ کان کی قریب کیا اور کہا۔۔

دوستی کا رشتہ تو ہمیشہ سے تھا ہے اور رہے گا میں چاہتا ہو آپ دوستی سے آگے بھی سوچے۔۔۔

کُمیل نے اب کہ نظروں کے ساتھ سر بھی جھکا لیا کایان کو کُمیل کی اس ادا پہ بہت پیار آیا کایان نے کمیل کہ ماتھے پہ لب رکھ دیے اور کُمیل کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوگیٔے۔۔

کایان نے پیار سے آنسو صاف کیے اور کُمیل کے گرد اپنے بازوں ہٹادیے۔۔

اٹس اوکے فلحال میں دوستی سے کام چلا لیتا ہو۔۔ کایان نے مسکرا کہ کہا اور چلا گیا۔۔۔

کُمیل کو خود کہ رویے پہ بہت افسوس ہوا اور وہ وہی بیڈ پہ بیٹھ گیٔ۔

پتہ نہیں میں کیوں اس رشتے کو ایک نیئے انداز سے دیکھ سکتی۔۔ کیا میں نے ابھی تک خود کو اس رشتے میں نہیں ڈھالا؟؟ کیوں کایان کے قریب آنے سے یہ آنکھیں چھلک جاتی ہیں چھ مہینے ہو گیٔے مجھے اس رشتے سے بندھے ہوئے مگر میں نے ان چھ ماہ میں اس رشتے کو پہلے مشکور انداز میں اپنایا اور اب دوستی کا رشتہ بنا رہی ہو۔۔ کیا ساری زندگی ایسے گزرے گی؟ کیا

میری بے گناہی کبھی ثابت نہیں ہو گی ؟ہاں شاید یہی وجہ ہے کہ میں اس رشتے کو نہیں اپنا پا رہی۔ کُمیل خود سے سوال کرتی اور خود کو خود ہی جواب دیتی رونے لگی۔۔۔

کایان کلینک میں ابھی پیشنٹس دیکھ کے فری ہو کہ بیٹھا تھا جب قاسم اس کے کیبن میں آیا۔۔

تجھے گڈ نیوز دینی ہے یار۔۔۔ قاسم نے کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔۔

ابھی تو زر مین رخصت ہو کہ تیرے گھر نہیں آئی۔۔اور تو مجھے گڈ نیوز سنانے آگیا۔۔کایان نے ایک آنکھ دبا کہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہاہاہا ابے نہیں یار رخصتی کروا رہا ہو یہ گڈ نیوز دینی ہے۔۔

واہ یار چل یہ تو بہت اچھی بات ہے اور سنا کب تک رخصتی کی دیٹ رکھی ہے ؟؟

یار بس دس دن سے زیادہ اب میں برداشت نہیں کر سکتا اور تو سنا آج کل تو کافی بزی رہتا ہے کیفے اور کلینک میں پھر بھابھی ناراض تو نہیں ہوتی کہ تو ان کو ٹائم نہیں دیتا؟

آہ نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے انفیکٹ ایک ادھ بار ٹائم دینے کی کوشش کی ہے مگر پتہ نہیں کیوں شاید وہ مجھے شوہر کی نظر سے نہیں دیکھتی یا اس رشتے کو قبول نہیں کر پا رہی وہ بہت الجھی ہوئی ہے اور میں چاہتا ہو کہ وہ خود کو سلجھائے۔

یاران کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ بھی تو غلط ہوا ناں اب دیکھ کچھ پلوں میں وہ ایک اجنبی شخص کے ساتھ بندھ گئی۔۔نارملی جب بھی کسی لڑکی کا رشتہ طے ہوتا ہے تو مینٹلی وہ خود کو اس

رشتے کے لیے تیار کرتی اب چاہے رشتہ اپنوں میں ہو یا غیروں میں لیکن یہ اچانک سے جو رشتہ بنے اس کو جلدی ایکسپٹ کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔۔۔

تو ٹھیک کہہ رہا مگر کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اپنے

ex-fiance

کو یاد کرتی ہو اور زبردستی میرے ساتھ اس رشتے سے بندھی ہو۔۔ وہ ہر وقت مجھے مشکور نظروں سے دیکھتی ہے مجھے اچھا نہیں لگتا میں مانتا ہو کہ ہمارا رشتہ اچانک جڑا مگر کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ میرا احسان چکانا چاہتی ہو جب کہ میں نے اس پہ کوئی احسان نہیں کیا۔۔

اب اتنی بھی بدگمانی اچھی نہیں یار اور تیرے دل میں ایسی کوئی بات ہے تو۔۔ تو بھابھی سے کلیئر کر لے ایسا نہ ہو بعد میں تجھے بھی پچھتانا پڑے اور سن میں گیا تھا ارباز سے ملنے وہ مجھ سے ملنا ہی نہیں چاہتا آفس ریسپشن سے ہی واپس لوٹا دیا مگر میں نے بھی سوچ لیا ہے میں مل کہ رہوں گا۔۔۔

نہیں میں بدگمان نہیں ہوں بس تھوڑا کشمش میں مبتلا ہو میں کروں گا بات کُمیل سے صحیح وقت آنے پر اور تو بھی اب کہ کُمیل کے بھائیوں کے پاس اکیلے مت جانا میں تمھارے ساتھ چلوں گا۔۔۔

چل ٹھیک ہے جلد پلین کرتے ہیں چل میں نکلتا ہو۔۔ قاسم واپس چلا گیا اور کایان قاسم کی کہی باتوں کو سوچنے لگا۔

سدرہ گھر میں میلاد رکھوانے کا سوچ رہی تھی مگر ردا کو منظور نہیں تھا۔

کیوں ردا گھر میں اللہ کا ذکر ہو تو کیا برا ہے؟

بھابھی جی بات اچھے برے کی نہیں ہے بات اصول کی ہے آپ تو اپنی اس بیماری کا بہانہ کر کہ

بیٹھ جاتی ہیں مہمانوں کو تو مجھے سنبھالنا ہوتا ہے۔۔

ردا خدا کا خوف کرو یہ تمھیں بیماری لگتی ہے؟ سدرہ نے تعجب سے پوچھا۔

ہاں تو بچہ آپ کا آرہا ہے میرا نہیں جو میں کام کرتی پھروں۔۔ ردا نے بے پرواہی سے کہا۔۔

ردا ایسے نہ کہوں اللہ تمھیں بھی دے گا اللہ سے اچھے کی امید رکھنی چاہیے۔۔

اوئے ہوئے نو سو چوہے کھا کہ بلی حج کو چلی آپ تو ایسے بول رہی ہیں جیسے بڑی نیک پروین ہیں

خیر جانے دیں یہ ڈرامے میرے سامنے اثر نہیں کریں گے۔۔

اتنے میں ارباز آفس سے گھر آئے جب ردا اور سدرہ میں بحث چل رہی تھی۔۔

ایسا کیا کیا میں؟ جو تم سب بول رہی۔۔۔ سدرہ نے ردا کا رخ سختی سے اپنی طرف گھما کہ

پوچھا۔

جانے دیں اگر بات کھلی تو بات دور تک جائے گی۔۔۔

نہیں تم بولو کتنے دنوں سے تم میرے اور میرے ہونے والے بچے سے حسد کر رہی ہو آج بول

دو جو بولنا ہے۔۔ سدرہ نے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

اچانک ردا کی نظر باہر کھڑے ارباز پہ پڑی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا سدرہ کی پیٹھ ارباز کی طرف تھی اس لیے وہ ارباز کی آمد سے بے خبر تھی۔

آپ نے بیچاری میری نند کے کردار پہ انگلی اٹھائی وہ بیچاری تو آپ سے پوچھ کہ غانیہ کے گھر گئ تھی۔۔اور گئ بھی کہاں تھی قاسم کے ہی نکاح پہ ناں اور آپ نے اس کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا۔۔ردا معصومیت سے کہتی خود کو تمام الزام سے بری کر گئ۔۔

سدرہ تو اتنی حیران تھی کہ اس کو ردا کے لہجے کی سمجھ ہی نہ آئی اور باہر کھڑا ارباز اس کو تو پیروں کے نیچے سے جیسے زمین ہی نکل گئ ہو۔۔۔

تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے کیا بول رہی ہو اب تمہیں وہ معصوم لگ رہی ہے وہ تو ہر رستے کی روکاوٹ تھی نا۔۔پھر ایسا کیوں بول رہی ہو؟؟اور سدرہ کو اندازہ نہ ہوا کہ وہ ردا کے جال میں پھنس گئ ہے ابھی وہ ردا کو کچھ اور سناتی جب پیچھے سے کسی نے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور زوردار تھپڑ سے نوازہ ۔۔

ارباز کو دیکھ سدرہ سکتے میں آ گئ۔۔

ارباز میری بات سنے یہ ردا۔۔۔سدرہ نے ہوش میں آتے ہی ارباز سے کہا۔

خاموش!!!تمھاری وجہ سے میں نے اپنی بہن کے کردار پہ انگلی اٹھائی اس کو کیا کچھ نہیں کہا اور تو ایک انجان شخص کے ساتھ اس کا نکاح کروا کہ اس کو اس گھر سے ایسے بھیجا جیسے اس کی

میت کو رخصت کیا ہو۔۔۔ارباز نے سدرہ کو جھنجوڑ کہ کہا۔

کیوں کیا ایسا؟؟؟؟؟؟ایک اور تھپڑ مارا۔۔۔

بتاؤ کیوں کیا!!!؟ارباز جنونی کیفیت میں چلا چلا کہ سدرہ کو تھپڑ وسے نواز رہا تھا جب کہ رداس ڈرامے سے محظوظ ہو رہی تھی۔

اتنے میں آہل بھی ہال میں داخل ہوا ارباز سدرہ کو مارتا دیکھ بیچ میں آیا۔

کیا بات ہے بھائی کیوں مار رہے ہیں بھابھی کو؟ آہل نے پریشانی سے پوچھا۔

سب تباہ کر دیا اس نے اس کی وجہ سے میں نے اپنی معصوم بہن پہ ہاتھ اٹھایا اس کو انجان شخص کے ساتھ رخصت کیا وہ روتی رہی گڑگڑاتی رہی مگر میں نے اس کی نہ سنی۔۔ارباز روتے روتے زمین پہ بیٹھ گیا۔۔۔

سدرہ روتے روتے زمین پہ ارباز کہ ساتھ بیٹھ گئی اور ہاتھ جوڑ دیے۔۔

یہ سچ ہے کہ میں نے کمیل کے لیے کبھی اچھا نہیں سوچا مگر یقین کرے اس سب میں سارا قصور میرا نہیں ہے یہ سازش میں نے نہیں کی مجھے معاف کر دے۔۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ارباز نے سدرہ کو پرے دھکیلا ۔۔

غنیمت جانوں تمہیں طلاق نہیں دے رہا صرف اس بچے کی وجہ سے مگر اب تمہیں یہاں نہیں دیکھنا چاہتا نکلو یہاں سے۔۔۔ارباز اٹھ کھڑا ہوا اور سدرہ بھی جھنجوڑ کر کھڑا کیا ۔۔

بھائی سنبھالے خود کو۔۔آہل نے ارباز کو روکنا چاہا۔۔

نہیں آہل اب یہ یہاں نہیں رہے گی۔۔۔

آہل میرا یقین کرو سارا قصور میرا نہیں ہے اس میں کوئی اور بھی شامل ہے۔۔ردا کہ ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔

بھابھی خدا کا خوف کریں اپنا کیا اب کس کے سر ڈالے گی؟ ردا نے درتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابھی آپ نے اچھا نہیں کیا مجھے بھی خود سے نظریں ملانے لائق نہیں رکھا۔۔آہل نے سدرہ کو رکھائی سے کہا۔

پلیز زا بھی جائے یہاں سے ایسا نہ ہو بھائی کچھ ایسا ویسا نہ کر دے جائے ۔۔آہل نے آرام سے سدرہ کو باہر کی طرف کیا۔

ٹھیک ہے جا رہی ہو مگر یاد رکھنا خدا کی لاٹھی بے آواز ہے آج مجھ پہ پڑی ہے کل کو کسی اور پہ پڑے گی اور ارباز صاحب پہلے آپ نے اپنی بہن کی نہ سن کہ غلطی کی تھی اب مجھے نہ سن کہ وہی غلطی دوہرا رہے ہیں میں سزا کے طور پہ جا رہی ہو یہاں سے۔۔۔سدرہ یہ کہتی روتے روتے وہاں سے چلی گئ۔

ار باز صوفے پہ ڈھے گیا اور آہل نے افسوس سے گہرا سانس لیا اور خود بھی صوفے پہ ڈھے سا گیا

ردا نے اس سب میں پہلی بار سکون کا سانس لیا۔۔۔

سدرہ کا گھر ار باز کے گھر کے قریب ہی تھا جب وہ گھر پہنچی تو وہاں تالہ لگا تھا اس نے ماں کو فون کیا۔

امی!!! کہاں ہے آپ؟ سدرہ نے روتے روتے پوچھا۔

بیٹی تجھے بتایا تو تھا انسا (سدرہ کی بڑی بہن) کے گھر حیدرہ آباد جارہی ہو۔۔ سمینہ بیگم نے بیٹی سے کہا۔

اور تم رو کیوں رہی ہو؟

کچھ نہیں امی آپ کی یاد آرہی ہے۔۔ سدرہ نے ماں سے جھوٹ بولا کیونکہ وہ اپنی بیوہ ماں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ۔۔

اوہو ایک ہفتے تک آجاؤں گی فکر نہ کروں۔۔۔

جی امی۔۔۔ سدرہ نے فون بند کر دیا تھا۔

یا اللہ اب میں کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟ سدرہ وہی ساتھ موجود سیڑھی پہ بیٹھ گئی۔۔

یہ میرے ہی گناہوں کی سزا ہے میرا قصور صرف اتنا تھا میں نے اس ردا کا ساتھ دیا اور اس ردا

نے مجھے مہرے کی طرح استعمال کیا اور بیچاری کمیل کتنا برا کیا میں نے اس کے ساتھ کتنی اچھی تھی وہ یا اللہ میں تجھ سے سچے دل سے توبہ مانگی ہو مجھے ایک موقع ضرور دینا میں کمیل سے معافی مانگ سکو۔۔۔سدرہ وہی سر گھٹنوں میں دے کہ رونے بیٹھ گئ ایک اس کی حالت غیر تھی دوسرا وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو گئ تھی۔۔

کچھ دیر بیٹھ کہ وہاں سے چلی گئ۔۔۔جب کوئی راہ نظر نہ آئی تو مین روڈ کی طرف چل دی کراچی شہر انسانوں کا ہے یہاں لوگوں کا اتنا ہجوم ہے سدرہ نے اسی ہجوم میں خود کو گم کرنے کی کوشش کی جب چل چل کہ تھک گئ تو آگے راڈ کے دوسری طرف بینچ نظر آیا سدرہ اس طرف کو چل دی بنا اِدھر اُدھر دیکھے کہ اچانک کسی گاڑی سے ٹکر ہوئی اور سدرہ بیٹ کے بل زمین پہ گرگئ۔۔۔گاڑی سے اترنے والی لڑکی کوئی اور نہیں ڈاکٹر زرمین تھی۔

زرمین نے لوگوں سے مدد مانگی سدرہ کو گاڑی میں لیٹا یا جو کہ بے ہوش ہو چکی تھی اور گاڑی قاسم کے کلینک کی طرف موڑ دی زرمین کی گاڑی سے ٹکر ہوئی اس لیے وہ سدرہ کو کلینک لے جا رہی تھی اگر ہسپتال لے جاتی تو پولیس کیس بن سکتا تھا۔اور ویسے بھی غلطی سدرہ کی تھی جو مین روڈ پہ بنا ٹریفک قوانین فالو کیے چلی جا رہی تھی۔

کُمیل آج بہت پریشان تھی صبح کایان کے سامنے رونے کے بعد اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیسے اس سے بات کرے ایک تو کایان آج لنچ ٹائم پہ گھر بھی نہیں آیا تھا ورنہ عموماً وہ دوپہر کا کھانا کھا کہ ہی کلینک جاتا تھا۔

کایان کو فون کرنے کا سوچا کُمیل کے پاس اپنا موبائل تھا جو کہ کایان نے ہی اس کو گفٹ کیا تھا

اس فون کا زیادہ تر استعمال وہ غانیہ سے بات کرنے کے لیے کرتی تھی مگر آج تک اس نے خود سے کایان کو کال نہیں کی تھی ہاں البتہ کایان کُمیل کو دن میں دو بار فون ضرور کرتا تھا مگر آج اس نے بھی کال نہیں کی تھی۔ ناچار کُمیل نے کایان کو فون کر ہی دیا۔

کایان کلینک میں اپنے پیشنٹ کا چیک اپ کر رہا تھا جب کمیل کی کال آتی دیکھی کایان کو حیرت کا جھٹکا لگا اس نے پیشنٹ سے ایکسکیوز کر کے سائیڈ پہ ہو کہ کال ریسیو کی۔

السلام علیکم!! کایان نے سلام کیا۔

کہاں ہے آپ؟ اور آپ آج دو پہر کو گھر کیوں نہیں آئے آپ نے آج مجھے کال بھی نہیں کی۔۔ کُمیل جو صبح سے بھری بیٹھی تھی کایان پہ برس پڑی۔۔

لڑکی بریک پہ پاؤں رکھو اور سلام کا جواب بھی دے دیتے ہیں۔۔ کایان نے شراتی انداز میں طنز کیا۔

سوری!!! کُمیل کو شرمندگی ہوئی۔۔

وعلیکم السلام!

اٹس اوکے اور سلام کے جواب کا شکریہ۔۔۔ آج میں بہت بزی تھا اب لاسٹ پیشنٹ کا چیک اپ کر کے گھر کے لیے ہی نکل رہا ہوں۔۔

آپ نے کھانا کھایا؟

نہیں ٹائم ہی نہیں ملا۔۔

اُفف کھانا کھانے کا ٹائم نکالنا پڑتا ہے آپ گھر آئیں میں کھانا بنا رہی ہوں۔۔

جو حکم آتا ہو فری ہو کے۔۔۔ کایان نے جواب دیا کمیل فون رکھنے لگی تو کایان نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ہاں !!!

جی ؟؟

فون کرنے کا شکریہ مجھے بہت اچھا لگا۔۔کایان نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

دوسری طرف کُمیل خاموش ہو گی ُمگر مسکراہٹ اس کے چہرے پہ عیاں تھی۔

جلدی آیئے گا اللہ حافظ۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔

کایان گھر ہی جارہا تھا جب زرمین گھبرائی ہوئی کلینک داخل ہوئی اور ساتھ ہی وارڈ بوائے اسٹریچر گھسیٹتے پیچھے آیا۔۔۔

کیا ہو زرمین تم پریشان لگ رہی ہو؟ کایان نے زرمین کو پریشان دیکھ کر پوچھا۔

کایان پلیز ہیلپ می۔۔دیکھو یہ لیڈی میری گاڑی کے آگے آ گئ تھی اور۔۔۔

she is pregnant

زرمین نے کہا۔

اوہ کایان کی نظر جیسے ہی اس پہ پڑی اس کو حیرت ہوئی اور وہ چپ کر گیا۔

(کلینک تو صرف نام تھا ورنہ اس کلینک میں پروپر ہاسپٹل کی طرح ہر فیسیلٹی موجود تھی۔

کایان اور قاسم مل کہ ہاسپٹل بھی بنوا رہے تھے جو کہ اس کلینک سے بھی بڑا ہو گا)

کایان نے فوراً سے سدرہ کا ٹریٹمنٹ شروع کیا اور کلینک میں موجود گائناکلوجسٹ کو یہ کیس

ریفر کیا۔۔

ریلکس زرمین شی ول بی فائن۔۔کایان نے زرمین کو تسلی دی۔

گائنی کی ڈاکٹر نے آکے کہا کہ پیشنٹ کا آپریشن کرنا پڑے گا۔

ڈواٹ۔۔کایان نے آرڈرز دیے۔۔۔

سدرہ نے پیاری سی بیٹی کو جنم دیا اور اب وہ خطرے سے باہر تھی۔۔زرمین کو سکون ہوا اور کایان نے سدرہ کے ہوش میں آنے تک وہی رکنے کا فیصلہ کیا اور زرمین کو گھر جا کہ ریلکس کرنے کو کہا۔

دوسری طرف کُمیل کایان کا انتظار کر رہی تھی۔۔

☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘

سدرہ جیسے ہی ہوش میں آئی کایان کو دیکھ دیکھتے ہی رونے لگی۔

آپ!!! مجھے معاف کر دیں پلیز ز۔۔۔۔سدرہ نے کایان کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

دیکھیے اس وقت اتنا اسٹریس ٹھیک نہیں آپ ریلکس کرے اور آپ کو مبارک ہو آپ کی بیٹی ہوئی ہے۔۔کایان نے پالنے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

سدرہ مزید رونے لگی۔۔میں کیا کروں گی؟میں کیسے پالوں گی اکیلے اس کو۔۔؟؟

دیکھیے آپ اپنے گھر والوں کا نمبر دے میں ان کو یہاں بلاتا ہو۔۔

کوئی نہیں آئے گا۔۔سدرہ نے روتے ہوئے کہا۔

کیوں؟کایان کو تشویش ہوئی۔

سدرہ نے روتے روتے کایان کو سب بتا دیا اور معافی مانگنے لگی۔۔

اچھا آپ ریلکس رہے سب ٹھیک ہو جائے گا سچے دل سے توبہ کی ہے اللہ معاف فرمائے گا اور ویسے بھی ماں جب بچے کو جنم دیتی ہے تو ماں کے پچھلے سارے گناہ دھل جاتے ہیں۔۔۔

مگر مجھے کُمیل سے معافی مانگی ہے کہاں ہے وہ اس وقت۔۔۔ سدرہ بستر سے اٹھنے لگی۔۔

وہ یہاں نہیں ہے آپ لیٹی رہے میں کُمیل کو آپ سے ملوا دوں گا ٹینشن نہ لیں۔۔ سدرہ کی حالت کہ پیش نظر کایان نے اس سے نرم رویہ رکھا اور اس دلاسہ دیا۔

پکا ملوائے گے ناں؟

ہاں جی پکا ملواؤں گا اچھا اب آپ اس کو (بچی) سنبھالے میں نرس کو بھیجتا ہو۔۔ کایان سدرہ کو تسلی دی اور ایک نرس کی ڈیوٹی سدرہ کے روم میں لگا کہ گھر کے لیے چل دیا۔۔

کایان گھر لیٹ پہنچا تھا کُمیل انتظار کر کے تھک کے وہی صوفے پہ سو گئی تھی۔۔ کایان گھر داخل ہوا کُمیل کو صوفے پہ سوتا دیکھ اس سامنے والے صوفے پہ بیٹھ کے اس کو پر سوچ انداز میں دیکھنے لگا۔

وقت بھی عجیب کھیل کھیلتا ہے اور کل تک یہی حال کُمیل کا تھا آج وہی حال سدرہ کا ہے شاید اسی کو مکافاتِ عمل کہتے ہیں لیکن اصل کلپرٹ تو کوئی اور ہے اور اسے ابھی تک عبرت حاصل نہیں ہوئی۔۔۔

آہ۔۔۔ سچ میں اگر انسان خود بدلہ لینے پہ اتر آئے تو وہ انسان ہی رہتا ہے مگر اگر وہ فیصلہ اللہ پہ چھوڑ دے تو وہ نیکو کاروں میں سے ہے کیونکہ اس کو رب تعالٰی پہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ جو

کرے گا بہترین کرے گا۔اور بے شک اللہ اپنے بندے کو مایوس نہیں لوٹاتا۔۔۔

ارے آپ آگ ئے ۔۔ کُمیل کی اچانک آنکھ کھلی تو کایان کو سامنے پایا۔

ہاں آگیا تھا۔۔کایان نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

کیا بات ہے آج آپ بہت تھکے تھکے لگ رہے ہیں طبیعت ٹھیک ہے ؟؟

ہم ٹھیک ہے۔۔کایان صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندکے کمیل کے سوالوں کے جواب دینے لگا۔

آج آپ کو دیر کیوں ہو گئی؟

آپ جاننا چاہتی ہیں مجھے دیر کیوں ہوئی ؟؟کایان نے سر اوپر کر کہ کمیل کو دیکھتے پوچھا۔

آپ بتانا چاہے تو بتادے۔۔۔کُمیل نے نظریں چرا کہ کہا۔

مجھے آپ کی وجہ سے دیر ہوئی ہے۔۔

لیکن میں تو گھر تھی۔۔۔کُمیل کو تعجب ہوا۔

جی کاش آپ گھر نہ ہوتی کلینک ہوتی۔۔۔

میرا وہاں کیا کام کایان ؟

اصل کام ہی آپ ہی کا ہے کوئی ہے جو آپ کا منتظر ہے وہاں۔۔آپ چاہے تو کل چل کہ دیکھ لیجیے گا۔۔

کون ؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interview

اب یہ کل چل کہ دیکھنے پہ ہی پتہ چلے گا۔۔

میرا تو ایسا کوئی رشتہ نہیں بچا جو میرا انتظار کرے پھر کون ہے جس کو میرا انتظار ہے؟

کیا سچ میں آپ کا کوئی رشتہ نہیں ہے؟ کایان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

نہیں میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔ کُمیل سر جھکا کہ کہا۔

پھر میں کون ہو؟؟؟ کایان کو غصہ آگیا۔

کمیل گھبرا گئی کایان نے ان چھ ماہ میں آج تک غصہ نہیں کیا تھا۔۔

کایان میں آپ کی بات نہیں کر رہی۔۔ کُمیل نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔۔

کل صبح دس بجے ریڈی رہیے گا آپ میرے ساتھ کلینک چل رہیں ہیں۔۔۔ کایان یہ کہتا ہاتھ میں پکڑا کشن پھینک کے کمرے میں چلا گیا اور کُمیل صوفے پہ بیٹھ کے رونے لگی۔۔۔

اگلے دن کُمیل کایان کے اٹھنے سے پہلے ہی تیار ہو گئی ناشتہ بھی تیار کر لیا تھا وہ جانتی تھی کایان ناراض ہے وہ کایان کو منانا چاہتی تھی۔

کایان تیار ہو کر نیچے آیا تو کُمیل کو ڈائنگ ٹیبل پہ اپنا منتظر پایا۔۔

کایان نے کُمیل کے ساتھ والی کرسی سنبھالی اور خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا کُمیل کو کایان کی خاموشی کھلنے لگی۔۔

کایان!!!

ہمم ۔۔۔کایان نے ناشتے سے انصاف کرتے ہوئے بس اتنا جواب دیا۔۔

آپ ناراض ہیں مجھ سے ؟؟

میں کون ہوتا ہوں کسی سے ناراض ہونے والا۔۔میرا کسی سے نہ کوئی رشتہ ہے نا ہی میرا حق ہے۔۔کایان نے رکھائی سے جواب دیا۔

کُمیل کی آنکھوں میں نمی آگئ۔۔وہ رونے لگی کُمیل اٹھ کہ کایان کے قدموں میں بیٹھ گئ۔

ارے یہ کیا کر رہی ہیں آپ اٹھے پلیز ززز۔۔۔کایان تو کُمیل کو احساس دلانے کے لیے ناراض تھا مگر کمیل تو سچ میں ہی روہانسی ہو گئ تھی۔

نہیں پلیز ز میری بات سنے۔۔ کُمیل نے روتے ہوئے کہا۔

پلیز ز یہ 'آپ' کی دیوار ختم کریں۔۔میں جانتی ہو میں اچھی لڑکی نہیں ہو ناں تو میں ایک اچھی بہن بن سکی نہ بیوی مگر یقین کرے میں پوری کوشش کر رہی ہو کہ میں اپنا بیسٹ دوں مگر میں کیا کروں میرے دامن پہ بدکرداری کے داغ لگے ہیں میں دھو نہیں سکی اور میرا آپ کے سوا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔ کمیل کی رونے کی وجہ سے آواز بھاری ہو گئ۔

آپ کی دو دن کی بے رخی نے مجھے وہ احساس دلا دیا جو آپ کی چھ مہینے کی پیاری سی دوستی اور محبت نہ دلا پائی اور آج میں آپ کے قدموں میں بیٹھ کہ یہ اعتراف کرتی ہو مجھے محبت ہے آپ سے میں آپ کے بغیر نہیں جی سکتی پلیز ززمجھے خود سے دور مت کریں یقین مانے بھائیوں کے دور ہونے سے میں نہیں مری مجھے ایسا لگتا تھا کہ ان سے دوری مجھے مار دے گی ایسا نہیں ہوا

کیوں کے آپ کا ساتھ تھا میرے پاس مگر آپ کی دوری میں نہیں سہہ پاؤں گی آپ بہت انمول ہیں میرے تمام رشتوں میں سب سے انمول رشتہ ہے۔۔پلیززززز!! کُمیل نے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

کایان کُمیل کے اقرار پر مسکرادیا۔۔

اٹھیں کایان نے جھک کے کُمیل کو اٹھایا۔۔

لو کر دی 'آپ' کی دیوار ختم اور کس نے کہا کہ تم اچھی بہن نہیں ہو تم تو وہ بہن ہو جو اپنے بھائیوں کے مان کے لیے لڑ جاؤ اور دوست تو تم بہت اچھی ثابت ہوئی ہو ہاں بیوی بننے کی بجائے تم ماسی بن گئی ہو جب دیکھو میرا کوئی نہ کوئی کام لے کہ بیٹھ جاتی ہو (کمیل روتے ہوئے ہنسی) مجھے اپنی اس پیاری سی دوست کم بیوی پہ فخر ہے جو اپنے شوہر سے اتنی محبت کرتی ہے اور میں سمجھتا تھا کہ میں تم سے زیادہ محبت کرتا ہو تم شاید صومان کو چاہتی تھی میری غلطی ہے مجھے معاف کر دوں پلیز ز۔۔کایان نے کُمیل کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

نہیں کایان پلیززز آپ معافی نہ مانگے۔۔کمیل نے کایان کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

صومان ارباز بھائی کی پسند تھا میری زندگی میں کبھی کوئی ایسا مرد نہیں آیا جس سے مجھے محبت ہو سوائے میرے باپ، بھائیوں کے اور ان کے بعد اگر میں نے کسی سے محبت کی ہے جو کہ میرا محرم بھی ہے اور میرے لیے معتبر بھی تو وہ آپ ہیں آپ جیسا ہمسفر پا کہ میری قسمت کھل گئی۔یاد ہے ایک بار آپ نے کہا تھا اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔میرے ساتھ جو

کچھ ہوا اس میں یہی مصلحت تھی کہ اللہ نے آپ کو میری زندگی میں لانا تھا آپ بہت اچھے انسان ہیں جو مجھے میری کسی مقبول نیکی کے عوض ملے ہیں۔۔ کمیل نے روتے ہوئے کایان کے جڑے ہاتھ پکڑ کہ کہا۔

زہے نصیب آج تو جناب عالیہ نے خود ہی مجھے چھوا ہے۔۔ کمیل شرما گئی اور کایان کے ہاتھ جو کہ کمیل کے ہاتھوں میں تھے وہ چھوڑ دیے کایان مسکرا گیا۔

اور تم میری دعا کا صلہ ہو میری زندگی ہو جب سے تمھیں دیکھا ہے میں نے رب تعالیٰ سے صرف تمھیں مانگا ہے اور اب آج تم سے تمھیں مانگتا ہو کیا تم ہمیشہ میری بن کہ رہوں گی؟

میں آپ کی تھی آپ کی ہو اور مرتے دم تک آپ کی رہو گی۔۔ کمیل یہ کہتے ہی کایان کے سینے سے لگ گئی اور کایان نے اس کو خود میں سمو لیا۔

لڑکی رونا بند کروں ابھی بھی کوئی ہے جو تمھارا کلینک میں انتظار کر رہا ہے۔۔ کایان نے کمیل کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

کون ہے؟

چلو چل کے ملواتا ہو۔۔ اور وہ دونوں کلینک کے لیے روانہ ہو گئے۔۔

کیا ہوا کچھ پتہ چلا؟؟ ارباز نے آہل کے گھر داخل ہوتے ہی بے چینی سے پوچھا۔

ہاں بھائی وہ کایان کا ہی کیفے ہیں اور آج وہ کیفے نہیں آیا اپنے کلینک گیا ہے۔

ارباز نے آہل کو کایان کے گھر اور کیفے کی معلومات اکٹھی کرنے کے لیے بھیجا تھا اور آہل کایان کا پورا بائیو ڈیٹا اکٹھا کر کے ارباز کے پاس بیٹھا تھا۔

بھائی کس منہ سے جائیں گے ؟؟آہل نے پوچھا۔

تم چپ رہو میری بیٹی ہے وہ اس کے قدموں میں گرنا پڑا اگر کر اس کو واپس لاؤں گا۔۔ارباز نے کہا۔

ردا دونوں کے لیے چائے لائی (اُفف پھر سے کمیل نامہ شروع کر دیا سدرہ کو ہٹایا تو دوبارہ کُمیل میڈم بیچ میں آ گئی ہیں۔۔اب کیا کروں ردا سوچوں میں گم تھی جب آہل نے چائے مانگی)

تم بھی چلو گی ردا؟آہل نے پوچھا۔

ن۔۔نہیں آپ جائے میں بعد میں ملوں گی جب وہ آئے گی۔۔ردا نے کہا۔

بھائی کل کیفے چلے گے وہی مل لے گے کایان سے۔۔آہل نے کہا اور ارباز خوش ہو گیا۔

کایان اور کُمیل دونوں کلینک پہنچے کلینک پہنچ کہ کُمیل نے وہی سوال کیا۔۔

کایان کون ہو ہے جس کو میرا انتظار ہے؟

ہے کوئی جو تم سے بات کرنا چاہتی ہے تم سے معافی کی طلب گار ہے۔۔کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ کہ کایان نے بولا۔

چلیں؟؟؟

جی۔۔کایان آگے اندر داخل ہوا کُمیل پیچھے تھی سدرہ گود میں بچی کو لیے اپنی سوچ میں گم تھی جب کایان نے اندر آ کہ ناک کیا۔

ارے بھائی۔۔آپ آیئے۔۔سدرہ نے کہا۔

کسی کو ساتھ لایا ہو۔۔اور یہ کہہ کہ کایان آگے سے ہٹ گیا۔

پیچھے کُمیل سدرہ کو سامنے دیکھ کے سکتے میں تھی دوسری طرف سدرہ شرمندگی سے سرشار رونے لگی اور بیڈ سے آہستہ آہستہ اٹھنے لگی۔۔

ارے ارے بیٹھی رہے آپ فلحال آپ نہیں اٹھ سکتی۔۔کایان نے کہا مگر آج سدرہ کچھ نہیں سننا چاہتی تھی بچی کو بیڈ پہ لیٹا کہ سدرہ تکلیف ضبط کرتے ہوئے کمیل کی طرف بڑھی۔۔

کُمیل!!! مجھے معاف کردو۔۔۔سدرہ نے کُمیل کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔

اب یہ کونسا نیا ڈرامہ ہے؟ کُمیل جو سدرہ کو دیکھ کہ سکتے میں تھی اب ہوش میں آکے پوچھنے لگی۔۔

نہیں کُمیل یہ ڈرامہ نہیں ہے مجھے میری غلطی کا احساس ہے مجھے معاف کردو پلیز۔۔۔

کبھی نہیں میں کبھی بھی آپ میں سے کسی کو معاف نہیں کروں گی۔۔کمیل آج بے حسی کی انتہا پہ تھی۔

پلیز زز مجھے معاف کردو میں نے ردا کی چال کو بڑھاوا دے کے غلط کیا مگر میرا یقین کرو میں نے خود سے کچھ نہیں کیا پلیز ز مجھے معاف کردو۔۔سدرہ کُمیل کے قدموں میں گر گئ۔

کُمیل ٹس سے مس نہ ہوئی کایان نے آگے آکے سدرہ کو نیچے سے اٹھایا۔

کُمیل پلیز زا اتنا سخت دل نہ کرو معاف کردو سدرہ کو پلیز ز۔۔اس کو بھی اس کے کیے کی سزا مل گئ ہے ردا نے اس کے خلاف سازش کر کہ اس کو بھی گھر سے نکلوا دیا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ہاں کایان سخت دل تو میں ہی ہوں یہ سب تو نرم دل ہیں ان دونوں بھابھیوں کو کتنے مان سے لائی تھی دونوں نے مل کے میرے کردار کی دھجیاں بکھیر دی۔۔اب خود پے بیتی ہے تو تکلیف ہوئی ہے ناں ورنہ انھوں نے ایک بار بھی سوچا کہ میں زندہ بھی ہو یا نہیں کایان اب نہیں میں ان سب کو کبھی معاف نہیں کر سکتی اتنا بڑا دل نہیں ہے میرا۔۔ان لوگوں کا کیا بھروسہ کب گھروں میں بُلا کے بے گھر کر دے اور ویسے بھی میرا کیا ہے کچھ بھی تو نہیں آپ بھی ان کا ساتھ دے رہے ہیں میرا نہیں کیا پتہ کب یہ آپ کو بھڑکا کہ مجھے بھی آپ کے گھر سے نکلوا دے۔۔ کُمیل نے بے دری سے آنسو پونچتے ہوئے کہا اور وہاں سے جانے لگی مگر سدرہ کایان کے بازوں میں جھول گی اور بے ہوش ہو گئی۔۔

سدرہ!!! کایان کے الفاظ نے کُمیل کے قدم روک دیے۔

وہ مڑی اور کایان کے پاس آئی۔۔

کیا ہوا انھیں کایان؟

یہ پہلے ہی اسٹرس میں تھی۔۔کایان نے سدرہ کو بیڈ پہ لٹایا اور اس کا چیک اپ کرنے لگا۔

سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں میں ان کو سکون کا انجیکشن دے دیتا ہو۔۔اتنے میں بچی کی رونے کی آواز آئی۔۔

اوہ اب اس کو کون دیکھے گا۔۔۔کایان سوچ میں پڑ گیا۔

میں اٹھا لو اس کو؟ کُمیل نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھارا خون ہے مجھ سے اجازت مانگنے کی کیا ضرورت ہے اٹھا لو۔۔کایان نے کندھے اُچکا کہ کہا۔

کُمیل نے بچی کو گود میں لیا اور رونے لگی۔۔

اب کیوں رو رہی ہو آنکھوں میں نل فٹ کر لیے ہیں کیا بچی بھی رونے لگی اففف بچی کو ڈرا دیا رونی صورت دیکھا کہ۔۔کایان نے کُمیل کو کہا۔

یہ چھوٹی سی ہے۔۔کُمیل نے کہا۔

ہاں تو بچے چھوٹے ہی ہوتے ہیں اس میں رونے کی کیا بات ہے ؟؟؟

کایان!!! کُمیل کو غصے سے کایان کو گھورنے لگی۔

اچھا بابا سوری میں چلوں تم رکو یہاں کچھ پیشنٹس کی اپائمنٹس ہیں وہ دیکھ کہ آیا۔۔

ٹھیک ہے۔۔کُمیل بچی کے ساتھ کھیلنے لگی۔۔۔

کیا بتاؤں امی ایک عذاب ختم ہوتا دوسرا شروع ہو جاتا اب سدرہ کو نکلوایا تو کُمیل نامہ دوبارہ شروع ہو گیا اور کُمیل کو تو گھر سے نکلوایا تھا سوچا تھا میری اور آپ کی دونوں کی جان چھوٹ جائے گی مگر دیکھیں ناں سب الٹا ہو رہا ہے۔۔ردا شہلا کے پاس آئی اور اپنا دکھ سنانے لگی۔۔

تمہیں کیا بتاؤ صومان بھی کہیں شادی کے لیے نہیں مان رہا کہتا ہے عورت ذات پہ بھروسہ نہیں رہا اس سے بہتر تھا اسی کُمیل سے شادی کروا دیتی اتنی لمبی چوڑی چال تو ناں چلنی پڑتی۔۔شہلا اپنی رداد سنانے لگ گئی۔۔

دونوں بھول گئی تھی کہ کچھ چالیں انسان چلتے ہیں اور کچھ تدبیریں اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہوتی

ہیں اور اللہ بہترین چال چلنے والا ہے۔۔

صومان نے دونوں ماں بیٹی کی باتیں سن لی تھی اور غصہ ضبط کیا مگر اس نے دونوں کو کچھ نہیں کہا اور دونوں کی ویڈیوں بنانی شروع کر دی۔۔

ہاں امی!! کُمیل کے کردار پہ انگلی اٹھائی میں نے اس کو گھر سے نکلوایا الزام سدرہ پہ لگا لیا مگر اس سب کا کیا فائدہ ہوا۔۔دونوں بھائی پھر کُمیل کُمیل کر رہے ہیں۔۔ردا نے منہ بنا کہ کہا۔

اب صومان بھی نہیں مان رہا مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔شہلا نے کہا۔

دونوں باتیں کرتی رہی اور اپنے لیے کھڈا کھودتی رہی۔۔۔

صومان ویڈیو بنا کے وہاں سے چلا گیا۔۔

سدرہ کو ہوش آیا تو کُمیل کے ہاتھ اپنی بیٹی کو دیکھ کے سکون آ گیا۔کُمیل نے سدرہ کو ہوش میں دیکھا تو اٹھ کے اسکے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔

اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟

مجھے معاف کر دوں کُمیل۔۔۔سدرہ رونے لگی اور ہاتھ جوڑنے لگی۔

میں نے آپ کو اسی وقت معاف کر دیا تھا جب آپ کی بیٹی کو گود میں اٹھایا تھا۔۔بہت پیاری ہے یہ ہے ناں بھابھی؟

ہاں بالکل اپنی پھوپوں پہ گئی ہے۔۔سدرہ نے کہا۔۔کُمیل مسکرا دی۔۔

کُمیل اس کا نام تو رکھو آج یہ دو دن کی ہو گئی ہے اور بے نام ہے۔۔سدرہ نے کہا۔

خدا نہ کرے یہ بے نام ہو۔۔ کُمیل نے سدرہ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کہ کہا۔

اچھا میں اس کا نام سوچتی ہو۔۔ کُمیل سوچنے لگی جب کایان کمرے میں داخل ہوا۔

پھر نیا پاکستان بنانے کا سوچنے لگی۔۔کایان نے کُمیل کو سوچ میں گم دیکھ کہ پوچھا۔

نہیں کُمیل اپنی بھتیجی کا نام سوچ رہی ہے۔۔سدرہ نے کہا۔

اچھا مطلب آج بے بی پھر بے نام رہے گی پھوپھوں صاحبہ کی سوچنے کی سپیڈ ذرا سلو ہے۔۔

کایان!!!! کُمیل نے غصے سے کہا۔۔جایئے میں سے نہیں بولتی۔۔

ایسا نہ کہو پہلے ہی میں زیادہ بولتا ہوا گر تم مزید نہ بولی تو کہیں گونگی نہ ہو جاؤ۔

کایان!!! کُمیل بچوں کی طرح چلائی۔۔۔سدرہ اور کایان ہنسنے لگے۔۔۔

سدرہ دل میں دونوں کی نظر اتارنے لگی اور دونوں کی جوڑی کی سلامتی کی دعا کرنے لگی۔

ردا ابھی گھر پہنچی تھی کہ گھر پہ ارباز اور آہل ڈرائنگ روم میں بیٹھے محو گفتگو تھے۔۔

آپ دونوں آج جلدی آگئے ۔۔ردا نے پوچھا۔

ہاں وہ صومان کا فون آیا تھا کہہ رہا تھا کچھ بات کرنی ہے۔۔آہل نے کہا۔

صومان نے بلایا ہے مگر کیوں؟ردا کو تجسس اور حیرت ہوئی۔

معلوم نہیں شاید کوئی کام ہو۔۔آہل نے کہا۔۔

ردا پلیز چائے بنا دو۔۔ارباز نے کہا۔

ابھی بنا کہ لاتی ہو۔۔ردا چائے بنانے چلی گئ۔

ویسے آج تک صومان نے ایسے نہیں بلایا آہل سب ٹھیک تو ہے ماموں ممانی ٹھیک ہیں ناں ۔۔ارباز نے تشویش سے پوچھا۔

ہاں ٹھیک ہی ہونگے ورنہ ردا بتا دیتی۔۔ردا ابھی چائے لے کہ آئی تھی اتنے میں صومان شہلا اور رمضان کے ساتھ اندر داخل ہوا۔۔

آؤ صومان تمھارا ہی انتظار کر رہے تھے اچھا کیا ماموں ممانی کو بھی لے آئے۔۔۔ارباز نے کہا۔

ان کو تو آنا ہی تھا بابا بھی اپنی بیوی بیٹی کے کرتوت دیکھ لیں۔۔ صومان نے ردا اور شہلا کو حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا بات ہے بیٹا تم ایسے کیوں بول رہے ؟؟رمضان صاحب نے صومان سے پوچھا۔

کیوں نہ بولو بابا میں پانچ سال باہر رہا آپ نے مجھ پہ کتنا چیک این بیلنس رکھا تھا کاش آپ کچھ نظر گھر پر بھی رکھ لیتے۔۔۔

ہوا کیا ہے تم ہم سے ایسے بات کیوں کر رہے ہو ؟؟شہلا کو صومان کا اس طرح بولنا بلکل پسند نہ آیا۔

سچ میں جاننا چاہتی ہیں میں ایسے کیوں بول رہا ہوں ؟؟

صومان بھائی آپ ماما سے ایسے بات کیوں کر رہے ہیں ؟ردا چائے کی ٹرے ٹیبل پہ رکھ کہ

بولی۔

صرف ماما سے کیوں میں تو تم سے بھی ایسے ہی بات کروں گا شرم آتی ہے مجھے تمھیں اپنی بہن کہتے ہوئے۔۔۔ارباز اور آہل کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی مجبوراً ارباز کو بیچ میں بولنا پڑا۔

کیا بات ہے صومان جو کہنا ہے صاف صاف کہو۔۔۔

میں صاف صاف کچھ دیکھانا چاہتا ہو۔۔۔اور صومان نے موبائل پہ ویڈیو چلا کہ ارباز کے آگے کی ارباز جیسے جیسے ویڈیو دیکھتا گیا اس کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

ارباز خاموشی سے صوفے پہ ڈھے سا گیا آہل نے آگے بڑھ کہ ویڈیو دیکھی اور اس کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔۔

آہل ردا کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

کیا بات۔۔۔آہل سب ٹھیک تو ہے؟؟ ردا نے آہل سے پوچھا۔

سچ میں تمھیں ذرا شرمندگی نہیں جو تم نے کیا ہے؟؟ آہل نے الٹا سوال کیا۔

میں نے ایسا کیا کر دیا جو میں شرمندہ ہو؟ ردا نے کندھے اچکا کہ کہا۔

بس۔۔۔آہل کا ضبط یہی تک تھا زوردار تھپڑ نے ردا کے چودہ طبق روشن کر دیے اور وہ بے یقینی سے آہل کو دیکھنے لگی۔۔

ابھی بھی یاد نہیں آیا۔۔۔آہل نے غصہ ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔

آہل یہ کیا طریقہ ہے بیٹا؟؟؟ رمضان صاحب نے بیچ میں آکہ آہل کو روکا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھیے اپنی بیٹی کے کرتوت اور پوچھیے اس سے کہ کیوں کھیلا ہماری زندگیوں سے؟؟؟

رمضان صاحب نے بھی ویڈیوں دیکھی اور سر شرم سے جھک گیا۔

آخر ہے کیا اس ویڈیو میں؟؟؟شہلا ممانی نے رمضان صاحب سے پوچھا۔

اس میں تمھارے اور تمھاری بیٹی کے کرتوت ہیں تم دونوں نے مل کے کُمیل اور سدرہ کے ساتھ جو کچھ کیا اس کے لیے تم دونوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔اور رمضان صاحب نے ردا کی طرف منہ کیا۔۔

اور تم شرم نہیں آئی خود لڑکی ہو کہ ایک معصوم پارسا لڑکی کے کردار کو داغ دار کر دیا تم نے کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔رمضان صاحب نے غصے سے بیٹی کے منہ پہ ایک تھپڑ لگا دیا۔۔

آپ جوان بیٹی پہ کیوں ہاتھ اٹھا رہے ہیں؟؟اور اب کے رمضان صاحب کا ہاتھ اٹھا اور شہلا ممانی کا گال سرخ ہو گیا۔۔

یہ دیکھو تم دونوں اپنے کرتوت۔۔۔رمضان صاحب نے موبائل دونوں کے سامنے کیا۔۔

ردا اور شہلا دونوں دنگ رہ گی دونوں نے ویڈیو دیکھی تھوڑی دیر پہلے ہی کی ویڈیو تھی جب دونوں باتیں کر رہی تھی۔۔

آہل ردا کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اس کو جھنجوڑا۔۔۔۔۔جواب دو کیوں کیا ایسا؟؟

میں نفرت کرتی تھی تمھاری بہن سے اب سے نہیں۔۔ بچپن سے جب دیکھو بابا اس کی

تعریفیں کرتے تھے خاندان کے لوگ اس سے زیادہ چاہ رکھتے تھے۔۔اور تم دونوں بھائی جب دیکھو ہماری کُمیل ہماری کُمیل لگا کہ رکھتے تھے تب سے اس سے نفرت کرتی ہو۔۔ردا بے حسی سے کہتی گئی

اور آہل بے یقینی سے سنتا رہا ۔۔

جانتی ہو تم نے کیا کر دیا؟؟؟اب کے ارباز نے ردا سے پوچھا۔

جانتی ہو اور مجھے اس بات کا کوئی افسوس نہیں ہے۔۔ردا ان لوگوں میں سے تھی جو اپنے گناہ کو گناہ نہیں مانتے تھے۔۔

یو نو واٹ یو آر سک۔۔۔صومان نے بہن سے کہا۔

اوشٹ اپ اب تم اور کہہ بھی کیا سکتے ہو تمھیں شرم نہیں آئی بہن کے گھر کو خراب کرنے چلے آئے ایسی ویڈیو بنا کہ۔۔

ردا خاموش رہو۔۔۔شہلا ممانی نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کاش اس کو پہلے خاموش کرا دیا ہوتا ممانی آج ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔آہل نے افسوس سے سر ہلا کہ کہا۔

now listen to me Rida

جو غلطی ارباز بھائی نے کی تھی سدرہ بھابی کو نہ سن کر میں وہ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر میں نے تمھیں سنا اور تم گناہگار ہو مگر مان بھی نہیں رہی ہو شرم آتی ہے میں نے تم سے محبت کی تم

میری محبت تو کیا نفرت کے بھی لائق نہیں تھی اور کس گھر کے خراب ہونے کی بات کر رہی ہو جو بچا ہی نہیں ہے۔۔۔آج میں تمھیں کچھ بتانا چاہتا ہوں ذرا غور سے سننا۔۔آہل نے کہا۔

ایک عربی کا قول ہے کہ حسد ایسی بیماری ہے جس سے حسد کیا جائے اُس سے زیادہ حاسد کو نقصان پہنچاتی ہے۔۔۔اور تم پوری طرح اس مرض میں مبتلا ہو اور تم نادم بھی نہیں ہو اس لیے میں تمھارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔۔۔

آہل نہیں!!!ارباز بھائی بیچ میں آئے۔۔

نہیں بھائی پلیز آج نہیں یہ اس نے کیا کر دیا ہمارے ساتھ۔۔ہماری کُمیل کو ہم نے کیسے جانے دیا اس گھر سے وہ ہماری بچی تھی اور ہم نے اس کو بنا سنے مجرم بنا کہ سزا سنا دی اور یہ مجرم ہے اور اس کو سن کہ بھی سزا نہ دی تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکو گا۔۔

ردا میں اپنے پورے ہوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہو۔۔۔۔

سب سکتے میں آگئے ردا کو اب صحیح معنوں میں دھچکا لگا۔۔

طلاق دیتا ہو۔۔۔۔۔طلاق دیتا ہو۔۔۔۔۔

کیوں دی مجھے طلاق اس کُمیل کے لیے میں چھوڑو گی نہیں اس کو۔۔ردا ہوش کی دنیا میں آتے ہی پھٹ پڑی۔۔

ماموں ممانی لے جائے اسے اب میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں۔۔اور شہلا اور رمضان زبردستی ردا کو وہاں سے لے گئے۔۔

صومان ارباز بھائی کے پاس بیٹھ گیا۔۔

بھائی مجھے معاف کردے کاش اس دن میں بھی خاموش رہتا۔۔

نہیں صومان ہم سب برابر کے قصوروار ہے۔۔ارباز نے کہا۔۔

بھائی اگر کُمیل واپس آنا چاہے تو میں اس سے شادی کروں گا۔۔ارباز اور آہل حیران تھے۔
ہاں بھائی مجھے کُمیل کی زندگی سنوارنی ہے اور وہ نکاح تو زبردستی کا سودا تھا پتہ نہیں کُمیل خوش بھی ہوگی یا نہیں؟

پہلے وہ ہمیں معاف کردے پھر دیکھتے ہیں۔۔آہل نے کہا۔
ٹھیک ہے میں کُمیل کے فیصلے کا انتظار کروں گا۔۔صومان کہہ کہ چلا گیا۔

اگلے دن کایان کُمیل، سدرہ اور بچی کو اپنے ساتھ گھر لا یا۔۔

سدرہ آپ جب تک چاہے یہاں رہ سکتی ہیں۔۔کایان نے کہا۔

یہ آپ کے بھائی کا گھر ہے اور نند کا بھی۔۔کایان نے ایک آنکھ دیا کہ شرارتی انداز میں کہا۔
اور کُمیل آؤ سدرہ کے لیے ناشتہ بنائے۔۔دونوں کچن میں چلے گ ئے سدرہ کایان کو کمیل کی ہیلپ کرتا دیکھ دنگ رہ گئ۔۔۔کایان ناشتہ لگا کہ فریش ہونے گیا تو سدرہ نے کمیل سے

پوچھا۔

کایان بھائی کام کروا رہے تھے کچھ عجیب نہیں لگا۔۔

نہیں بھابھی وہ میری ہیلپ کرتے ہیں اور ویسے بھی وہ کہتے ہیں یہ سنت ہے اپنا کام کرنے میں کیسی شرم۔۔ کمیل کی آنکھوں میں کایان کے نام سے عجیب ہی چمک تھی

ماشاءاللہ جان کے اچھا لگا ورنہ ہمارے خاندان میں مرد کام تو کیا ایک گلاس بھی اٹھا کہ نا دے۔۔ ایک اور بات پوچھوں ؟؟ سدرہ نے کہا۔۔ کیا تم کایان کے ساتھ خوش ہو ؟

ہاں بھابھی کایان بہت اچھے ہیں ان جیسا ہمسفر پا کہ میں بہت خوش ہو ہم جیسے ملے وہ ایک الگ بات ہے مگر میں کایان سے محبت کرتی ہوں ان کے بنا نہیں جی سکتی۔۔ کُمیل ایک دھن میں بتانے لگی اور سدرہ مطمئن ہو گی۔۔

کایان نیچے آیا اتنے میں کوئی وکیل بھی آ گیا سدرہ اور کُمیل سے تعارف کروایا۔

کمیل یہ کچھ پیپر ز ہیں ان پہ سائن کر دو۔۔ کایان نے پیپرز ارین کمیل کے آگے کیے۔۔۔

کیا ہے یہ کایان ؟؟ کُمیل گھبرائی کایان مسکرا دیا۔۔

یہ پڑاپرٹی پیپرز ہیں میں اپنا یہ گھر تمھارے نام کر رہا ہو۔

مگر کیوں ؟ کُمیل نے پوچھا۔

تاکہ تم آئندہ یہ نہ کہوں کہ میرا کوئی گھر نہیں یا پھر کیا لڑکی کا کوئی گھر ہوتا ہے ؟ اگلی بار

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں کوئی گھر سے ناں نکال سکے ہاں تم مجھے نکالنا چاہو تو نکال سکتی ہو۔۔کایان نے شرارت سے کہا۔۔

مگر کایان۔۔۔وہ غصے میں کہا تھا۔۔۔

مگر میں یہ اپنی خوشی سے دے رہا ہو پلیز میری خاطر رکھ لو جانتی ہو کمیل میری ماں کو بھی ان کے اپنے نے گھر سے بے گھر کر دیا تھا بہت مشکلوں سے انھوں نے مجھے پالا تھا مگر اب میں اپنی زندگی میں دوبارہ کسی عورت کو مجبور نہیں دیکھ سکتا سدرہ آپ سمجھائے اس کو پلیز۔۔کایان نے بہت پیار سے کہا۔

سدرہ بہت خوش ہوئی کایان کے فیصلے سے اور اس نے کُمیل کو کہا کہ۔۔

کایان کی محبت میں سائن کر دے۔۔اور کُمیل نے سائن کر دیے۔۔۔

کایان آپ کہاں جارہے ہیں اب؟

کیفے جارہا ہو دوپہر میں آؤ گا۔۔

ناشتہ تو کرتے جائے ۔۔

ابھی بھوک نہیں ہے چلتا ہو۔۔

کُمیل۔۔سدرہ نے کُمیل کو پکارا جو کایان کو جاتا دیکھتی رہی۔۔

جی!!!

کایان تم سے ماشاءاللہ کتنی محبت کرتا ہے میں مانتی ہو تم دونوں کی شادی مشکل وقت اور غلط حالات میں ہوئی مگر دیکھو ناں اللہ نے کتنا اچھا ہمسفر دیا۔۔

جی بھابھی کایان بہت اچھے ہیں یہ انھیں کی محبت ہے کہ میں اس گھر میں اتنے اچھے سے رہ رہی ہوانھوں نے میرے دکھ میں میری تکلیف میں مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا۔۔

خوش رہو ہمیشہ اور جلدی سے نام بتاؤ اپنی لاڈلی کا ابھی تک نہیں سوچا کایان بھائی ٹھیک کہتے ہیں تم تو نیا پاکستان بنانے لگی۔

کیا بھابھی آپ بھی ناں اچھا کل تک رکھ دوں گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

کایان کیفے پہنچا اور ابھی وہ اپنے کیبن میں ہی بیٹھا تھا کہ باہر سے واچ مین نے آ کے کسی ارباز منصور کے ملنے کی درخواست دی۔

ارے ان کو اندر بھیجو۔۔کایان نے واچ مین سے کہا۔

ارباز اور آہل دونوں کایان کے کیبن میں ناک کر کے داخل ہوئے کایان کھڑا ہو گیا دونوں سے ملا اور ان کو اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا۔

جی کہیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہو۔۔دونوں خاموش تھے تو بات کا آغاز کایان نے ہی کیا۔۔

ہم کُمیل سے ملنا چاہتے ہیں۔۔ارباز نے جھکے سر سے کہا۔

مل لیجیے آپ کی بہن ہے کُمیل آپ دونوں کبھی بھی مل سکتے ہیں۔دونوں حیرت سے کایان کو دیکھنے لگے۔

دیکھیں میں جانتاہوں آپ لوگوں کے سامنے سچائی آچکی ہے سدرہ بھابھی نے بتایا ہمیں۔۔

دونوں کایان سے سدرہ کے بارے میں سن کہ حیران تھے۔

سدرہ آپ کو کب ملی۔۔۔؟ارباز نے پوچھا۔کایان مسکرانے لگا۔۔

جب آپ نے ان کو بھی بنا سنے گھر سے نکال دیا تھا تو میری ہی گولیگ ڈاکٹر کی کار سے ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور۔۔۔

ایکسیڈنٹ۔۔۔وہ ٹھیک تو ہے ناں؟؟ارباز پریشان ہوا۔۔

جی جی وہ بلکل ٹھیک ہیں بلکہ آپ کو مبارک ہو آپ ایک پیاری سی بیٹی کے باپ بھی بن چکے ہیں۔۔

ارباز کا سر شرم سے جھک گیا اور آہل کو تو جیسے بولنے کے لیے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے۔

کُمیل کہاں رہتی ہے؟اب کہ ہمت کرکے آہل نے پوچھا۔

کُمیل اپنے گھر میں رہتی ہے میں آپکو پتہ لکھ دیتا ہو آپ مل لیں۔۔

ن۔۔نہیں آپ بھی ساتھ چلیں پلیز ز۔۔۔آہل نے درخواست کی۔۔۔

جی میں چلتا ہو۔۔ایک منٹ!!کایان نے کال کرکے اپنے مینیجر کو بلایا اور اس کو کام سمجھا کہ آہل اور ارباز کے ساتھ گھر کے لیے چل دیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ اور کُمیل دو پہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی جب اچانک کایان کی گاڑی کی آواز آئی

۔۔ کُمیل حیران تھی کہ کایان آج اتنی جلدی کیسے آ گئے۔۔۔

بھابھی کایان کی گاڑی کی آواز آئی ہے سب ٹھیک تو ہو گا۔۔ کمیل کچن سے بھاگتی ہوئ باہر کی

جانب گئ۔۔

ارے کمیل سب ٹھیک ہو گا تم فکر نہ کرو۔۔ سدرہ کمیل کے پیچھے گئ۔

اور جیسے ہی کُمیل نے ہال کا دروازہ کھولا اس کے قدم وہی جکڑ گ ئے سامنے ارباز اور آہل

کھڑے تھے اور ان کے پیچھے کایان کھڑا تھا۔

سدرہ جو بولتے ہوئے کُمیل کے پیچھے آئی اس کے قدم بھی وہی رک گ ئے ماحول میں معنی خیز

خاموشی چھا گئ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کُمیل نے قدم واپس پیچھے کی طرف موڑلی ئے اور اندر چلی گئ اور صوفے پہ بیٹھ گئ۔۔ارباز

اور آہل کُمیل کے پیچھے پیچھے اندر آگ ئے سدرہ بھی اور کایان بھی ایک طرف کھڑے ہو

گ ئے ارباز کُمیل کی طرف بڑھا۔۔

وہی رک جائیں بھائی مجھے کچھ نہیں سننا اور کچھ نہیں کہنا اگر آپ معافی مانگنے آ ئے ہیں تو یہ جان

لے معافی غلطی کی ہوتی ہے گناہ کی نہیں اور میں آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔۔

کُمیل نے سخت لہجے میں اپنے اس بھائی کو سنادی جس کے آگے کبھی سر بھی نہیں اٹھایا تھا۔۔

کُمیل صرف ایک بار میری بات سنو مجھے معاف کر دو۔۔۔ارباز نے روتے کہا ہوئے اور کُمیل

کے آگے ہاتھ جوڑے ۔۔۔

معاف کر دوں سچ میں معاف کر دوں ؟آپ کو جس کے سامنے میرے کردار پہ انگلیاں اٹھائی گئی اور آپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ میری بہن ایسی نہیں ہے آپ نے مجھے بچپن سے دیکھا آپ کے ہاتھوں کی پلی بڑی ۔۔آپ کو اپنی پرورش پہ ہی یقین نہیں تھا؟دوسروں کی باتوں میں آکہ آپ نے میرے کردار کی دھجیاں بکھیر دی تھی ۔۔نہیں بھائی بہت وقت لگا خود کو سنبھالنے میں اب نہیں اب بس سب ختم اور آپ چاہتے ہیں میں آپ کو معاف کر دوں ۔۔۔سچ بتائیں جو آپ نے کیا ۔۔کیا وہ قابل معافی ہے ؟ کُمیل نے بے حسی سے پوچھا۔

آہل بھی آگے آیا ۔۔کُمیل پلیز ذا ایک بار میری بات سنو۔

اوہ آپ کی سنو اچھا اا ۔۔سچی آپ کی سنو یاد ہے کیا کہا تھا رکے میں بتاتی ۔۔میرا شوہر مجھے مارے پیٹے تو بھی میں آپ کے پاس نہ آؤ اور ہاں ہاں یاد آیا کیا کہا تھا ۔۔کہا تھا کہ مر گئ تم ہمارے لیے یہی کہا تھا ناں ؟؟؟؟ کُمیل ایک ٹرانس کی کیفیت میں بولتی گئ

نہیں نہیں ۔۔۔میں نہیں معاف کرنے والی چلے جائے یہاں سے آج میں کہتی ہو مر گئے آپ سب میرے لیے جائیں ۔۔۔ کُمیل نے زور سے چلایا اور اچانک اس کے سامنے گھر گھومنے لگا اور وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ ہو گی کایان نے آگے بڑھ کہ اس کو سنبھالا اور اس کو کمرے میں بیڈ پہ لیٹا اور ساتھ ہی اس کا چیک اپ کرنے لگا سب پریشان تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھبرانے کی کوئی بات نہیں شدید ٹینشن کی وجہ سے بے ہوش ہو گئ ہے تھوڑی دیر تک نارمل ہو جائے گی۔۔۔کایان نے سب کو تسلی دی۔۔

ارباز کی نظر سدرہ پہ رک گئ اور سدرہ خاموش سی کھڑی رہی۔۔

سدرہ!! کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟ارباز نے سدرہ کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔

پلیز ز ایسا مت کہیں میں نے آپ کو معاف کیا۔۔کیا آپ مجھے معاف کر سکتے ہیں آج جو کچھ بھی ہوا کہیں نہ کہیں اس سب کی ذمہ دار میں بھی ہو۔۔سدرہ نے ارباز کے جڑے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھاما۔

جب کُمیل نے تمھیں معاف کر دیا تو میں کون ہوتا ہو تمھیں سزادوں تم بہت خوش قسمت ہو تمھیں کُمیل نے معاف کر دیا۔۔دیکھو ناں مجھے معاف نہیں کر سکتی وہ۔۔۔

ہاں اس نے مجھے ہماری بیٹی کی وجہ سے معاف کیا کہتی بھابھی گڑیا میری گود میں آنے پہ ہی میں نے آپ کو معاف کر دیا تھا۔۔

بھابھی۔۔آہل نے شرمندگی سے پکارا۔۔کیا آپ مجھے بھی معاف کر سکتی ہیں؟

آپ بتائے پہلے آپ نے مجھے معاف کیا؟سدرہ نے الٹا سوال کیا۔

جی۔۔۔۔

بس پھر میں نے بھی آپ کو معاف کیا۔۔سدرہ نے نم آنکھوں سے مسکرا کہ آہل کو جواب دیا۔

سب مسکرا دیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کایان نے سب کو ڈرائنگ روم میں بیٹھایا اور چائے بنانے چلا گیا سدرہ گڑیا کو ارباز کو ملوانے لائی ارباز اور آہل دونوں نے ننھی سی جان کو خوب پیار کیا۔ اتنے میں کایان چائے اور لوازمات لے کے اندر داخل ہوا دونوں بھائی حیران نظروں سے کایان کو دیکھنے لگے سدرہ ان کی نظروں کو سمجھ گئی۔۔

دراصل ہمارے کایان بھائی بہت اچھے ہیں۔۔ وہ گھر کے کاموں میں بھی ہماری کُمیل کی بہت مدد کرتے ہیں۔۔ اور تو اور کُمیل کو بہت چاہتے ہیں۔۔ سدرہ نے دونوں کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اچھا کایان بھائی آپ بیٹھے میں سب سرو کرتی ہو۔

کایان صاحب ہم آپ سے بھی بہت شرمندہ ہیں آپ نے ہمیں بہت سمجھایا مگر ہماری آنکھوں میں بدگمانی کی پٹی بندھی تھی پلیز ہو سکے تو ہمیں معاف کر دے۔۔۔ ارباز نے کہا۔

ارے کیسی باتیں کر رہے ہیں یہ سب ایسے ہی ہونا لکھا تھا اور ویسے بھی کمیل بہت اچھی ہمسفر ہیں مجھے بہت خوشی ہے کہ اللہ نے ان کو میرے نصیب میں لکھا۔۔ اور پلیز مجھے صاحب نہیں صرف کایان کہیں۔۔ کایان کی بات پہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے صومان کی بات دونوں کے دماغ میں اٹک گئی تھی۔

سب نے ہلکی پھلکی گفتگو کی اور چائے پہ کہ ارباز اور آہل اجازت لے کہ چلے گئے سدرہ کو بھی چلنے کو کہا مگر کمیل کی طبیعت کے پیش نظر اس نے فلحال یہی رکنے کو کہا۔۔

شام کے قریب کُمیل کو ہوش آیا پہلے تو اس کو سب خواب لگا مگر جب سب یاد آیا تو اس نے وہی رونا شروع کر دیا۔

اب رونے کا کیا فائدہ اب سب چلے گ ئے۔۔کایان کمیل کے پاس آکہ بیٹھ گیا ۔۔

سب چلے گئے ؟

ہاں سب چلے گئے۔۔ کیونکہ تم نے سب کو جانے کو کہہ دیا ناں اس لیے لیکن کمیل ذرا سوچو تو سہی کیا اس طرح کرتے ہیں گھر آئے مہمان کے ساتھ مطلب وہ پہلی بار آئے تھے تم کم از کم ان کو سن تو لیتی بہت غلط ہوا آج جو بھی ہوا۔

آپ سب جانتے ہیں پھر بھی ایسا کہہ رہے ہیں کایان میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہو جو سب ایک پل میں بھول کے معاف کر دیتی ہیں۔۔انھوں نے میرے کردار پہ انگلیاں اٹھائی تھی آپ خود بتائیں کیا کسی لڑکی کے کردار پہ انگلی اٹھانا سہی بات ہے میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہو مگر کردار کشی مجھے برداشت نہیں ہے میں اتنی آسانی سے معاف نہیں کر سکتی۔۔

ہاں تم ٹھیک ہو اپنی جگہ میری جان مگر تم یہ بھی تو دیکھو کہ حالات اب بدل چکے ہیں اور سب سچائی ان کے سامنے تھی وہ شرمندہ تھے ایسے میں ان کو مزید تنگ کرنا ان کی تذلیل کرنا ٹھیک تھا؟ خیر کبھی ٹھنڈے دماغ سے سوچنا ویسے ایک بات ہے تم اتنا بولتی ہو یہ مجھے آج پتہ چلا۔۔۔کایان نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

آپ کو نہیں پتہ میں تو بہت بولتی ہو چاہے تو غانیہ سے پوچھ لیں۔۔

ارے غانیہ سے یاد آیا کچھ دنوں بعد زرمین اور قاسم کی شادی ہے اور ہمیں بھرپور شرکت کرنی ہے میرا بہت پیارا دوست ہے قاسم۔۔

مگر مجھے شاپنگ کرنی ہے میرے پاس تو شادی میں پہننے کے کپڑے نہیں ہے۔

یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے ایسا کرتے ہیں غانیہ کے ساتھ جاؤ اور خوب شاپنگ کر کے آؤ۔۔۔

سچی!! کُمیل خوشی سے اچھل پڑی۔

ہاں سچی۔۔ میں غانیہ سے کہہ چکا ہو پہلے سے انفیکٹ وہ آتی ہی ہو گی اٹھو جلدی جاؤ۔۔ ریڈی ہو جاؤ۔۔۔

کایان نے پورا کا پورا والٹ ہی کُمیل کو دیتے ہوئے کہا۔

کایان مجھے سارا نہیں چاہیے۔۔ کُمیل نے والٹ دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مگر کایان سارا کا سارا تمھارا ہے اب کیا کیا جاسکتا ہے۔۔؟ کایان کی بات کُمیل کی سمجھ میں آتے ہی وہ شرما گئی۔۔

پلیز پلیز ابھی مت شرمانا ورنہ شاپنگ پہ نہیں جانے دوں گا۔۔

کیوں۔۔۔؟

بس دل بے ایمان ہو جائے گا۔۔۔

نہیں مجھے شاپنگ کرنی ہے اور ابھی جانا ہے۔۔

اچھا میں جا رہا ہو سدرہ بھابھی کو بھی ساتھ لیتی جانا ۔۔۔

کایان جانے لگا جب کُمیل نے پیچھے سے پکارا۔۔۔کایان؟؟

جی جان کایان۔۔۔کایان مڑا اور کہا۔

اپنا خیال رکھیے گا۔۔ کُمیل نے مسکرا کے کہا۔

تم بھی اپنا خیال رکھنا چلتا ہو۔۔۔

سدرہ نے جانے سے معذرت کر لی۔غانیہ اور کمیل شاپنگ کرنے کے لیے چلی گئ۔

دونوں نے بھرپور شاپنگ کی۔شاپنگ کے بعد دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہی تھی جب صومان کمیل کی ٹیبل پہ آیا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ آیا تھا اس کی نظر اچانک کمیل پہ پڑی تو وہ سیدھا وہی آ گیا۔۔

کیسی ہو کمیل؟ صومان نے کمیل سے پوچھا کمیل صومان کو دیکھ کہ دنگ رہ گئ۔۔

چلو غانیہ۔۔۔ کمیل نے پرس اٹھایا اور کھڑی ہو گئ۔۔

کمیل پلیز میری بات سنو پلیز مجھے معاف کر دو۔۔

افففف جس کو دیکھو معافی مانگنے آ جاتا ہے ایسا گناہ کیا ہی کیوں تھا کہ بعد میں معافی مانگو۔۔

کمیل مجھے ایک موقع دو میں تمھاری ساری شکایات دور کر دوں گا۔۔

غانیہ دونوں کی گفتگو سے پریشان ہو گی اُور کمیل کو چلنے کے لیے کہا۔۔

نہیں پلیز ایک منٹ۔۔ صومان نے غانیہ سے ریکوئسٹ کی۔

مجھے معاف کر دو پلیز کمیل مجھے ایک موقع دو۔۔

کیسا موقع چاہیے تمھیں؟ کُمیل نے تنگ آ کے پوچھا۔

میں تم سے شادی کروں گا اور تمھیں بہت خوش رکھوں گا۔۔ جانتا ہو اس وقت تمھاری شادی زبردستی ہوئی تھی میں توار باز بھائی اور آہل سے بھی کہہ چکا ہو اور وہ بھی مان گ ئے ہیں۔۔

کُمیل صومان کی بات سن کے سکتے میں آ گی ٔ غانیہ خود حیران تھی۔

سمجھتے کیا ہو تم سب خود کو میں کوئی کھلونا ہو کیا؟؟؟ جب جس کا دل چاہا کھیل لیا اور جب دل چاہا پھینک دیا۔۔ مسٹر صومان مجھے تم سے شادی نہیں کرنی میں اپنی میرڈ لائف سے بہت خوش ہو آئندہ یہ بکواس کی ناں تو منہ توڑ دوں گی۔۔ اور رہی بات ار باز اور آہل صاحب کی تو سن لو ان کو میری زندگی کے فیصلے لینے کا کوئی حق نہیں ہے وہ یہ حق کھو چکے ہیں چلو غانیہ!!

کمیل اور غانیہ باہر آ گیٔ کُمیل کا غصہ کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔

ریلکس یار سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔

نہیں غانیہ یہ سب ایسے ٹھیک نہیں ہو گا مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا تم گھر چلو میں آتی ہوں۔۔

جا کہاں رہی ہو؟؟ غانیہ نے پوچھا مگر کُمیل ٹیکسی روک کے جا رہی تھی۔

منصور ولا کے آگے ٹیکسی رکی اور کمیل نے چھ مہینے بعد اس گھر میں قدم رکھا تھا کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اس گھر میں داخل ہوتے ہوئے۔ مگر میٹھی یادوں کے ساتھ ایسی کڑوی یادیں بھی تھی جس نے کمیل کے وجوں کو چھلنی کر دیا تھا مگر آج جو بات وہ سن کے آئی تھی اس کا جواب دینے کے لیے اس کو مجبوراً یہاں آنا پڑا اب وہ اپنا قیمتی رشتہ نہیں کھو سکتی تھی پہلے ہی اپنے کردار کے داغ ہی دھو رہی تھی بہت مشکل سے وہ زندگی میں آگے بڑھی تھی اب وہ کچھ نہیں سنے گی صرف سنائے گی۔۔

ارباز منصوررر!!!!

آہل منصوررر!!! کُمیل چلائی آج تک کُمیل نے ایسے اپنے بھائیوں کو نام سے نہیں پکارا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارباز اور آہل باہر آئے۔۔

کیا بات ہے کُمیل تم ٹھیک تو ہو۔۔آہل نے کہا آج سے پہلے اپنی بہن کا یہ روپ کہاں دیکھا تھا۔

آج ہی تو ٹھیک ہوئی ہو کیا سوچ کہ تم دونوں نے میرا رشتہ صومان کے ساتھ طے کیا؟

ارباز آہل دونوں اس بات سے حیران تھے ۔۔

کُمیل ہم نے رشتہ طے نہیں کیا صرف سوچا تھا تمھاری خوشی کے لیے۔۔آہل نے کہا۔

خوشی جانتے بھی ہو خوشی ہوتی کیا ہے اور جب دونوں نے مجھے اس گھر سے باہر پھینک دیا تھا تو کیوں میری زندگی کا فیصلہ لیا۔۔۔اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں شادی شدہ ہو تم دونوں

نے اتنی گھٹیاں حرکت کرنے کی جرأت کیسے کی۔۔۔۔؟

بچی ہمیں لگا تم خوش نہیں ہو گی اس لیے ایسا سوچا۔۔کایان اجنبی انسان ہے صومان اپنا ہے۔۔

ارباز نے کہا۔

واہ!!!کیا خوب کہی مسٹر ارباز منصور اسی اجنبی انسان کے ساتھ چھ مہینے پہلے بھیجتے تمھیں یہ احساس نہ ہوا کہ بہن کو کس کے ساتھ رخصت کر رہے ہو آج جب سچائی سامنے آئی تو وہ اجنبی لگا کل جس کو میرا اپنا بنا دیا تھا۔۔اور کس اپنے صومان کی بات کر رہے ہو آپ دونوں وہ اپنا جس نے مجھ پہ یقین نہ کیا؟ایک بات یاد رکھنا کایان میری جان ہیں۔۔میرا مان ہے میری محبت ہے میرا سب کچھ ہے۔۔اگر کسی نے بھی ایسا سوچا تو میرا مرا منہ دیکھو گے مار تو چکے ہو پہلے ہی اب رسم بھی ادا کر دینا۔۔

نہیں نہیں کُمیل ہم نہیں جانتے تھے تم کایان سے اتنی محبت کرتی ہو ورنہ ایسا سوچتے بھی ناں۔۔آہل نے معاملہ سلجھانا چاہا۔

کُمیل جانے لگی جب ارباز اس کے آگے آگیا۔۔

کُمیل مجھے معاف کر دو پلیز اپنے بھائی کو معاف کر دو۔۔

آہل بھی کُمیل کے آگے ہاتھ جوڑ کہ کھڑا ہو گیا۔۔

جانتی ہو جب پتہ چلا کہ تم بے قصور ہو تو ہم دونوں بھائی خود سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں رہے پھر بھی ہمت کر کہ آج تمھارے سامنے آئے۔۔ردا نے جو کچھ کیا میں نے اس کو

اس کی سزا دے دی ہے۔

کیا کیا اردا کے ساتھ ؟؟ کُمیل نے حیرت سے پوچھا۔

طلاق دے دی اس کو میں اس کو اپنی غلطی پر ذرا شرمندگی نہیں تھی الٹا وہ حسد کرتی تھی تم

سے اسی حسد کی آگ میں ہمارا رشتہ بھی جل گیا۔۔

کُمیل تمھارے جانے کے بعد منصور ولا کی خوشیوں کو نظر لگ گئی اب بہت تھک گئے ہیں

ہمیں معاف کر دو پلیز زززز۔۔۔ارباز روتے روتے زمین پہ بیٹھ گیا۔

بھائی نہیں !!! کمیل سے اپنے عزیز بھائی کا بکھرنا کہاں برداشت ہونا تھا۔

کُمیل بھی نیچے بیٹھ گئی۔۔بہت غلط کیا تھا آپ نے مگر اب اس سے بھی غلط کر رہے تھے کایان

بہت اچھے ہیں۔آپ جانتے ہیں انھوں نے میرا کتنا خیال رکھا کبھی کوئی دکھ نہیں دیا اور وہ مجھے

بہت چاہتے ہیں میں بھی نہیں رہ سکتی ان کے بنا اور انھوں نے ہی آج آپکے جانے کے بعد مجھے

سمجھایا کہ میں نے غلط کیا۔۔مجھے سنبھالا ہے انھوں نے مجھے جوڑا ہے میں ٹوٹ گئی تھی جانتے

ہیں اپنا گھر تک میرے نام کر دیا کہتے ہیں کبھی مت کہنا کہ تمھارا کوئی گھر نہیں ہے۔۔ کُمیل

روتے روتے کایان کی اچھایاں ارباز کو بتانے لگی۔

ارباز کو سچ میں اپنی غلطی کا احساس ہوا کایان کو بھی تو غلط سمجھا تھا۔۔

معاف کر دو میں وعدہ کرتا ہو سب سہی کر دوں گا۔۔۔

پکا والا وعدہ کریں۔۔۔ کُمیل نے ارباز کے آگے ہاتھ کیا ارباز نے نم آنکھوں سے بہن کو دیکھا

اور مسکرا کے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

اور میں آہل بھی دونوں کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا۔۔تینوں بہن بھائی آج ایک دوسرے سے لپٹ کے خوب روئے۔۔

غانیہ جلدی سے گھر گئی اور جا کہ کُمیل کا سامان اس کے کمرے میں رکھا اتنے میں کایان بھی گھر میں داخل ہوا۔۔

کایان بھائی۔۔۔غانیہ نے کایان کو پکارا سدرہ بھی کمرے سے باہر آ گئی۔۔

کُمیل پتہ نہیں کہاں چلی گئی۔۔

کیا مطلب کہاں چلی گئی تمھارے ساتھ تو گئی تھی ناں۔۔کایان نے پریشانی سے پوچھا۔

ہاں گئی تھی مگر جب ہم ریسٹورنٹ گئے ناں وہاں پہ۔۔۔۔غانیہ نے ساری بات کایان اور سدرہ کو بتائی۔

کہاں جا سکتی ہے۔۔۔کایان نے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا۔

مجھے لگتا ہے منصور ولا گئی ہو گی وہ کہیں اور جا ہی نہیں سکتی۔۔۔سدرہ نے پریقین لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے پھر میں وہاں جاتا ہوں۔کایان کہہ کہ وہاں سے نکل گیا۔

جب کایان منصور ولا کے اندر داخل ہوا تینوں بہن بھائی لان کے ساتھ نیچے زمین پہ بیٹھے تھے ایک دوسرے سے لپٹ کہ رو رہے تھے اور کُمیل رو رو کے ان سے کایان کی تعریفیں کر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہی تھی اور کہہ رہی تھی انھوں نے غلط کیا دونوں بھائی کُمیل سے ڈھیروں وعدے کر رہے

تھے کایان یہ سب دیکھ کہ مسکرادیا اور ان تینوں کے پاس جا کہ وہ بھی نیچے بیٹھ گیا۔

کیا بات ہے آپ تینوں کے لیے گھر کے اندر بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے؟ کایان نے تینوں کو

مخاطب کیا اور وہ تینوں کایان کو دیکھ مسکرا کہ اپنی اپنی آنکھیں صاف کرنے لگے۔

اففف لگتا ہے کُمیل نے رلایا ہو گا آپ دونوں کو۔۔ کایان نے ارباز اور آہل کو کہا۔

ہاں اور تمھاری وکالت بھی خوب کی تمھاری بیوی نے۔۔۔ آہل نے کہا۔

اور تینوں مسکرادیے اور کُمیل جھینپ گئی۔

وہ تینوں گھر کے اندر جا کہ ٹی وی لاونج میں بیٹھے اور کُمیل چائے بنانے کچن میں چلی گئی۔

کایان تم نے ٹھیک کہا تھا تمھارا شکریہ میں نے کُمیل کو اس وقت اپنے ہاتھ سے رخصت کیا تھا

مجھے بہت تسلی ہے کہ میں نے بلکل صحیح انسان کے ساتھ رخصت کیا اور ہو سکے تو ہمیں

معاف کر دو پلیز ہم نے تمھیں بھی غلط سمجھا۔۔۔ ارباز نے اپنے دل کی بات کایان سے کی۔

شکریہ کیسا ارباز بھائی اب آپ سب ہی میرے اپنے ہیں اور مجھے اپنوں سے اپنے آپ سے بڑھ

کہ محبت ہے اور معافی کی ضرورت نہیں میں بہت سکون میں ہو کُمیل کا میری زندگی میں آنا

میری خوش قسمتی ہے۔

کُمیل نے سب کو چائے سرو کی اور کایان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

سدرہ بھابھی کو لے آتے کایان۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

میڈم آپ جس اسپیڈ سے یہاں آئی تھی غانیہ اتنی پریشان تھی اور جب مجھے معاملے کا پتہ چلا میں خود پریشان تھا۔۔۔

صومان کو اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی ہم نے فلحال ایسا کچھ نہیں سوچا تھا اور اب نہ ایسا ارادہ رکھتے ہیں۔۔آہل نے اپنی طرف سے صفائی پیش کی۔

اٹس اوکے آہل صومان کو بھی سمجھا دینگے آپ اسکو یہاں بلا لیں۔۔کایان نے اپنی طرف سے تجویز پیش کی۔

نہیں اب اتنا ضروری بھی نہیں خیر میں نے کچھ سوچا ہے میں چاہتا ہو کہ کل اپنی بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشی میں پورے خاندان کو دعوت دوں اور ساتھ ہی اپنی بڑی بیٹی کُمیل کو عزت سے رخصت کروں اگر تمھاری اجازت ہو کایان۔۔

ارباز بھائی کُمیل آپ کی بہن ہے مجھے بھی بہت خوشی ہو گی اگر آپ حق سے کہے اجازت نہ مانگے۔۔

بس پھر کل کُمیل کی رخصتی ہو گی اور آج کُمیل اپنے بھائیوں کے گھر ہی رہے گی۔۔۔آہل سدرہ کو لے آئے گا ابھی۔۔ساری تیاری بھی کرنی ہے اور کایان اپنی طرف سے جس کو چاہو لے آنا ہمیں بہت اچھا لگے گا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Quiz|Books|Poetry|Interview

قاسم کی فیملی کو کایان نے انوائٹ کیا زرمین کی فیملی کو بھی مدعو کیا۔

اگلے دن ارباز اور آہل نے پورے خاندان کو انوائٹ کیا ماموں رمضان اور صومان فنکشن میں شریک ہوئے جب کہ شہلا ممانی نے ردا کی وجہ سے فنکشن کا بائیکاٹ کیا۔

غانیہ اور سدرہ نے مل کہ کُمیل کو تیار کیا ریڈ اور سکن گولڈ کنٹراسٹ لہنگے میں کمیل بہت پیاری لگ رہی تھی۔سدرہ کُمیل کو تیار کر کہ خود تیار ہونے چلی گیٔ جبکہ غانیہ کمیل کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی۔ارباز بھائی کمرے میں آئے بہن کو دلہن بنے دیکھ آبدیدہ ہو گئے غانیہ باہر چلی گیٔ۔

جلدی جلدی سیڑیاں اترتی غانیہ کا پاؤں سلپ ہوا اور وہ گرنے لگی جب کسی نے پیچھے سے اس کو پکڑ کہ گرنے سے بچایا۔ڈر کی وجہ سے غانیہ نے آنکھیں بند کردی تھی۔آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تو خود کو مضبوط حصار میں پایا اور سامنے دیکھا تو آہل کو خود کو دیکھتا پایا۔

آپ۔۔۔۔میں بچ گیٔ۔۔غانیہ کو یقین نہ آیا۔

جی بچ گیٔ دیکھ کہ نہی چل سکتی جب یہ تمبو سنبھالا نہیں جا رہا تو پہنا کیوں تھا۔۔۔آہل نے غانیہ کے شرارے پہ اٹیک کیا آہل ابھی بھی غانیہ کو پکڑے ہوئے تھا۔شرم سے غانیہ کے چہرے کا رنگ لال ہو گیا۔

وہ چھوڑے مجھے امی کے پاس جا رہی تھی میں۔۔غانیہ نے آہل کو دونوں کی پوزیشن کا احساس دلایا۔

اوہ آئی ایم سوری مجھے لگا تم دوبارہ نہ گر جاؤں۔۔آہل بھی شرمندہ ہو گیا اور غانیہ کو چھوڑ باہر چلا گیا۔

مگر جاتے جاتے اپنے ساتھ غانیہ کا دل لے گیا یہی ایک پل تھا جب غانیہ کو احساس ہوا کہ وہ صرف آہل کو پسند نہیں کرتی بلکہ چاہتی ہے۔

(غانیہ کو آہل شروع سے اچھا لگتا تھا مگر اس نے کبھی ایسا کچھ نہیں سوچا تھا وہ جانتی تھی کہ آہل ردا کو چاہتا ہے اس لیے بس خاموش رہی آہل کبھی کبھی غانیہ سے مذاق کر لیتا تھا)

کایان کو بہت عزت سے ویلکم کیا گیا اور بہت مان سے پورے خاندان سے ملوایا گیا تھا۔

قاسم اور زرمین بھی ساتھ آئے زرمین نے کہیں نہ کہیں سچائی کو تسلیم کر لیا تھا سچ میں رشتے تقدیری ہوتے ہیں اور وہ اب قاسم اور اپنے رشتے کے لیے مینٹلی تیار تھی اور آج سب باتیں بھول کے دل سے کُمیل سے ملی۔

غانیہ اور سدرہ کُمیل کو اسٹیج تک لائی۔۔فنکشن لان میں ہی ارینج کیا گیا تھا لان میں ہی اسٹیج بھی بنوایا گیا تھا۔کُمیل کو لاتے ہوئے غانیہ کی نظر آہل پہ پڑی جو کایان سے بات کر رہا تھا جانے کہیں دل میں ایک بیٹ مس ہوئی اور اسی پل دل سے دعا نکلی کہ اللہ اسی کو میرا ہمسفر بنادے۔

اسٹیج کے قریب پہنچے تو کایان نے آگے بڑھ کے کُمیل کے آگے اپنا ہاتھ کیا کُمیل نے مسکرا کہ کایان کا ہاتھ تھام لیا اور دونوں اسٹیج پہ موجود صوفے پہ بیٹھ گئے۔

صومان اسٹیج پہ آیا دونوں کو مبارک باد دی اور اپنی تمام غلطیوں کی معافی مانگی۔

اٹس اوکے صومان غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہے۔۔کایان نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور صومان سے مصافحہ کیا۔

میں واپس امریکہ جا رہا ہو جب بھی واپس آیا تم دونوں سے ضرور ملو گا۔۔مگر جانے سے پہلے میں اتنا کہنا چاہوں گا

you guyz are made for each other

خوش رہو ہمیشہ۔۔۔یہ کہہ کہ صومان دونوں کو خدا حافظ کہہ کہ چلا گیا رمضان ماموں نے بھی دونوں کو دعائیں دی اور صومان کے پیچھے چل دیے۔

چلو بھئی کُمیل اب جلدی سے میری بیٹی کا نام بتاؤ۔۔سدرہ نے سب کے سامنے اونچی آواز میں کُمیل کو کہا۔

ارے بھابھی ابھی یہ نام سوچ ہی رہی ہو گی۔۔ایک کام کرے اگلے سال جب گڑیا ایک سال کی ہو گی تب نام رکھیے گا۔۔کُمیل تب تک نام سوچ لے گی۔۔کایان نے سدرہ کو مصنوئی سنجیدگی سے کہا سب ہنس دیئے۔کُمیل نے کایان کو گھورا۔

دلہن بن کہ ایسے نہیں گھورتے۔۔۔غانیہ نے کُمیل کو ٹوکا۔

تمھیں بڑا پتہ ہے پھر کیسے گھورتے ہیں؟؟سدرہ نے غانیہ کو چھیڑا۔

چلو جلدی نام بتاؤ۔۔۔غانیہ نے بات بدل دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے نام سوچ لیا ہے گڑیا کا نام میں نے دعا رکھا ہے۔۔ کُمیل نے سدرہ کے ہاتھ سے گڑیا کو لیتے ہوئے کہا۔۔

یہ ہم سب کے لیے دعا ہی بن کہ آئی ہے اس نے ہم سب کو جوڑ دیا۔۔
بہت پیارا نام ہے ویسے ہمارے گھر میں پہلے ہی کُمیل نامی ایک دعا تھی اب ایک اور دعا آگئ ہے۔۔ارباز کو نام بہت پسند آیا۔
کُمیل کو قرآن پاک کے سائے تلے رخصت کیا گیا آج دونوں بھائی خوش اور مطمئن تھے۔

کایان نے کُمیل کے ویلکم کے لیے گھر کو دلہن کی طرح سجا دیا تھا غانیہ نے بھرپور نند ہونے کا ثبوت دیا اور کُمیل کو نند کی طرح ہی ویلکم کیا۔۔
کُمیل کو اس کے روم میں بیٹھا کہ غانیہ چلی گئ۔کایان سب مہمانوں کو وداع کر کہ روم میں گیا۔
کُمیل سر اور نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔
کایان نے سلام کیا کُمیل نے نظریں اٹھائے بنا دھیمی آواز میں جواب دیا۔
کایان کو کُمیل کی جھکی نظروں نے سوچ میں ڈال دیا اور اس نے انہی نظروں پہ شعر بڑھ ڈالا۔۔
قیامت ہے ظالم کی نیچی نگاہیں۔۔

خدا جانے کیا ہو جو نظریں اُٹھا لیں۔۔۔
کُمیل مزید شرما گئ اور سر مزید جھکا لیا۔۔

یہ شرم وحیا جچتی ہے تم پہ تیری ہر ایک ادا پہ پیار آتا ہے ہمیں۔۔۔

کایان بس اب ایک شعر بھی اور نہیں پلیز ز۔۔ کُمیل نے کایان کو فل فارم میں آتے دیکھا تو مجبوراً بول اٹھی۔

کایان کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔جنابِ عالیہ میں اپنی بیوی کی تعریف کر رہا ہو۔

کایان!! کُمیل روہانسی ہو گئی۔۔

اچھا اچھا نہیں کرتا تعریف دنیا کی پہلی ایسی لڑکی ہو جو تعریف پہ رو رہی ہو۔۔

اچھا یہ تو لے لو۔۔کایان نے ایک خوبصورت ڈبہ جو گفٹ پیپر میں پیک تھا کُمیل کو دیا۔

کیا ہے اس میں کایان؟

اگر میں نے ہی بتانا تھا کیا فائدہ پیک کرنے کا۔۔۔خود کھول کے دیکھ لو۔

کُمیل نے بہت احتیاط سے گفٹ کھولا اس میں ایک جیولری باکس اور ایک بک تھی کُمیل نے پہلے بک دیکھی۔۔۔بہشتی زیور۔۔ایک بہت ہی خوبصورت کتاب جو دنیا اور آخرت میں سرخرو کرواتی ہے جس میں ہر مسئلے کا حل پایا جاتا ہے کتاب دیکھ کہ کُمیل نے کایان کا دل سے شکریہ ادا کیا۔اب کُمیل نے باکس کھولا اس میں پیارا سا پینڈٹ سیٹ تھا۔

مجھے دونوں گفٹ پسند آئے کایان مگر بہشتی زیور بہت ہی پیاری کتاب ہے آپ کا بہت شکریہ اتنا اچھا گفٹ دینے کے لیے۔۔

اور میرا گفٹ مجھے کب ملے گا۔۔۔؟؟

کایان پلیز ز!! کمیل شرما گئی اور کایان ہنس دیا۔

زرمین اور قاسم کی شادی بہت دھوم دھام سے ہوئی شادی میں کُمیل کے گھر والوں کو بھی مدعو کیا گیا۔

غانیہ اور کُمیل نے شادی کے لیے ایک جیسے کپڑے بنوائے اور ہر فنکشن میں بھرپور حصہ لیا

۔

یار سدرہ بھابھی لوگ نہیں آرہے فنکشن میں۔۔غانیہ نے دل کے ہاتھوں مجبور آج کمیل سے پوچھ ہی لیا۔۔

ہاں یار دعا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں کل ولیمہ ہیں ناں تو شاید آہل بھائی آجائیں۔۔آہل کا نام سن کر غانیہ کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com

اور اگلے دن آہل نے ولیمہ میں شرکت کر کہ غانیہ کی خوشی کو دوبالا کر دیا۔

آہل کایان کے ساتھ بات کر رہا تھا جب غانیہ کی نظریں اس سے ہٹنے کو انکاری تھی۔آہل نے اپنے آپ پر کسی کی نظروں کو محسوس کیا جب ارد گرد دیکھا تو غانیہ کو خود کو تکتا پایا ناچار آہل غانیہ کے پاس چلا گیا۔غانیہ ویسے ہی کھڑی تھی آہل نے چٹکی بجائی۔

کونسے خیالوں میں گم ہو محترمہ۔۔؟

ک۔۔ک کوئی نہیں بس ایسے ہی۔۔۔غانیہ نے نظریں چرائی۔

کیا بات ہے آج کل طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا۔۔؟

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔غانیہ کے ماتھے پہ پسینا دیکھ کہ آہل کو کچھ عجیب لگا۔

غانیہ آر یو شیور تم ٹھیک ہو شدید سردی میں بھی تمھیں پسینہ آرہا ہے۔۔۔غانیہ نے ماتھے پہ ہاتھ پھیرا۔۔

اوہ یہ۔۔یہ تو آج مجھے گرمی لگ رہی ہے پتہ نہیں لوگوں کو سردی کیوں لگتی ہے۔۔۔

غانیہ کیا بول رہی ہو؟

ک۔۔کچھ نہیں۔۔آہل میں ابھی آتی ہو۔۔غانیہ یہ کہتی وہاں سے ایسے بھاگی جیسے ابھی چوری پکڑی جائے گی۔

افف آج پتہ نہیں آہل کو کیا ہو گیا عجیب عجیب سوال پوچھ رہے تھی۔۔غانیہ سوچ کہ رہ گئی۔

جب کے دل نے کہا آہل کو نہیں تمھیں بہت کچھ ہو گیا ہے۔

شادی میں قاسم نے اپنے ایک کولیگ کو بلایا تھا جس کو اس نے بطور خاص اپنے پیرنٹس سے ملوایا۔کایان ان سے ملو یہ شہزاد ہیں۔۔میرے کولیگ ہم ہاسپٹل میں ساتھ کام کرتے ہیں اور شہزاد یہ کایان میرا دوست بھائی اور ہم کلینک میں ساتھ کام کرتے ہیں۔

بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کہ۔۔شہزاد نے کایان سے کہا۔

مجھے بھی بہت اچھا لگا۔۔

شہزاد کے وہاں سے رخصت لینے کے بعد قاسم نے کایان کو بتایا کہ وہ شہزاد اور غانیہ کے رشتے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔

دیکھ یار میری بہن بہت پیاری اور معصوم ہے اس لیے اگر وہ راضی ہو گی تو مجھے کوئی اعتراض

نہیں ہے لیکن یادرکھنا اگراس کو یہ رشتہ پسند نہ ہوا تو تو مجھے نہیں روک سکے گا۔۔کایان نے شرارتی انداز میں قاسم سے کہا۔

میری مجال میں تجھے روکو ویسے ممی پاپا کو رشتہ پسند ہے انفیکٹ شہزاد بھی غانیہ میں انٹرسٹڈ ہے اور مجھ سے بھی کافی کلوز ہو رہا ہے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

دیکھو غانیہ میری بات سنو ضد مت کرو۔۔مجھے قاسم بھائی نے اسپیشل تمھاری رائے لینے کے لیے بلایا ہے۔۔کُمیل کب سے غانیہ کو رشتے کے لیے رضامند کر رہی تھی مگر غانیہ رونے میں مصروف تھی۔

مجھے نہیں کرنی شہزاد سے شادی تمھیں بھی کتنی بار کہو۔۔۔

پھر کہاں کرنی۔۔وہی بتا دو ناں تاکہ میں بات کروں سب نیچے انتظار کر رہے ہیں۔

تم سچ میں جاننا چاہتی ہو میں کہاں کرنا چاہتی ہو؟؟غانیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کمیل سے پوچھا۔۔

لو بھلا اب تک میں کیا دیواروں سے پوچھ رہی تھی بتاؤ جلدی سے۔۔۔

تم ناراض تو نہیں ہو گی۔۔

پاگل ہو میں کیوں ناراض ہونے لگی۔۔

م۔۔میں آہل سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاا! تم پاگل ہو گئی ہو؟ کمیل بہت حیران ہوئی۔

اس میں پاگل والی کیا بات ہے مجھے پسند ہیں وہ۔۔

مگر غانیہ وہ۔۔

already divorced

ہیں کوئی نہیں مانے گا۔۔۔

Even

آہل بھائی بھی نہیں مانے گے۔اور میں بلکل بھی نہیں مانو گی۔۔ کُمیل نے دوٹوک انداز میں کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں سب جانتی ہو کُمیل مگر میں مجبور ہو۔۔بہت بے بس ہو پلیز میری مدد کرو پلیز ز ۔۔غانیہ نے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

غانیہ کوئی بھی نہیں مانے گا میں کیسے تمھاری مدد کروں؟؟ کُمیل بھی روہانسی ہو گئ۔

ٹھیک ہے مت کرو میری مدد میں شادی ہی نہیں کروں گی۔غانیہ آنسو صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اچھا بیٹھو کرتی ہو کچھ لیکن گیر نٹی نہیں دوں گی۔

تم ہیلپ کر رہی ہو یہی بہت ہے باقی میرا نصیب۔۔غانیہ مسکرا کہ کمیل کے گلے لگ گئ۔

نیچے سب کُمیل کے انتظار بیٹھے تھے روبینہ بیگم اٹھ کہ کمیل کے پاس آئی۔

بیٹامان گئ غانیہ؟انھوں نے ایک آس سے کمیل کو دیکھا۔

ن۔۔نہیں آنٹی وہ یہاں نہیں کرنا چاہتی۔

کیامطلب ہوااس بات کا کہ وہ یہاں نہیں کرنا چاہتی۔۔روبینہ نے پوچھا۔

آآنٹی وہ آآہل بھائی کو چاہتی ہے اور اس کا کہنا ہے وہ انہی سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔کُمیل نے سر جھکا کہ غانیہ کے دل کی بات سب کو بتادی۔

دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا اتنے اچھے لڑکے سے نا کر کے وہ بیو قوف آہل جیسے

Divorced

لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔رحیم صاحب کو بھی غصہ آگیا۔

انکل آہل جیسے سے کیا مطلب ہے آپ کا میرے بھائی بہت اچھے ہیں پلیز آپ ان کے لیے کچھ غلط نہ بولے۔۔کُمیل سے بھائی کی بے عزتی برداشت نہ ہوئی۔

کُمیل تم ریلکس رہو انکل کا وہ مطلب نہیں تھا۔۔کایان نے کُمیل کو سمجھانا چاہا۔

نہیں کایان انکل نے صاف الفاظ میں بولا آہل جیسا اس سے کیا مطلب لوں میں؟

بیٹا جی میں اس شخص کو بیٹی کیسے دے دوں۔۔جو بہن کو گھر سے نکال چکا ہے بیوی کو غصے میں طلاق دے چکا ہے کیا فیوچر ہے میری بیٹی کا ایسے شخص کے ساتھ۔۔

انکل بھائی نے میرے ساتھ جو کیا انجانے میں کیا اور رہی ردا کی بات تو جو اس کے ساتھ ہوا وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی اپنی غلطیوں کی سزا تھی پلیز آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہو میرے بھائیوں کے بارے میں غلط مت بولے۔

بھابھی ڈید بھی تو باپ ہیں بیٹی کا ہی بھلا سوچے گے ناں۔۔ قاسم نے کُمیل سے کہا۔

جی وہ باپ ہیں بھلا سوچے مگر بیٹی کی خوشی کو بھی مد نظر رکھے۔۔

اب بیٹی نا سمجھ ہو تو کیا اسے خراب چیز پکڑا دوں۔۔۔رحیم صاحب نے طنز کیا۔

بس انکل بہت بول لیا آپ نے میرے بھائی کے بارے میں اب تو آپ یاد رکھیے گا میں آہل بھائی کا رشتہ کرواکہ دم لوگی آپ غانیہ کو خود منایئے۔۔ کُمیل کہتے ساتھ ہی گھر سے باہر چلی گئ۔ کایان سب سے ایکسکیوز کرتا اس کے پیچھے چلا گیا۔

کُمیل تمھیں ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی یار۔۔۔

کایان پلیز میں لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔

مطلب میں لیکچر دیتا ہوں؟؟

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ کُمیل نے اپنی صفائی دی۔

تم نے ظاہر کر دیا کہ میرا سمجھانا لیکچر ہوتا ہے۔۔

نہیں پلیز کایان میں پہلے ہی آپ سیٹ ہو پلیز۔۔۔ کُمیل رونے لگی۔

اوکے اوکے رونا نہیں میں مذاق کر رہا تھا رونا نہیں۔۔ دونوں گاڑی میں بیٹھ گی ایک روتی رہی دوسرا چپ کرواتا رہا اور گھر تک کُمیل مان گئ۔

کُمیل آج ارباز بھائی کے سر تھی مجھے نہیں پتہ آپ آہل بھائی کی شادی کروائیں پلیز۔۔

ارے لڑکی بریک پہ پاؤں رکھو۔۔۔سدرہ نے کُمیل سے کہا۔۔

نہیں بھابھی میرا بھائی کیوں تنہائی کاٹے مجھے اس کا گھر بستے دیکھنا ہے بس۔۔ کمیل نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔

کُمیل بیٹا اتنی جلدی لڑکی کہاں سے ڈھونڈو گا؟؟ ارباز نے کہا۔

کُمیل تم غانیہ کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہو؟؟ سدرہ جانتی تھی کُمیل جلدی کیوں مچا رہی ہے زرمین نے سدرہ کو بتادیا تھا۔۔

(ایکسیڈنٹ کے بعد سے سدرہ اور زرمین میں اچھی بن گئی تھی)

بھابھی آپ جان گئی ہیں ناں سب پھر بھی غانیہ کو سوچ رہی ہیں۔۔۔

کُمیل پلیز وہ بہت چاہتی ہے زرمین بتارہی تھی رو رو کے اس نے سارا گھر سر پہ اٹھالیا ہے کھانا بھی نہیں کھا رہی تم اپنی دوست کے بارے میں تو سوچو کم سے کم۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابھی آپ جانتی ہے انکل نے بھائی کو کتنا برا بھلا کہا مجھے غانیہ بھی عزیز ہے مگر میرے بھائی پہ کوئی انگلی اٹھائے مجھے برداشت نہیں۔

ارے کوئی مجھے تو کچھ سمجھاؤ ساری گفتگو۔۔ارباز کے سر کہ اوپر سے گزر رہی تھی۔

کُمیل نے ساری بات ارباز کے گوش گزار کی۔

مگر کُمیل بیٹا غانیہ اگر آہل کو اتنا چاہتی ہے تو ہمیں ان لوگوں کو سمجھانا چاہیے ویسے بھی آہل کو بھی حقیقی محبت ملنی چاہیے۔۔۔

مگر بھائی انکل نہیں مانے گے اور آہل بھائی کی انسلٹ مجھے برداشت نہیں ہے۔

ارباز مسکرا دیا۔۔۔ فکر ناں کرو میں کایان کی رائے لیتا ہو پھر بات کرتا ہو اور تم بہت اچھی بہن

ہو جانتی ہو کیوں کیونکہ تم ہمارے لیے دنیا سے بھی لڑ سکتی ہو اور ایک طرف ہم ہیں۔۔
بس بھائی ایسا نہ کہیں پرانی باتیں بھول جائے پلیز ٹھیک ہے۔۔آپ کایان سے بات کرے ۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

کایان مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا ڈیڈ کو شہزاد پسند ہے اور غانیہ کو آہل میری نظر میں دونوں ہی اچھے ہیں تم بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔ قاسم آج بہت پریشان تھا اس لیے وہ کایان کے پاس آیا تھا اس کے کیفے میں اس سے مشورہ لینے۔۔۔

سچ کہو تو میری رائے کے مطابق آہل بہت اچھا ہے وہ غانیہ کو بہت خوش رکھے گا کیونکہ اس کی اپنی محبت نے اس کو ٹھیس پہنچائی ہے اور مجھے ایسا لگتا ہے وہ غانیہ کی محبت کا مان نہیں ٹوٹنے دے گا۔

تم پلیز ڈیڈ کو سمجھاؤ غانیہ نے رو رو کے خود کو کمرے میں بند کر لیا ہے کس کی نہیں سنتی میری بہن ایسے بھی سفر کریے گی میں نے نہیں سوچا تھا۔۔۔

فکر نہ کر وہ میری بھی بہن ہے میں اس کو ٹوٹنے نہیں دوں گا ۔۔دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ ارباز بھائی بھی کایان سے ملنے آئے کایان نے ان کو قاسم کے سامنے وہی مشورہ دیا جو اس نے قاسم کو دیا تھا۔

ارباز بھائی میں ڈیڈ کو منانے کی کوشش کرتا ہو۔۔ قاسم نے امید دلائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

مگر کیا آپ میں سے کسی نے آہل سے پوچھا ہے کہ وہ غانیہ سے شادی کرنا بھی چاہتا ہے کہ نہیں؟ کایان نے ارباز سے پوچھا۔

نہیں ابھی بات نہیں ہوئی بہتر ہے تم خود بات کرلو۔۔ارباز نے کایان کے سر سارا معاملہ ڈال دیا۔۔اور پر سکون ہو گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کایان غانیہ سے ملنے گیا اور روبینہ بیگم بیٹی کی ضد کو رونے لگی۔

آنٹی آہل اچھا لڑکا ہے اس کے ماضی میں طلاق کا دھبہ ضرور ہے مگر جو کچھ ہے ہم سب کے سامنے ہے اور جہاں تک بات ہے شہزاد کی تو آپ خود بتائیں کتنا جانتی ہیں آپ شہزاد کو خود بتائیں۔۔

ہاں بیٹا تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر رحیم صاحب تو مان ہی نہیں رہے تم ہی بتاؤ ہم کیا کریں ۔۔

اتنے میں زرمین کھانے کی ٹرے واپس لا رہی تھی۔

کیا بات ہے زرمین بیٹا؟؟ روبینہ نے پوچھا۔

آنٹی وہ غانیہ دروازہ ہی نہیں کھول رہی کہتی ہے بھوک نہیں ہے۔۔۔

دیکھا کایان کب سے یہی ضد کیے جا رہی ہے دونوں باپ بیٹی نے جیسے جنگ لڑنے کی قسم کھا رکھی ہے۔۔روبینہ بیگم بے بسی سے بولی۔

آنٹی آپ فکر نہ کریں میں ہوناں ابھی غانیہ دروازہ بھی کھولے گی اور کھانا بھی کھائے گی میں

ابھی آیا۔

کایان کھانے کی ٹرے زرمین سے لے کہ غانیہ کے کمرے کی طرف گیا۔

غانیہ دروازہ کھولو دیکھوا گر تم دروازہ کھولو گی تو میں وعدہ کرتا ہو کہ تمھاری شادی آہل سے کرواکہ ہی دم لوگا چاہے پورے جہان سے ہی کیوں نا لڑنا پڑے اور تم جانتی ہو کہ میں وعدہ پورا ضرور کرتا ہوں۔۔۔

اور توقع کہ عین مطابق غانیہ نے دروازہ کھول لیا روبینہ بیگم اور زرمین تسلی کر کہ چلی گئی۔

کایان اندر گیا اور کھانے کی ٹرے غانیہ کے آگے رکھی۔۔

کھانا کھاؤ ۔۔۔کایان نے کھانے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھوک نہیں ہے۔۔غانیہ نے روتے ہوئے کایان سے کہا۔۔

کیوں بھوک نہیں ہے اور تم کیوں فکر کرتی ہو میں انکل کو منالوں گا۔۔

اور آہل؟غانیہ کی رونے کی سپیڈ اور تیز ہو گئی۔۔

اس سالے کو بھی منالوں گا آخر کو سالا ہے میرا اور اس کو منانے کی چابی بھی ہے میرے پاس۔۔۔

مگر کُمیل نہیں مانے گی۔۔غانیہ پھر رونے لگی۔

وہ ضرور مانے گی میں ہوں ناں۔۔۔۔

کایان غانیہ کو کھانا کھلا کہ اس کو اچھے سے تسلی دے کہ گھر آیا اب دوسرا مرحلہ بیوی کو راضی کرنے کا تھا۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

اگلے دن کایان نے کُمیل سے بات کرنے کا سوچا۔۔

کمیل تم نے آہل کے لیے کوئی لڑکی ڈھونڈی ہے۔۔ کمیل جو اپنی ڈریسنگ ٹیبل سیٹ کر رہی تھی ایک دم اس بات سے چونک گئی۔۔

نہیں کایان ابھی تو کوئی نہیں دیکھی آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔؟

ہاں وہ میرے کیفے میں ایک ڈیورسڈ لڑکی ہے سوچ رہا ہو اس سے بات چلاؤ آہل کی۔۔۔

مگر کایان ایسے کیسے بات چلا رہے ہیں پتہ تو چلے کہ لڑکی کیسی ہے اور اس کی

Divorce

کیوں ہوئی۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں بس شوہر کو مارتی تھی تو شوہر نے غصے میں طلاق دے دی۔۔

ہاااا۔۔کایان ایسی لڑکی پسند کی آپ نے میرے بھائی کے لیے؟؟؟ کمیل بے یقینی سے کایان کو دیکھنے لگی۔

مجھے ایک اور لڑکی بھی پسند ہے مگر تم نہیں مانو گی اس لیے یہ بتا رہا ہوں اور ویسے بھی آج کل

رشتے صرف لڑکیوں کے لیے مشکل نہیں ہے لڑکوں کے لیے بھی ہیں اور پھر آہل کی تو ویسے

divorce بھی

ہو چکی ہے لوگ پوچھے گے تو کیا کہوں گی۔

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر دوسری کون سی لڑکی ہے جو آپ نے پسند کی ہے؟؟

اس لڑکی کا نام ہے غانیہ رحیم۔۔۔بتاؤ کیسی لگی؟

کُمیل خاموش ہو گئی۔۔

دیکھو کُمیل غانیہ اچھی لڑکی ہے اور تمھارے بھائی سے پیار بھی بہت کرتی ہے پہلے بھی اس کو آہل نہیں ملا اب اللہ نے اس کے لیے سبب بنایا ہے تو تم سب لوگ ظالم سماج بن گ ئے ہو خدا کے لیے اب اس کو آہل دے دوں اور کیا گارنٹی ہے کہ جو لڑکی تم پسند کروں وہ آہل کو سچی محبت کرے۔

مگر آہل بھائی نہیں مانے گے اور میں بھی چاہتی ہو غانیہ میری بھابھی بنے مگر کیا کروں رحیم انکل۔۔۔

تم یہ سب مت سوچو میں یہ ہینڈل کرلوں گا تم بس آہل کو منانے میں ہیلپ کر دو۔۔بتاؤ کروں گی ہیلپ؟

ہاں کایان کروں گی۔۔اور اس کے بعد کایان نے اٹھ کہ کمیل کو اپنے قریب کیا اور گلے لگا کہ شکریہ ادا کیا۔۔

کایان یہ کیا کر رہے ہیں؟ کمیل نے کایان کی گرفت سے نکلنا چاہا مگر وہ مضبوط حصار میں تھی۔

تم چپ رہو مجھے میری بیوی کو شکریہ کرنے دوں۔۔۔

اگلے دن کُمیل غانیہ سے ملنے گیٔ اور اپنی اکلوتی دوست کو خوب تسلی دی اور اس سمجھایا کہ وہ ہر قدم پہ اس کا ساتھ دے گی۔

کچھ دنوں بعد کایان نے آہل کو ملنے کے لیے بلایا۔

کیا بات ہے آج میری یاد کیسے آ گیٔ؟؟ آہل نے کایان کو ٹیز کیا۔

کیا کریں آپ ملتے نہیں سوچا ہم ہی یاد کر لیں۔۔۔ کایان نے مسکرا کے جواب دیا۔

اچھا کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے بتاؤ؟؟

یار بات دراصل یہ ہے کہ تمھارے گھر والے تمھیں دوبارہ سولی پہ لٹکانا چاہتے ہیں اب تم بتاؤ تم راضی ہو۔۔۔؟

مطلب؟؟ آہل کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

تمھاری شادی کی بات کرنے کے لیے تمھیں بلایا ہے اب بتاؤ تمھاری کیا رائے ہے؟؟

نہیں مجھے اب شادی نہیں کرنی ایک تجربہ کافی ہے مجھے۔۔۔ آہل سنجیدہ ہو گیا۔

دیکھو دوست زندگی یہی تو ختم نہیں ختم ہو جاتی ایک تجربہ ناکام ہو تو کیا زندگی ختم ہو گی ہے آج نہیں تو کل تمھیں شادی تو کرنی چاہے اب خود سے کروں یا پریشرائز ہو کہ اس لیے ناں تو بلکل مت کہنا۔۔۔

مگر کایان مجھے شادی کرنی ہی نہیں ہے میرا دل کبھی بھی کسی بھی لڑکی پہ اعتبار نہیں کر پائے گا

۔

اگر لڑکی تم سے بے انتہا محبت کرتی ہو تو بھی نہیں کروں گے ؟؟

محبت توردا نے بھی کی تھی مگر اس کی محبت میں حسد تھا۔

اور اگر اس لڑکی کی محبت میں حسد کی جگہ قربانی ہو تو بھی نہیں کروں گے۔

ایسی کوئی لڑکی نہیں ہے میری نظر میں مجھے تو ایسا لگتا ہے ہر لڑکی اپنے مطلب کی ہے کسی کو میری پر سنیلٹی پسند آتی تو کسی کو پیسہ میں کیا ہو یہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔

نہیں یار اس لڑکی کو تم بہت پسند ہو اور اس کو پیسہ اور پر سنیلٹی دونوں سے بڑھ کہ عزیز ہو ایک بار پہلے بھی وہ تمھاری اور ردا کی محبت کی وجہ سے قربانی دے چکی ہے اب نہیں دینا چاہتی۔۔

اففف کون ہے وہ لڑکی؟؟ آہل تنگ آ گیا تھا۔

پیچھے دیکھو کھڑی ہے۔۔کایان نے آنکھوں سے اشارہ کر کہ کہا۔

آہل نے جب پیچھے مڑ کہ دیکھا تو غانیہ آنکھوں میں آنسوں لیے ایک امید بھری نظر سے آہل کو دیکھ رہی تھی اور غانیہ کے ساتھ کُمیل بھی کھڑی تھی غانیہ کو بھی کُمیل ہی کایان کے کہنے پہ یہاں لائی تھی۔

غانیہ تم؟ آہل کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

آہل میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔غانیہ نے سر جھکا کہ اپنے دل کی بات آہل سے کہی۔۔

مگر میں تم سے شادی نہیں کر سکتا۔۔آہل نے بھی صاف گوئی سے کام لیا۔

مگر کیوں آہل کیا میں اتنی بری ہو؟؟ غانیہ رونے لگی۔

نہیں تم بری نہیں ہو مگر کیا کروں یہ رشتہ ہی غلط ہے میں۔۔

already divorced

ہو اور تم نہیں غانیہ ایسا کبھی نہیں سوچ سکتا۔۔

پلیز آہل میری محبت نہ ٹھکرائے میں مر جاؤں گی آہل اب سکت نہیں ہے مجھ میں مزید صبر کی۔۔غانیہ نے روتے ہوئے آہل کے آگے ہاتھ پھیلا دیا۔

بھائی میری بات سنیں پلیز میری بہت پیاری دوست ہے غانیہ اس کو خالی نہ لوٹائے ورنہ اس کا دل ٹوٹ جائے گا اور دل ٹوٹنا کیا ہوتا ہے۔۔اور کتنی اذیت دیتا ہے یہ آپ سے بہتر کون سمجھتا ہے پلیز بھائی۔۔۔

مگر کُمیل میں کیسے میں۔۔۔آہل کچھ کہنے لگا تو کایان نے ٹوک دیا۔

آہل دیکھو اللہ تمھیں ایک موقع اور دے رہا ہے زندگی شروع کرنے کا اللہ نے ہی غانیہ کے دل میں تمھارے لیے الفت ڈالی ہے اور یقین جانو اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے یہ بات میرے اور کُمیل سے زیادہ اور کون جان سکتا ہے کیوں کُمیل ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں؟ کمیل جو کایان کی باتوں میں کھو گئی تھی کایان نے ٹھوکا مار کہ اس کو ہوش کی دنیا میں لایا۔

ہ۔۔۔ہا۔۔ہاں کایان بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔ کُمیل ہڑبڑا گئی۔

تمھیں پتہ بھی کایان نے کہا کیا ہے۔۔آہل دونوں کی شرارت کو سمجھتے ہوئے بولا۔

ہاں ناں مجھے سب پتہ ہے ناں کایان بہت اچھے ہیں۔۔۔ کمیل نے گردن اکڑا کہ کہا۔

افف میری بیو قوف بہن۔۔آہل کا سر پیٹنے کو دل کیا۔

یار سر بعد میں پیٹنا میری بہن تمھارے جواب کا انتظار کر رہی ہے تم چاہتے ہو میں بھی تمھارا سالا بنو تو اسکا ہاتھ تھام لو۔۔۔کایان نے ایک آنکھ دبا کہ آہل کو کہا۔

آہل غانیہ کو اور پھر اس کے پھیلائے ہاتھ کو دیکھ کہ سوچ میں پڑ گیا۔

افف بھائی اتنا بھی کیا سوچنا۔۔۔کُمیل نے آہل کا اتھ پکڑ کہ غانیہ کے پھیلائے ہاتھ پہ رکھ دیا اور اوپر نیچے اپنا ہاتھ مظبوطی سے رکھ دیا تا کہ دونوں ہاتھ نہ چھڑوا سکے۔

غانیہ نے سوالیہ نظروں سے آہل کو دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیا آپ کو قبول ہے؟

آہل نے اثبات میں سر ہلا کہ ہاں جواب دیا اور پھر دونوں مسکرا دیے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف قاسم نے سر توڑ کوشش کی کہ رحیم صاحب کو رشتے کے لیے راضی کرے مگر وہ بھی اپنی ضد کے پکے نکلے۔

آج کمیل اور کایان کوشش کرنے آئے تھے۔

رحیم صاحب کایان اور کُمیل کی بات بھی نہیں سن رہے تھے مجبوراً کمیل اٹھ کہ رحیم صاحب کے پاس ان کے قدموں میں بیٹھی رحیم صاحب کُمیل کے اس اقدام پہ حیران ہوئے۔

انکل جب بھی میں اپنے بھائی کہ قدموں میں بیٹھتی تھی وہ سمجھ جاتے تھے کہ مجھے کچھ چاہیے انکل پچھلی بار میں غصہ کر گئ تھی مجھے معاف کر دے۔۔انکل آہل بھائی نے ردا سے محبت کی

شادی کی تھی مگر ردا محبت نبھا نا سکی آہل بھائی نے اس کو توصفائی کا موقع بھی دیا تھا مگر اس کو اپنے کیے پہ ذرہ برابر شرمندگی نہیں تھی مجھے یقین ہے اگر اس کو شرمندگی ہوتی تو وہ اس کو معاف کر دیتے۔آہل بھائی کو رشتے نبھانے آتے ہیں پلیز آپ انھیں برا نا سمجھے۔۔اور اب جب اللہ نے غانیہ کے دل کو آہل بھائی کی طرف موڑا ہے تو ہم کون ہوتے ہیں اللہ کے فیصلے کی نفی کرنے والے پلیز انکل آپ میرے بھی والد کی جگہ ہیں ہم لڑکیوں کے دل بہت نازک ہوتے ہیں ہمیں مایوس نا لوٹائے۔۔غانیہ کا دل بھی ٹوٹ جائے گا پھر بہت مشکل ہے اس کا سنبھل پانا ہر کسی کو کایان نہیں ملتا پلیز انکل مان جائے۔۔۔

رحیم صاحب نے جھک کہ کُمیل کو اٹھایا اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم بہت اچھی بچی ہو مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں مجھے یقین ہے آہل بھی تمھاری طرح بہت سلجھا ہوا اچھا شریف بچہ ہو گا۔۔مجھے اس رشتے سے اب کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔سارے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی غانیہ کمیل کے گلے لگ گئی دونوں دوستیں مل کہ خوب روئی۔غانیہ نے اپنے والد کے سینے سے لگ کہ ان کا شکریہ ادا کیا۔

آٹھ ماہ بعد

غانیہ اور آہل کا نکاح ہو چکا تھا آج دونوں کی شادی تھی دونوں اس وقت اسٹیج پہ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔دونوں کے بیچ کافی اچھی انڈراسٹیڈنگ ہو گئی تھی دونوں خوش

اور مطمئن تھے۔

کایان کُمیل کے آگے پیچھے پھرتا رہا اس کو کبھی کچھ کھانے کو دیتا تو کبھی کچھ ۔۔۔

کایان مجھے بلکل بھوک نہیں ہے۔۔۔

ایسی حالت میں اچھی خوراک کھاتے ہیں۔۔کایان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

کایان یہ ڈاکٹر گری مجھ پہ مت چلائے مجھے نہیں کھانا۔۔۔

ارے میری بیٹی کی تمھیں زرا فکر نہیں۔۔کایان نے شرارتی انداز میں کہا کُمیل شرما کہ وہاں سے چلی گئی۔

دوسری طرف قاسم زرمین کو کھانے سے روک رہا تھا کیونکہ زرمین کو بہت بھوک لگتی تھی۔

ایک بچہ دوڑتے ہوئے کُمیل کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک چٹ پکڑائی کُمیل نے جب چٹ کھولی تو اس پہ لکھا تھا۔۔

مجھے معاف کرنا کُمیل مجھے آج احساس ہوا کہ میں نے آہل کو کھودیا میرا انمول رشتہ تھا مگر حسد نے سب جلادیا میں اس سے معافی نہیں مانگو گی کیونکہ اب وہ نئی زندگی شروع کرنے جارہا ہے مجھے میرے حسد نے کہیں کا نہیں چھوڑا میں سب سے زیادہ تمھاری گناہگار ہو ہوسکے تو مجھے معاف کردینا میں صومان بھائی کہ پاس امریکہ جارہی ہو پلیز مجھے معاف کردینا اور کایان کو شکریہ کہنا۔

تمھاری سرپھری کزن ردا۔۔۔

کُمیل نے بچے سے پوچھا اس کو کس نے دی اس نے باہر کی طرف اشارہ کیا کُمیل باہر گئی مگر اس کو ردا کہیں نا دیکھی کمیل نے اونچی آواز سے کہا۔۔

ردا میں نے تمھیں معاف کیا۔ردا جو دور ایک پلر کہ پیچھے چھپی تھی سن کہ رونے لگی۔۔۔

اور اگر تم مجھے سن رہی ہو تو سنو آہل بھائی سے بھی تمھیں معافی مل جائے گی مگر تم جہاں بھی جانا اب کہ کسی کے لیے برامت سوچنا اور خوب خوش رہنا۔۔ردا مسکرا کہ وہاں سے چلی گئی۔۔

پیچھے سے کسی نے کُمیل کو اپنے حصار میں لیا اور یہ لمس کُمیل کیسے بھول سکتی تھی کُمیل مڑ کہ کایان کے گلے لگ کہ رو دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کایان ردا آئی تھی۔۔۔

شش۔۔۔جانتا ہوں اس کو میں نے ہی اس طرح معافی مانگنے کو کہا تھا کچھ دن پہلے وہ کیفے آئی تھی سب گھر والوں نے اس سے قطعی تعلق کر لیا تھا اور زندگی اس پہ تنگ ہو گئی تھی وہ بہت شرمندہ تھی۔جب مجھے یہ سب پتہ چلا تو میں نے صومان سے بات کی اور صومان سے ریکوئسٹ کر کہ اس کو اس کے گھر والوں سے بھی معافی دلوادی ہے۔مجھے یقین تھا تم بھی اس کو معاف کر دو گی اور ابھی ردا ایئر پورٹ جا رہی ہے اس کی امریکہ کی فلائٹ ہے وہ صومان

کے پاس جا رہی ہے۔ ۔

جبھی ردا نے آپ کو شکریہ کہا نوٹ میں ۔۔ کمیل نے چٹ آ گے کی۔۔

اور کایان آپ مجھے اتنا کیسے سمجھ لیتے ہیں۔۔ کُمیل حیرت سے اس سے پوچھنے لگی۔
کُمیل تم میری ڈھرکن ہو میراانمول رشتہ اور تم سے جڑا ہر رشتہ مجھے انمول لگتا ہے۔۔ میں کیسے تمھیں ناں سمجھو۔
تمھارے آنے سے پہلے میں خالی تھا میرا اپنا کوئی بھی مضبوط رشتہ نہیں تھا اور اب دیکھو تمھاری وجہ سے مجھے کتنے انمول رشتے ملے ہیں اور رشتے بھی ایسے کہ جواب بہت مضبوط ہیں ۔۔۔کایان نے سامنے اسٹیج پہ اشارہ کر کہ دیکھایا جہاں سدرہ، ارباز اور قاسم، زرمین آہل اور غانیہ کے ساتھ بیٹھے پکچرز بنوا رہے تھے اور کسی بات پہ سب ہنس رہے تھے۔
کُمیل ہنستے ہوئے رونے لگی ۔۔۔

بس اب نہیں رونا میں نہیں چاہتا کہ میری بیٹی بھی روتلو بنے۔۔۔
کایان کی بات پہ کُمیل شرما گئی اور کایان کُمیل کے شرمانے کو دیکھ کہ ہنس دیا۔ دونوں ایک دوسرے کو مکمل کرتے تھے جبھی دونوں ایک دوسرے کے نصیب میں لکھے جا چکے تھے۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews